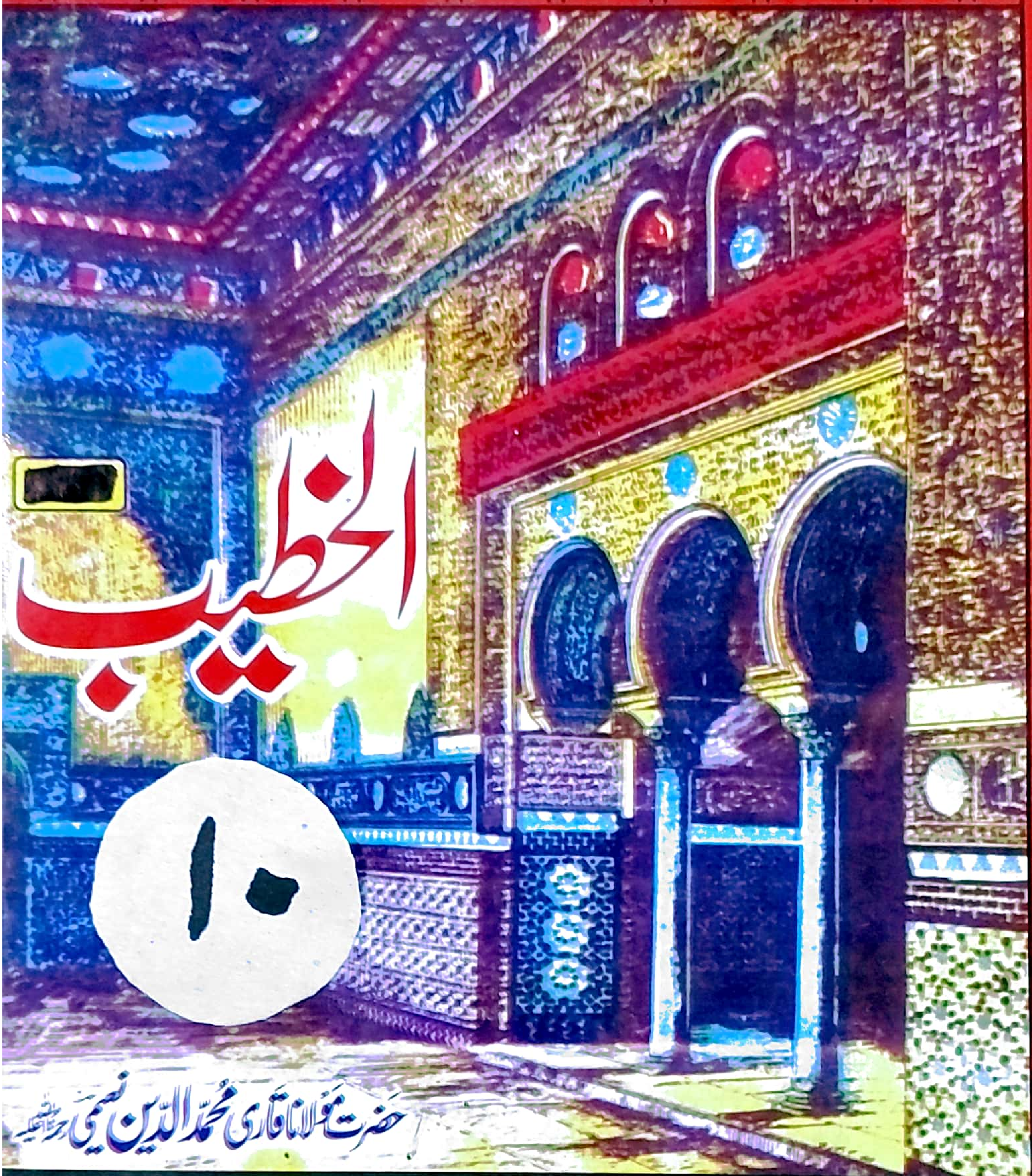

الخطیب

۱۰

حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد ۰ رضا آباد ۰ فیصل آباد فون نمبر ۶۱۲۸۵۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام النبیین وخطیبھم (مشکوٰۃ)

الخطیب

حصہ دہم

المعروف ذیشانِ خطابت

مصنف

خطیبِ اہلِ سنّت

حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب: صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی

مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد، فیصل آباد فون نمبر 2001927 ,2612853 (041)

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ نمبر RJSe/FSD/56/2004/287 کے تحت رجسٹرڈ ہے جس کا کوئی جملہ، پیرہ، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔

نام کتاب ---- الخطیب (حصہ دہم، المعروف ذیشانِ خطابت)

ازافادات ------ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتب ----- صاحبزادہ قاری نعیم الدین نعیمی

کمپوزنگ ------ طاہر حسین (جی صاحب کمپیوٹرز)

طباعت ------ یو اینڈ می پرنٹرز' لاہور

پروف ریڈنگ ----- قاری محمد [illegible] ایم۔اے

ہدیہ ------ 120.00

کوڈ نمبر -------25MO10-

رابطہ: صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی

موبائل نمبر 0300-9650136

ضیاء القرآن پبلیکیشنز: گنج بخش روڈ لاہور: 042-7221953

مکتبہ نوریہ رضویہ: گلبرگ A فیصل آباد: 041-2626046

ناشر مکتبہ نعیمیہ رضویہ

سنی رضوی جامع مسجد، رضا آباد گلی نمبر 12 فیصل آباد، فون: 041-2612853

اِنتساب

بحضور سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سید الاولین والآخرین حضور نبی اکرم **صلّی اللہ علیہ وسلّم** واصحابہ اجمعین وبارک وسلم کے نام!

نذرِ عقیدت

بصد رخلوص و نیاز بحضور امیر اہلسنت

ابوالفضل حضرت مولانا **محمد سردار احمد** صاحب رحمۃ اللہ علیہ

محدثِ اعظم پاکستان

"گر قبول افتد زہے عزّ و شرف"

گدائے کوچۂ لاثانی

قاری محمد نعیم الدین نعیمیؔ نقشبندی

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

عرضِ مرتب

خالقِ کائنات کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جس نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں اور نعمت کبریٰ حبیب کبریا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا شرف عظیم عطا فرمایا اور پیغامِ حق بندگانِ حق تک پہنچانے کی سعادت سے مشرف فرمایا۔ اور عالم اسلام کے عظیم عالم۔ قاری شہرہ آفاق خطیب، عظیم مصنف و مؤلف حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی فرزندگی کی عظیم سعادت سے نوازا۔

قبلہ والدِ گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں تصنیف و تالیف کے کام کو بڑی محنت اور تیزی سے جاری فرما رکھا تھا۔ آپ کے تالیفی کام کا بہت سا حصہ آپ کی زندگی میں ہی زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکا تھا۔ اور بہت سا کام غیر مرتب شکل میں موجود تھا۔ آپ کی مشہور و معروف تصنیف الخطیب کی چھ جلدیں منظر عام پر آ چکی تھیں۔ اور آپ کے وصال کے بعد قارئین کرام اور علمائے عظام کا شدید تقاضا اس امر پر مجبور کرنے لگا کہ آپ کا غیر مرتب شدہ تحریری مواد ترتیب دے کر زیور طبع سے آراستہ کیا جائے۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنا میرے لیے انتہائی مشکل اور اہم تھا۔ دوست احباب کے بھرپور تقاضے کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس عظیم کام کو سرانجام دینا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج اُس کی توفیق اور رحمت سے میں اس قابل ہوا ہوں کہ الخطیب کا حصہ ہفتم، ہشتم، نہم، دہم ترتیب دے کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہا

ہوں ان حصوں کو ترتیب دیتے ہوئے میں نے قبلہ والد محترم کا تحریری غیر مرتب شدہ مواد اس انداز سے ترتیب دیا کہ جہاں ضروری تھا وہاں اپنی طرف سے اشعار اور مواد کو بھی شامل کیا ہے۔

اس عظیم ذمہ داری کو پورا کرنے کے سلسلہ میں جن احباب نے میرے ساتھ تعاون کیا میں دل کی گہرائیوں سے اُن کا شکر گزار ہوں بلخصوص عالم اسلام کے عظیم قاری قاری علی اکبر نعیمی بانی (النعیمیہ انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی اسلام آباد) جن کے پُرضرور تقاضے نے مجھے یہ کام شروع کرنے کی ترغیب دی۔ اور برادرِ خورد صاحبزادہ قاری محمد امین الدین نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ رحمت اسلام عید گاہ رضا آباد فیصل آباد کہ انہوں نے والد گرامی کے اس تحریری کام کو ترتیب دینے میں میرا بھرپور ساتھ دے کر میرے عظم اور میری ہمت کو جوان رکھا۔ اس کے علاوہ میرے استاذ المحترم استاذ القراء حضرت مولانا قاری محمد رمضان نجم الأباروی صاحب اور جناب مولانا سلطان محمود نعیمی ناظم اعلیٰ مدرسہ کلیم شہید کالونی نمبر 1 فیصل آباد اور حضرت مولانا مفتی عبدالجبار نعیمی خطیب جامع مسجد اسماعیل کمال آباد فیصل آباد اور ڈاکٹر حافظ محمد شہباز نعیمی صاحب میری انتہائی شکریے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی زیرنگرانی اس کام کو ترتیب دلوایا۔

اس سارے ترتیب شدہ مواد کی آخری پروف ریڈنگ کی ذمہ داری جناب قاری محمد عمر باسط (ایم اے عربی زبان و ادب ایم علوم اسلامیہ ایم اے اردو ادب) صاحب کے ذمہ لگائی گئی اور انہوں نے دن رات محنت کر کے اس عظیم کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا میں اُن کا بھی اس تعاون پر شکر گزار ہوں۔

علاوہ ازیں جناب طاہر حسین صاحب (جی صاحب کمپیوٹرز) میرے

Scanned with CamScanner

انتہائی شکریے کے حق دار ہیں۔ کہ انہوں نے بڑے شوق لگن اور محنت کے ساتھ اس سارے مواد کی کمپیوٹر کمپوزنگ کی۔ اس کے علاوہ وہ تمام احباب اور مدرسے کے طلباء جو گاہے بگاہے اس کام میں میری معاونت کرتے رہے۔ میں اُن کا بھی شکرگزار ہوں اور سب سے بڑھ کر میں اپنے پاک پروردگار کا بے حد و حساب شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے اپنے محبوب کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دین کے اس عظیم کام کو سرانجام دینے کی مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہمت اور سعادت نصیب فرمائی۔

طالب دُعا:
صاحبزادہ قاری محمد نعیم الدین نعیمی
خطیب سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد فیصل آباد
موبائل 0300-9650136
فون آفس: 041-2612853

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مقدمہ

نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نُصَلِّيْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ.

اہل اللہ کی محبت وعقیدت بندۂ مومن کے لیے ایک بیش بہا سرمایہ ہے۔ اس سرمایہ کی برکت سے اُس کا ایمان وایقان اور اسلام محفوظ و مأمون رہتا ہے۔ اس عظیم سرمایہ کے انتہائی قیمتی اور بیش بہا ہونے کا مبینہ ثبوت یہ ہے کہ ہر دور اور ہر عہد کے مذہبی چوروں اور دینی ڈاکوؤں کی نظر اور دل ودماغ کا اولین نشانہ یہی متاعِ عظیم رہی ہے۔ بلکہ اس ایمان وکفر کی کشمکش کے نقطۂ آغاز پر اگر نگاہ ڈالی جائے تو اس کی بنیادی وجہ بھی یہی دکھائی دیتی ہے۔ اس موقع پر جو منظر ہمیں دکھائی دیتا ہے اُس میں ایمان بحکم الٰہی ایک ہستی حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اپنی عقیدت ومحبت کا مظہر بننے کے لیے سجدہ ریز دکھائی دیتا ہے اور کفر اس عقیدت ومحبت سے تو در کنار حکم خداوندی سے بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے کے سامنے جھکنے سے صاف انکاری نظر آ رہا ہے۔ نہ صرف خود انکاری ہو رہا ہے بلکہ بارگاہ ایزدی سے مہلت مانگ کر اس بات کا عہد کرتا دکھائی اور سنائی دیتا ہے کہ تا قیام قیامت بندوں کی اس متاعِ عزیز پر ڈاکہ زن رہوں گا اور اُن سے تیرے پیاروں کی محبت وعقیدت کی دولت چھین کر انہیں متاعِ ایمان وایقان سے محروم وبے مایہ کر کے رہوں گا اور انہیں اہل اللہ کی محبت وعقیدت کے سرمائے سے عاری اور کفر وبے عصیاں کے پجاری بنانے کی سر توڑ کوشش کروں گا۔ اس مدعی کو عصیان ابلیس لعین کے اس عہد کے جواب میں خالق ومالک دو جہاں کی

Scanned with CamScanner

بارگاہ سے جاری ہونے والا یہ فرمان اہل محبت وعقیدت کے حوصلے بلند کرتا دکھائی دیتا ہے کہ اے ابلیس تو نے مہلت مانگی ہے جا تجھے مہلت دی جاتی ہے تا قیام قیامت تو اپنا زور لگا کر دیکھ لے کہ میرے مخلص بندے تیرے مکروفریب کے جال میں کبھی نہ آئیں گے۔ اور جو لوگ تیرے مطیع وفرماں بردار ہو جائیں گے اُن کے لیے میرے ہاں سخت عذاب کا سامان کیا گیا ہے۔

اہل اللہ کی محبت وعقیدت کی اس متاعِ عظیم کی حفاظت کرنے والے حفاظتی دستے ایمان وایقان سے مسلح ہو کر ہر دور اور ہر عہد میں اہل محبت کی اس متاعِ عزیز کو محفوظ رکھنے کے لیے ابلیس لعین اور اُس کے حواریوں سے نبرد آزما رہے ہیں اور اُن کے مکروفریب کے مکروہ جالوں کو تار تار کرتے رہے ہیں۔ ان حفاظتی دستوں میں سرِ فہرست علماء حق کا دستہ ہے۔

اہل اللہ کی محبت وعقیدت اور تعظیم وتوقیر اللہ تعالیٰ خالق ومالک دوجہاں کی عقیدت ومحبت اور تعظیم وتوقیر کا مظہر ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اہل اللہ کے ساتھ محبت وعقیدت کا اظہار اسی سبب سے کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ اُس ہستی کی عقیدت ومحبت اور تعظیم وتوقیر کا مجسمہ اور سراپا ہیں جو اس کائنات کی تمام عقیدتوں محبتوں، تعظیموں اور تکریموں کی اصلی اور حقیقی حقدار ہے۔ اُس کی مخلوقات میں سے جو بھی کسی قسم کی تعظیم وتوقیر کا حق رکھتا ہے اُس کی عطا وکرم نوازی سے ہی مستحق ٹھہرا ہے۔

اہل اللہ کی محبت وعقیدت کی متاعِ عزیز کی حفاظتی دستے ہر دور اور ہر عہد میں ایمان وایقان سے مسلح ہو کر اہل محبت کے اس عظیم سرمایے کی حفاظت کرنے کے لیے اور ابلیس لعین اور اُس کے حواریوں سے نبرد آزما ہونے اور اُن

کے مکروفریب کے بنے ہوئے جال کو تار تار کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہے ہیں۔ خدائی فوج کے ان دستوں میں علماء حق سرفہرست ہیں۔ ہر دور میں کے علماء حق اپنے دور کے فرعونوں، ایمان وایقان کے چوروں اور اہل اللہ کی محبت و عقیدت کی متاعِ عزیز کے ڈاکوؤں سے برسرِ پیکار رہے ہیں۔

دورِ حاضر کے علماء حقہ کے گروہ کے عظیم کارکن، آسمان علم وادب کے درخشاں ستارے، اہل حق کی محبت وعقیدت کے مجسمے، عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مجاہد ملت اسلامیہ، عظیم عالم دین، استاذ القراء، عشق ومحبت رسول کی چاشنی لیے، عالم اسلام کے عظیم خطیب حضرت علامہ مولینا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی وملی خدمات، قرآن حکیم کی تجویز وقرأت سیکھنے اور سکھانے میں اُن کا جہاد، اہل باطل کی اسلام دشمنی، اور اہل حق یعنی اولیاء اللہ اور انبیاء کرام کی محبت وعقیدت اور اُن کی عظمت کے خلاف اُن کی سازشوں کے جال سے اہل اسلام خاص طور پر اہل سنت وجماعت کو خبردار کرنے اور مخالفین اسلام کی اسلام دشمن کارروائیوں کو روکنے کے لیے اُن کا مجاہدانہ کردار تاریخ نے سنہری حروف میں اپنے سینے پر رقم کر لیا ہے اور جب بھی مجاہدین اسلام کی فہرست دہرائی جائے گی قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس فہرست میں نمایاں دکھائی دیں گے۔

پاکستان کے مردم خیز خطے فیصل آباد کو ۷ اپریل ۱۹۵۰ء میں یہ شرف حاصل ہوا کہ اس دھرتی کی ایک بیٹی نے یک ایسے بیٹے کو جنم دیا جس نے آنے والے دور میں دین اسلام کا ایک بہت بڑا مجاہد بننا تھا۔ قرآن کا ایک عظیم قاری اور دین کا ایک بہت بڑا عالم بننا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی کا نام شیخ محمد اسماعیل تھا آپ کی والدہ محترمہ اور آپ کے والد گرامی دونوں درویش منش

Scanned with CamScanner

سادگی پسند اور انتہائی دین دار تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ معاشی حالات زیادہ اچھے نہ تھے اس لیے والدین کو بچوں کی تعلیم وتربیت کو بہتر کرنے کے لیے بہت زیادہ مشقت کرنا پڑتی تھی۔ حضرت علامہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینی تعلیم کی طرف زیادہ راغب تھے۔ لیکن گھریلو تنگدستی ان کی اس رغبت کی راہ میں رکاوٹ بن رہی تھی۔ آپ تعلیم بھی حاصل کر رہے تھے اور روزگار کمانے میں بھی والدین کا ساتھ دینے کی کوشش فرما رہے تھے۔

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے بہترین حافظہ، اور انتہائی خوبصورت، متاثر کن صوتی حسن سے نوازا ہوا تھا۔ آپ نے اس صوتی حسن کو دین اسلام کی خدمات قرآن کی تلاوت اور عشق رسول کے نغمے الاپنے اور دین اسلام کی تبلیغ کے کارِ عظیم میں استعمال فرمانا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ حسنِ قرأت، حسنِ نعت اور حسنِ خطابت کے مقابلوں میں ہمیشہ پیش پیش رہے۔ چنانچہ اُن کے زمانہ طالب علمی میں ہی ان کی متاثر کن تلاوت قرآن، عشق ومحبت میں لبریز نعت خوانی اور عشق رسول کا درس دینے والی خطابت کا شہرہ علاقے بھر میں عام ہونے لگ گیا۔

میٹرک تک سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے باقاعدہ طور پر شہر فیصل آباد کے دینی مرکز، محدث اعظم پاکستان حضرت مولینا محمد سردار احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے قائم کردہ دینی ادارے جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں دینی تعلیم کے حصول کے لیے داخلہ لے لیا اور مختلف اساتذہ کرام سے دینی کتب پڑھتے رہے۔ فن تجوید وقرأت کے آسمان کے

مہر تاباں حضرت قاری منظور احمد نعیمی صاحب کے حضور زانوئے تلمذ طے کر کے علم تجوید وقرأت میں اپنا علمی لوہا منوایا اور اپنے استاد گرامی کے قابل ترین شاگردوں کی صف میں شمار ہونے لگے۔ آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ فنِ تجوید وقرأت قرآن کی خدمت میں گزارا اور بے شمار قابل فخر قراء تیار فرمائے۔

قبلہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار فیصل آباد میں دورۂ حدیث، شیخ الحدیث حضرت پیر مولینا غلام رسول رضوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور اس کے بعد تبلیغ دین کی خدمات انجام دینے کے لیے باقاعدہ طور پر کمر بستہ ہو کر میدان عمل میں اتر آئے۔ ابتداء میں فیصل آباد کے ایک محلّہ اسلام نگر کی ایک مسجد میں جمعہ کے خطبہ کا آغاز فرمایا اور پھر آپ کو اپنی رہائش گاہ کے قریب ہی خطابت کے فرائض انجام دینے کا موقع مل گیا۔ لہٰذا آپ نے محلّہ رضا آباد گلی نمبر 11/12 مین بازار نمبر 2/3 کے درمیان واقع ایک بہت بڑی مسجد ''سنی رضوی جامع مسجد'' اہل سنت و جماعت میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دینے شروع کر دیے آپ رحمۃ اللہ علیہ عظیم تبلیغی خدمات کی برکت سے آپ کی یہ مسجد اس علاقے کی مرکزی جامع مسجد بن گئی اور دور ونزدیک سے عشق رسول کے جام پینے کے لیے عشاقِ رسول جمعہ کے موقع پر یہاں حاضر ہوتے اور آپ کا محبت وعشق رسول سے لبریز رقت آمیز خطاب سن کر اپنے دامن دل کو محبت رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم اور محبت اہل اللہ کی متاع عزیز سے مالا مال کرتے۔

راقم الحروف کو بھی اکثر آپ کی مسجد میں جمعہ ادا کرنے اور آپ کا رقت آمیز بیان سننے کا شرف حاصل ہوتا رہا ہے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی میں نے

Scanned with CamScanner

آپ کی مسجد میں آپ کا محبت بھرا بیان سنا ہو اور مجھ پر رقت طاری نہ ہوئی ہو۔

آپ نے ۱۹۶۸ء میں اس مسجد میں آپ کی مسجد میں دینی خدمات انجام دینا شروع فرمائیں اور تادم آخر اسی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تجوید و قرأت کی تعلیم دینے کے لیے ہر روز باقاعدگی سے فیصل آباد کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد تشریف لے جاتے یہاں ایک طویل عرصہ تک آپ فن تجوید و قرأت کی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ سے فارغ التحصیل ہونے والے قرا حضرات پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں پھیلتے گئے اور چراغ چراغ جلا کر اس عظیم فن کو آگے سے آگے سکھاتے چلے گئے۔ آج الحمدللہ اس میدان میں آپ کے لائق اور نامور شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان شاگردوں میں بہت سے شاگرد ملکی اور عالمی شہرت کے حامل بھی ہیں۔ آپ کے عالمی شہرت یافتہ شاگردوں میں ایک نمایاں نام حضرت قاری علی اکبر نعیمی دامت برکاتھم العالیہ کا ہے۔ آپ ملکی اور غیر ملکی میڈیا میں علم تجوید و قرأت کے حوالے سے اپنی نمایاں شناخت کے حامل ہیں۔

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم دین اور اہل سنت و جماعت کے عظیم خطیب تھے۔ آپ کی خطابت کا شہرہ پورے ملک پاکستان اور کشمیر کے اندر تھا۔ آپ کے تبلیغی دورہ کا دائرہ آزاد کشمیر اور پورے پاکستان تک پھیلا ہوا تھا۔ جو لوگ بالمشافہ آپ کا بیان نہ سن سکتے تھے وہ آپ کی تقاریر کی آڈیو کیسٹس کو سن کر مستفید و مستفیض ہوتے تھے۔

آپ نے خطیب حضرات کی راہنمائی اور سہولت کے لیے خطابت کے حوالے سے ''الخطیب'' کے نام سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع فرمایا اس کتاب کے چھ (۶) حصے آپ کی زندگی میں ہی چھپ کر زیور طبع سے آراستہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم سے انہیں بے پناہ قبولیت حاصل ہوئی۔ اس دور کا شاید ہی کوئی سنی خطیب ایسا ہوگا کہ جس کے پاس یہ کتاب ''الخطیب'' نہ ہو گی یا اُس نے کبھی آپ کی ''الخطیب'' سے استفادہ نہ کیا ہو۔

حضرت علامہ قاری صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ آخری میں شوگر جیسے مہلک مرض کا شکار ہو گئے۔ لیکن آپ نے اس مرض کو کبھی اپنی دینی ذمہ داریوں کی انجام دہی کے راستے میں حائل نہ ہونے دیا۔ آپ کی دن رات کی انتھک دینی مصروفیات اور آپ کے اس مہلک مرض نے آپ کو جسمانی طور پر بہت متاثر کیا جس کے باعث آپ کی صحت لگاتار گرتی گئی۔ لیکن آپ نے دینی خدمات کی انجام دہی کے فریضہ کو پورا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ برتی۔ بالآخر زندگی کے آخری ایام میں آپ بستر علالت سے جا لگے۔ اور ۲۴ ربیع الاول شریف ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۷ جون ۲۰۰۰ء بروز منگل کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ آپ کے وصال شریف کی خبر پورے ملک میں بڑی تیزی سے پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک سے آپ سے محبت کرنے والے شہر فیصل آباد میں جمع ہونا شروع ہو گئے اور دنیا نے دیکھا کہ فیصل آباد میں محدث اعظم مولینا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کے بعد مولینا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ تھا جس میں اتنی زیادہ دنیا جنازہ پڑھنے کے لیے آئی تھی۔ عینی شاہدین کے مطابق آپ کے جنازے کے پیچھے

Scanned with CamScanner

تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر تک جنازے کے شرکاء کا جلوس تھا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبلہ قاری صاحب کی دینی خدمات کی قبولیت کی سند تھی۔

قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے نیک اور صالح اولاد سے نوازا تھا لہٰذا دینی تبلیغ واشاعت کا سلسلہ آپ کی اولاد میں بھی جاری وساری ہے۔ آپ کی مسجد میں آپ کے وصال شریف کے بعد خطابت اور مدرسہ کی نظامت کے فرائض آپ کے بڑے صاحبزادے قاری محمد نعیم الدین نعیمی انجام دے رہے ہیں جو کہ قرأت وخطابت میں اپنے والدِ گرامی کا مظہر ہیں۔ الحمدللہ اس وقت آپ کی اولاد میں آپ کے دو صاحبزادے قاری محمد نعیم الدین نعیمی اور قاری محمد امین الدین نعیمی والد گرامی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینی تبلیغ و اشاعت میں کمربستہ ہیں۔ قاری محمد نعیم الدین صاحب سے چھوٹے صاحبزادے قاری محمد امین الدین بھی خوش الحان قاری قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین خطیب ہیں۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عیدگاہ میں قائم عظیم الشان جامع مسجد کے خطیب اور وہاں قائم شدہ مدرسہ کے ناظم ہیں۔

قبلہ قاری صاحب موصوف نے تصنیف وتالیف کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا۔ اُس سلسلہ میں آپ کے فن تجوید وقرأت پر ''التجوید'' نامی کتاب نے اپنی فنی محاسن کی بناء پر اپنا لوہا منوایا، اور فن خطابت کے موضوع پر آپ کی تصنیف ''الخطیب'' نے بے پناہ مقبولیت حاصل کی۔ آپ کے تحریر کردہ قلمی مسودات غیر ترتیب شدہ اُن کے صاحبزادوں کے پاس محفوظ تھے۔ احباب کا اُن پر اصرار ہوا کہ وہ ان مسودات کو ترتیب دے کر زیورِ طبع سے آراستہ کریں۔ چنانچہ آپ کے بڑے صاحبزادے قاری محمد نعیم الدین نعیمی دامت برکاتھم العالیہ نے اپنے بھائی

اور دیگر احباب کے تعاون سے اس کام کا بیڑا اُٹھالیا اور الحمدللہ اس مواد کو ترتیب دے کر ''الخطیب'' کے مزید چار حصے طبع کروا کر قارئین کرام کی نذر کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس بے پناہ محنت ومشقت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے اور احباب ''الخطیب'' کے ان حصوں سے بھی استفادہ کرسکیں۔ آمین

رقم الحروف پر قبلہ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادوں نے خصوصی نظرِ عنایت فرمائی اور ان چار حصوں کی تصحیح اور پروف ریڈنگ کا فریضہ انجام دینے کی سعادت بخشی۔ اپنی بساط کے مطابق مقدور بھر کوشش کی ہے کہ یہ کتاب اغلاط سے مبرا ہو جائے لیکن بشری تقاضے کے تحت اگر احباب کو کوئی ایسا مقام دکھائی دے جس کی تصحیح ابھی باقی تھی تو اس پر ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ جل شانہ حضرت علامہ مولینا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیضان کو قیامت تک جاری وساری رکھے اور اس کو پیش کرنے والے اس کو چھاپنے والے اور بیچنے والے تمام لوگوں کو اس کارِ خیر پر اجرِ عظیم سے نوازے اور ان سب کے لیے اُخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

المورخ: ۲۴،۱۲،۱۴۲۶ھ
بمطابق ۲۵/۱/۲۰۰۶م
الیوم الاربعاء

خادم للعلم والعلماء
قاری محمد عمر باسط نقشبندی مجددی (ایم۔اے)
کمال آباد۔ فیصل آباد

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضامین	صفحہ
1	شانِ اولیاء کرام	17
2	اولیاء کرام کا مرتبہ و مقام	36
3	شانِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	52
4	گیارہویں شریف	68
5	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	94
6	امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	116
7	سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	139
8	حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	162
9	حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ	191
10	حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ	208
11	محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ	223
12	شہر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	244
13	عاشق مدینہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ	258

شانِ اولیاء کرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَo

جے رب نوں ملنا چاہوندا ایں کر خدمت گاری مُرشد دی
لا، دل دے شیشے وچ سجناں تصور پیاری مُرشد دی
چھڈ پلا دنیا داراں دا ایہناں مطلبی جھوٹیاں یاراں دا
کم حشر دے دن بس اونی ایں یاری غم خواری مُرشد دی
او رومیؔ جامیؔ بن گئے نے دو جگ وچ نامی بن گئے نے
جہاں نے دل دی تختی تے تصویر اتاری مرشد دی
سُن سُن کے فرشتے روندے نے آمین آمین سنوندے نے
تیرے لئی ہندی راتاں نوں جد گریہ زاری مُرشد دی

مُرشد دا صدقہ کھاندا ایں اوہ جاگن توں سوں جاندا ایں
توں بھلیں معافی اوہ منگن ہے سچی یاری مُرشد دی
توں مڑ مڑ کے بھل جانا سی ہر عیب تیرا کُھل جانا سی
ہُندی ناں جیکر تیرے تے ایہہ پردہ داری مُرشد دی

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید، فرقان حمید میں سے ایک آیۂ کریمہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کا ذکر فرمایا۔۔۔ یعنی اولیاء کرام کی عظمت وشان کا تذکرہ فرمایا۔

ایک عظیم جماعت

سامعین محترم! آپ کو اس بات کا بخوبی علم ہو گا۔۔۔ کہ الحمد للہ اہل سنت و جماعت کو اس پر فخر ہے۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں یعنی اولیاء کرام کو اسی جماعت میں پیدا فرمایا۔۔۔ میرے دوستو! مختصر بات یہ ہے۔۔۔ میں اس موضوع پر کوئی لمبی بحث نہیں کرنا چاہتا بس میں آپ حضرات کو سیدھی سی سی بات سمجھا دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ گستاخانِ رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جماعت میں کبھی بھی کوئی ولی اللہ پیدا نہیں ہو سکتا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام پیدا ہی اُن میں فرمائے ہیں۔۔۔ جو اللہ رب العزت کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھتے ہوں۔۔۔ حفیظ جالندھری نے اس مقام پر کیا خوب کہا کہ:

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو ایماں نامکمل ہے

سامعین محترم! اللہ کا ولی اس جماعت میں تشریف لائے گا۔۔۔ جس جماعت کو کملی والے آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت ہو گی اور الحمد للہ اہل سنت و جماعت کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت اتنی زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے صدقے ولیوں کو اسی جماعت میں پیدا فرمایا تو گویا اعلان فرما دیا کہ اے میرے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھنے والو۔۔۔ اُس کی امت کے ولیوں سے بھی محبت رکھو اور یہ اللہ کے خاص بندے ایسے ہیں۔۔۔ یہ تم لوگوں کو سیدھا راستہ بتائیں گے یہ تمہاری دنیا و آخرت کی زندگی میں تمہارے مددگار ہیں۔ اور اللہ والوں کی شان یہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ [پ۱۱ع۴]
"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

اور اللہ والوں کی عظمت وشان پر قربان جائیں کہ ان کی سچائی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرما دیا۔۔۔ سبحان اللہ کیا شان ہے۔ اللہ والوں کی۔

میرے دوستو! جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے۔۔۔ اس کو چاہئے کہ وہ کسی اللہ والے کا دامن پکڑ لے پھر اُس کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جائے گا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اللہ اللہ کہے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

Scanned with CamScanner

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

سامعین محترم! ولی کی جمع اولیاء ہے۔۔۔ اور ولی کا معنی قرب ونزدیکی والا ہے۔۔۔ اور اس کے معنی اور بھی آتے ہیں۔۔۔ محبت کرنے والا۔۔۔ دوست، فرمانبردار۔۔۔ مددگار اور نگہبان بہرحال حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ:

اَلْوِلَایَۃُ عِبَارَۃٌ عَنِ الْقُرْبِ فَوَلِیُّ اللّٰہِ تَعَالٰی ھُوَ الَّذِیْ یَکُوْنُ فِیْ غَایَۃِ الْقُرْبِ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

''ولایت سے قرب مراد لیا جاتا ہے لہٰذا اللہ کا ولی اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب میں ہوتا ہے۔''

[تفسیر کبیر، ج۱۷، ص۱۳۶]

سبحان اللہ کیا شان ہے اللہ کے خاص بندوں کی کہ جب اللہ کا ولی معرفتِ الٰہی میں مستغرق ہوتا ہے تو قرب حاصل کر لیتا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور چیز اُس کے دل پر اثر انداز نہیں ہوتی۔۔۔ تو ایسی حالت میں اولیاء اللہ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ کے مصداق بن جاتے ہیں۔۔۔ اور وہ جب اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتے ہیں تو اُن کے دل اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مستغرق ہو جاتے ہیں اور جب وہ دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دلائل دیکھتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

اگر سنتے ہیں تو آیاتِ الٰہی سنتے ہیں۔
اگر بولتے ہیں تو اللہ کی تعریف میں بولتے ہیں۔
اگر حرکت کرتے ہیں تو اللہ کی رضا کے لئے۔

اگر کوشش کرتے ہیں تو اللہ کی اطاعت کے لئے۔

تو میرے دوستو! جب اللہ کے ولی کا دیکھنا۔۔۔ سننا۔۔۔ بولنا۔۔۔ حرکت کرنا۔۔۔ سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو جاتا ہے تو ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ اُن کو اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔

تو میرے دوستو! جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔۔۔ اُن کی وجہ سے اُن کے وسیلہ سے عام بندہ بھی اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔

اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

حضرات محترم! وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں۔۔۔ جن کے دلوں میں اولیاء کرام کی محبت پائی جاتی ہے۔

کھلا دشمن

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید، فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ O [پ۱۲، ع۱۱]

''بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

ہے شیطان بندے دا دشمن تے فرق دلاں وچ پاوے
یاراں کولوں یار پیارے پل وچ جدا کراوے

سامعین محترم! کیونکہ ایمان اور تقویٰ کا تعلق دل سے ہے۔۔۔ اور دل ہی مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔۔۔ اور شیطان دل پر ہی ڈاکے

Scanned with CamScanner

ڈالتا ہے۔ لہٰذا اگر ایمان اور تقویٰ کو بچانا ہے۔۔۔ تو اے بندے اللہ کے ولیوں کی خدمت میں حاضر ہونا پڑے گا۔۔۔ پھر تیرے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے شیطان تیرے قریب نہیں آسکے گا۔۔۔ آؤ میں بتاؤں کہ اللہ والوں کا کیا فائدہ ہے۔

جان کنی کا وقت ہے

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے۔ کہ جب آپ کی موت کا وقت قریب تھا تو آپ کے پاس شیطان آگیا اور آکر کہنے لگا۔۔۔ اے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کیا تجھے معلوم ہے کہ خدا کتنے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا ایک ہے۔۔۔ پھر شیطان نے اسی بات پر مناظرہ کرنا شروع کر دیا کہ اے امام رحمۃ اللہ علیہ بتاؤ کہ اگر خدا ایک ہے۔۔۔ اس کے ایک ہونے پر کوئی دلیل پیش کرو تا کہ مجھے یقین ہو جائے کہ خدا ایک ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کو بڑا علم عطا فرمایا تھا آپ نے خدا کے ایک ہونے پر دلیل پیش فرمائی۔۔۔ تو شیطان نے آپ کی دلیل کو رد کر دیا۔۔۔ آپ نے دوسری دلیل پیش فرمائی اُس نے دوسری دلیل کو بھی زد کر دیا اسی طرح اللہ نے آپ کو اتنا علم بخشا تھا کہ آپ نے خدا کے ایک ہونے پر نزع کے وقت تین ۳۶۰ سو ساٹھ دلیلیں پیش فرمائیں۔۔۔ لیکن شیطان لعین بھی فرشتوں کا استاد رہ چکا تھا۔۔۔ اس نے آپ کی ۳۶۰ تین سو ساٹھ دلیلوں کو رد کر ڈالا۔۔۔ آپ اس وقت زندگی موت کی کشمکش میں تھے۔۔۔ آپ کے مرشد کامل بڑے دور دراز علاقہ میں بیٹھے وضو فرما رہے تھے۔۔۔ اور اپنے مرید کا حال

دیکھ رہے تھے۔۔۔ چنانچہ مرشد کامل نے اتنی دور بیٹھ کر اپنے مرید کے ایمان کی حفاظت فرمائی اور فرمایا کہ اے رازی رحمۃ اللہ علیہ تُو یہ کیوں نہیں کہہ دیتا کہ میں اپنے رب کو بغیر دلیل کے ایک مانتا ہوں چنانچہ جب آپ نے یہ کہا تو شیطان بھاگ گیا۔

سامعین محترم! ثابت ہوا کہ ایمان اور تقویٰ کے خزانوں کو بچانے کے لئے مرشد کامل کی یعنی کسی اللہ والے کی ضرورت ہے۔۔۔ اور یہ اللہ والوں کی شان ہے۔۔۔ کہ یہ اللہ کے بندوں کے ایمان وتقویٰ کی حفاظت فرماتے ہیں۔ اور بندے کو اللہ تعالیٰ کا قریبی بنا دیتے ہیں۔

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

میرے دوستو! اللہ کریم ہر وقت موجود ہے۔۔۔ ہمہ وقت موجود ہے۔ لہٰذا اُس کی رحمت بھی ہمہ وقت موجود ہے۔۔۔ تو اے لوگو! اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ والوں کے سنگ لگ جاؤ انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤ گے۔۔۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ [پ۸،ع۱۱] "بیشک اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔"

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

رب قبر اوہدی پر نور کرے اے نکتہ دسیا رومی نے
جس دید خدا دی کرنی ایں کرلوے نظارہ مرشد دا

سبحان اللہ کیا بات کہی ہے۔۔۔ اور یہ ترجمہ پنجابی میں مولانا روم کے

Scanned with CamScanner

اُس نکتہ کا کیا گیا ہے جو اس طرح ہے کہ

پیر کامل صورت ظلِ الٰہ!
یعنی دید پیر دید کبریا۔

جنت کی چابی

سامعین محترم! اولیاء اللہ کی بڑی ہی عظمت ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بڑا بلند مقام عطا فرمایا ہے۔۔۔ ان سے محبت رکھنا بھی ثواب ہے۔۔۔ اُن کی زیارت کرنا بھی ثواب ہے۔۔۔ ان کا ذکر کرنا بھی ثواب ہے۔۔۔

حضرت فریدالدین شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حُبِ درویشاں کلید جنت است
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

(ترجمہ) ''ولیوں کی محبت جنت کی چابی ہے۔ اور اُن کا دشمن لعنت کے قابل ہے۔''

سبحان اللہ ولیوں سے محبت رکھنا کتنا فائدہ مند ہے۔۔۔ کہ اگر ان سے محبت رکھیں گے تو ان کے صدقے اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا فرمائے گا۔

دُکھ مک جاندے جد پیندا اے دل وچ لشکارا مرشد دا
تیرا مرشد تیتھوں دور نہیں ایہہ جانن سارا مرشد دا

سامعین محترم! اللہ کے ولی کے حضور حاضری دینے سے بندے کے دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔۔۔ پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔۔۔ بندے کی زندگی میں خوشی اور رونق آ جاتی ہے۔

سامعین محترم!

اللہ والوں پر رب کا فیضان ہوتا ہے۔
اللہ والوں کے در سے عرفان حاصل ہوتا ہے۔
اللہ والوں کا خادم بڑا کامیاب ہوتا ہے۔
اور اللہ والوں کی عطا کا منکر شیطان ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ جب کوئی شخص نوافل سے میری رضا حاصل کر لیتا ہے۔۔۔ تو وہ میری صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔

پھر!

آنکھیں اُس کی ہوتی ہیں — دیکھنا میرا ہوتا ہے
کان اُس کے ہوتی ہیں — سننا میرا ہوتا ہے
پاؤں اُس کے ہوتی ہیں — چلنا میرا ہوتا ہے
ہاتھ اُس کے ہوتی ہیں — طاقت میری ہوتی ہے

سامعین محترم! سبحان اللہ اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے۔

[مشکوۃ، ص ۱۹۷۔ بخاری، ص ۹۶۳]

جنت میں داخلہ

میرے دوستو! جو بندہ اولیاء اللہ سے محبت رکھے گا بروز محشر وہ اولیاء اللہ کے گروہ کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔۔۔ اور اللہ کے ولیوں کا دامن پکڑنے کی وجہ سے وہ بھی اولیاء اللہ کے گروہ کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

Scanned with CamScanner

حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شنیدم کہ در روز امید وبیم
بداں رابہ نیکاں بہ بخشد کریم

"میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن بروں کو بھی اللہ تعالیٰ نیکوں کے طفیل بخش دے گا" [سعدی رحمۃ اللہ علیہ]

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

میں لج پالاں دے لڑ لگی آں میرے تو غم پرے ریندے
میری آساں امیداں دے سدا بوٹے ہرے رہندے

ایک حدیث مبارکہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اُس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔۔۔ جو ایک قوم (یعنی اولیاء اللہ) سے محبت رکھتا ہو مگر اُن کو پہنچ نہیں سکتا (یعنی اُن کے علم وعمل کو) تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ "آدمی اُس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔" [مشکوۃ، ص ۴۲۶]

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو اللہ کے ولیوں سے محبت رکھے گا قیامت کے دن وہ اللہ کے ولیوں کے ساتھ ہوگا۔۔۔ سبحان اللہ

میں لج پالاں دے لڑ لگی آں میرے تو غم پرے ریندے
میری آساں امیداں دے سدا بوٹے ہرے رہندے

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

سامعین محترم! اولیاء اللہ کی بڑی شان ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا بلند مقام عطا فرما رکھا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کے ولی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتے ہیں پھر اس کائنات کی ہر چیز اُس کی عزت کرتی ہے۔۔۔ اُس کا احترام کرتی ہے۔

آپ کا جو غلام ہوتا ہے
لائق احترام ہوتا ہے

سب پار ہو گئے

سامعین محترم! جب بندہ اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے خزانوں سے طاقتیں عطا فرماتا ہے۔۔۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے۔۔۔ کہ حضرت حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑائی میں بھیجا دوران سفر اُن کے راستے میں ایک بہت بڑا دریا آ گیا۔ چونکہ یہ اللہ کے خاص بندے تھے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سفر پر نکلے تھے۔۔۔ تو روایت میں آتا ہے۔۔۔ کہ سب کے سب دیار کے پانی پر چلتے گئے۔۔۔ دریا پار ہو گیا اور کسی ایک کا بھی پاؤں بھی تر نہ ہوا۔ [کشف المحجوب، ص ۲۰۷۔ فارسی]

سامعین محترم! معلوم ہوا جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لے۔۔۔ اُس کا بیڑا پار ہو جاتا ہے۔۔۔ میرے دوستو!

دریا — اللہ کے ولی کا احترام کرتے ہیں۔

درخت — اللہ کے والی کا احترام کرتے ہیں۔

پہاڑ — اللہ کے والی کا احترام کرتے ہیں۔

جانور — اللہ کے والی کا احترام کرتے ہیں۔

بزرگو، دوستو! وہ واقعہ بھی آپ حضرات نے سماعت فرمایا ہوگا۔۔۔ کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شیر آ گیا۔۔۔ تو آپ نے فرمایا: میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں۔۔۔ ذرا ہوش سے کام لینا تو گویا شیر کہنے لگا۔۔۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ ہم آقا علیہ الصلاۃ کے اُن غلاموں کے غلام ہیں۔۔۔ اور پھر شیر آپ کے راستے سے ہٹ گیا۔۔۔ اور بھاگ گیا۔

سامعین محترم! یہ اللہ کے بندوں کی شان ہے۔۔۔ اولیاء اللہ پر اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی فضل و کرم فرما رکھا ہے۔

نہ غم نہ خوف

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ. [یونس ع۱۲] ''خبردار جو اللہ کے ولی ہیں اُن پر نہ کوئی خوف اور نہ کوئی غم۔''

سبحان اللہ کیا شان ہے۔۔۔ اولیاء اللہ کی کہ اُن کو نہ کوئی خوف اور نہ

کوئی غم ہے۔۔۔ اور ایک اور جگہ پر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ۝ [پ۹، ع۱۲] ''اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔''

پھر ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا. [مائدہ، ع۱۲] ''تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اُس کا رسول اور ایمان والے۔''

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ. [البقرہ، ع۱۲] ''بیشک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے صاف ستھروں کو۔''

سامعین محترم! ان آیات کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کبھی فرمایا کہ جو میرے بندے ہیں انہیں نہ کوئی خوف نہ کوئی غم ہے۔۔۔ اور جن کا مولیٰ اللہ اور اُس کا رسول ہو اُس کو کسی بھی قسم کا کوئی غم و خوف نہیں ہوتا۔

گستاخِ اولیاء اللہ

سامعین محترم! آپ حضرات کو اس بات کا بخوبی علم ہوگا کہ آج کل کئی لوگ اللہ کے ولیوں کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔۔۔ اور ایسی ایسی گستاخانہ باتیں کہہ جاتے ہیں۔۔۔ جو کانوں سے سنی نہیں جا سکتیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔۔۔ جو اللہ کے ولیوں کے دشمن ہیں۔۔۔ اور اُن سے جو عداوت رکھتے ہیں اور اُن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم بھی یاد رکھنا چاہیے۔

Scanned with CamScanner

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ. [مشکوٰۃ شریف، ص ۱۹۷]

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جس نے میرے کسی ولی کو ایذا پہنچائی بیشک میں اُسے (میدان جنگ میں) لڑائی کی دعوت دیتا ہوں۔"

سامعین محترم! معلوم ہوا کہ اللہ کے ولیوں کی کتنی عظمت وشان ہے ۔۔۔ کہ جو اللہ کے ولیوں سے دشمنی رکھتے ہیں ۔۔۔ اللہ تعالیٰ اُن سے اعلان جنگ فرماتا ہے ۔۔۔ اور اللہ کے ولیوں کو کسی چیز کا خوف وغم نہیں ہوتا اور ان کی نظر کرم جس شخص پر پڑ جائے وہ کامیاب ہو جاتا ہے ۔۔۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے::

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سامعین محترم! آؤ میں بتاؤں کہ جو اللہ کے ولی ہیں۔ اُن کی شان کیا ہے۔

اقرارِ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

میرے دوستو! اللہ کے تمام ولیوں کی عظمت وشان بڑی بلند وبالا ہے ۔۔۔ مگر سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان ہی نرالی ہے ۔۔۔ حضرت سرکار بغداد غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔ کہ میں بغداد شریف میں تخت پر بیٹھا ہوا تھا ۔۔۔ کہ سرور کائنات حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی

زیارت سے مشرف ہوا آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سواری پر سوار تھے اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایک جانب حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے ۔۔۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

يَا مُوْسٰى أَفِيْ أُمَّتِكَ رَجُلٌ هٰكَذَا. [قلائد الجواہر، ص ۲۲]

"اے موسیٰ علیہ السلام کیا آپ کی امت میں اس شان کا کوئی آدمی ہے۔"

تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا (لا) نہیں۔

معلوم ہوا کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے ہی بلند درجہ کے ولی کامل ہیں۔ کہ جن کے بارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں ۔۔۔ کہ میری اُمت میں اس جیسا کوئی شخص نہیں۔

اور اس بات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی امتوں کے ولیوں سے افضل ولی حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کے ولی قرار پائے ہیں ۔۔۔ اسی لئے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کے اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی طاقتیں عطا فرمائیں۔

اونٹنی کی تیز رفتاری

امام المحدثین حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے ۔۔۔ کہ ابو حفص عمر بن صالح بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اونٹنی ہانکتے ہوئے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے ۔۔۔ کہ میں بیت اللہ شریف حج کے لئے جانا چاہتا ہوں ۔۔۔ مگر میری اونٹنی قابل سفر نہیں اس کے سوا میرے پاس کوئی اور دوسری سواری بھی نہیں

Scanned with CamScanner

تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹنی کے ماتھے پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور پھر سوار نے اُسے ایڑی لگائی تو اونٹنی بیت اللہ شریف تک کسی سے پیچھے نہ رہی۔ [نزہۃ الخاطر الفاتر۔ سیرت غوث الثقلین، ص۱۵۹]

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوثِ اعظمؒ

سبحان اللہ! میرے دوستو۔۔۔اللہ کے ولی کی کیا شان ہے۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے مشکل روے نہ کائی

سرسبز درخت

شیخ ابوالمظفر اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔۔۔کہ ایک دفعہ شیخ علی ہیتی رحمۃ اللہ علیہ کچھ بیمار ہو گئے۔۔۔تو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔۔۔اُس جگہ کھجور کے دو درخت خشک ہو گئے تھے۔۔۔تقریباً چار سال سے اُن پر کوئی پھل نہ آیا تھا۔۔۔حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اُن سوکھے درختوں کے نیچے بیٹھ کر وضو فرمایا اور دو رکعت نماز بھی ادا کی۔۔۔اور پھر ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔کہ دونوں درخت سرسبز و شاداب ہو گئے۔۔۔اور ان پر پھل بھی آنے لگا۔

[سفینۃ الاولیاء، ص۷۱، مصنفہ دارا شکوہ۔ سیرت غوث الثقلین، ص۱۵۹]

سوکھی ہوئی کھیتیاں ہری کر
اے ابرِ سخائے غوثِ اعظمؒ

بخار دور ہو گیا

ایک مرتبہ ابوالمعالی احمد البغدادی الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ میرے بیٹے کو عرصہ سوا سال سے بخار آ رہا ہے۔۔۔ہر چند علاج کرایا مگر بخار نہیں اترا۔۔۔میں بڑا پریشان ہوں۔۔۔آپ میری مدد فرمائیں۔

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظمؒ

اور پھر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کے کان میں جا کر کہہ دو۔۔۔کہ (اے بخار) تم کو شیخ عبدالقادر جیلانی کا حکم ہے۔۔۔میرے لڑکے سے دور چلا جا اور اُس گاؤں چلا جا جس کا نام (حلہ) ہے۔۔۔چنانچہ جب انہوں نے ایسا ہی جا کر کہا تو اُن کے بیٹے کا بخار اتر گیا۔

[تحفہ قادریہ، ص۴۹۔ قلائد الجواہر، ص۳۴۔ سیرت غوث الثقلین، ص۱۶۲]

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہوے نہ کائی

سامعین محترم!

اللہ کے ولی کی نگاہ سے بیماری بھاگ جاتی ہے۔

اللہ کے ولی کی نگاہ سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اللہ کے ولی کی نگاہ سے دکھ درد بھاگ جاتے ہیں۔

اللہ کے ولی کی نگاہ سے مصیبتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

اللہ کے ولی کی نگاہ سے بیڑے پار ہو جاتے ہیں۔

اللہ کے ولی کی نگاہ سے رزق میں برکت آ جاتی ہے۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہوے نہ کائی

رزق میں برکت

ابو العباس احمد بن محمد القریشی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ ایک دفعہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے قحط سالی میں مجھے دس، بارہ سیر گندم عنایت فرمائی۔۔۔ اور فرمایا کہ اسے ایسے برتن میں بند رکھنا جس کے دو منہ ہوں جب بھی ضرورت پڑے ایک منہ کھول کر حسب ضرورت دانے نکال لیا کرو اور دانوں کو تولنا بالکل نہیں نیز اُس برتن کی طرف جھانک کر بھی نہیں دیکھنا۔ آپ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ ایک دفعہ میری بیوی نے اُس برتن کا منہ کھول ڈالا۔ اس لئے کہ وہ دیکھ لے کہ اُس میں کتنے دانے باقی ہیں۔۔۔ دیکھا تو پتہ چلا کہ جتنی گندم ڈالی تھی اتنی موجود ہے۔۔۔ پھر یہ گندم سات دنوں میں ختم ہو گئی۔۔۔ تو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

لَوْ تَرَكْتَهٗ عَلٰى حَالِهٖ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ حَتّٰى تَمُوْتُوْا۔ [قلائد الجواہر، ص ۳۰، ۳۱] "اگر تم اس کو اسی طرح رہنے دیتے (یعنی اس کی مقدار نہ دیکھتے) تو ان میں سے مرتے دم تک کھاتے رہتے۔"

سبحان اللہ، سبحان اللہ! کیا بات ہے۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہوے نہ کائی

بارش رک گئی

سامعین محترم! ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عدی بن ساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔۔۔ کہ ایک دن سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مدرسہ کے صحن میں وعظ فرما رہے تھے۔۔۔ کہ ایک دم بارش ہو گئی۔۔۔ سامعین میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔۔۔ آپ نے آسمان کی طرف منہ کر کے بادل سے فرمایا کہ (میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں تو منتشر کرتا ہے۔) آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلنا تھے کہ مدرسہ کے صحن میں بارش بند ہو گئی۔۔۔ اور مدرسہ کے باہر بدستور بارش ہوتی رہی۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میرے دوستو! دل تو چاہتا ہے کہ آج اللہ کے ولیوں کی شان بیان کرتا ہی رہوں لیکن وقت کافی نہیں ہے۔۔۔ اس لئے میں اپنے بیان کو یہیں پر ختم کرنا چاہتا ہوں اللہ مجھے اور آپ کو ولیوں سے پکی، سچی محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ۔

Scanned with CamScanner

اولیاءِ کرام کا مرتبہ و مقام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

[یونس: ع ۶۲]

ہم درِ آقا پہ جو سر اپنا جھکا لیتے ہیں
سچ بتانا ارے دنیا تیرا کیا لیتے ہیں
جب نہیں ملتی کہیں سے بھی سکوں کی دولت
تیری محفل تیرے دیوانے سجا لیتے ہیں
غم کے ماروں کا طبیبو! نہ کرو کوئی علاج
ہم غمِ عشقِ نبی سے ہی دوا لیتے ہیں
وقت کی قید نہیں، ہیں یہ کرم کی باتیں

جب بھی سرکار کی مرضی ہو بلا لیتے ہیں
گنبدِ خضریٰ خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بجھا لیتے ہیں
جب سے دیکھا ہے نیازی وہ ریاض الجنۃ
ہم تو گھر بیٹھے ہی جنت کا مزہ لیتے ہیں

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔ کہ اُس نے مجھے اور آپ کو اس نورانی وجدانی ایمانی محفل پاک میں شرکت کرنے کی سعادت بخشی اور یہ محفل پاک اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی محفل ہے۔۔۔ یعنی اس محفل پاک میں اولیاء اللہ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔۔۔ اور میں آج آپ حضرات کے سامنے جو اولیاء کرام کا دربارِ الٰہی میں مقام و مرتبہ ہے۔۔۔ وہ بیان کرنا چاہتا ہوں اللہ مجھے حق سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرے دوستو! یہ محفل بڑی برکت والی محفل ہے۔۔۔ کیونکہ اس میں اللہ کے ولیوں کا ذکر ہو رہا ہے۔

یہ محفل اللہ والوں کی محفل ہے۔
یہ محفل مولا علی کی محفل ہے۔
یہ محفل غوث جلی کی محفل ہے۔
یہ محفل علی ہجویری کی محفل ہے۔
یہ محفل خواجہ اجمیری کی محفل ہے۔
یہ محفل مہر علی کی محفل ہے۔

Scanned with CamScanner

یہ محفل قطب الدین کی محفل ہے۔

یہ محفل فرید الدین کی محفل ہے۔

یہ محفل نظام الدین کی محفل ہے۔

یہ محفل سلطان باہو کی محفل ہے۔

یہ محفل سرکار لاثانی کی محفل ہے۔

یہ محفل اللہ کے خاص بندوں کی محفل ہے۔

اور یہ اُن کی محفل ہے۔۔۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ [یونس:ع۳۶] "خبردار جو اللہ کے ولی ہیں اُن پر نہ کوئی خوف اور نہ کوئی غم۔"

اور ایک جگہ فرمایا کہ میرے خاص بندوں کی نشانیاں یہ ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ۝ [پ۱۹ الفرقان:ع۶۴] "اور جو اللہ کے بندے ہیں وہ ساری رات سجدے اور قیام میں گزار دیتے ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب وہ کثرت نوافل سے میرا قرب حاصل کر لیتے ہیں تو وہ میری صفات کے مظہر بن جاتے ہیں۔۔۔اور جو چیز مجھ سے مانگتے ہیں۔۔۔میں اُن کو عطا فرما دیتا ہوں۔

پھر آنکھیں اُس کی دیکھنا میرا
کان اُس کے سننا میرا
پاؤں اُس کے چلنا میرا

ہاتھ اُس کے طاقت میری

اور اللہ تعالیٰ کا اُن پر اتنا فضل و کرم ہو جاتا ہے۔۔۔کہ وہ یعنی اولیاء اللہ قبر کے اندر ہوں۔۔۔یا قبر کے باہر ہوں مخلوق خدا کا خیال رکھ سکتے ہیں۔۔۔ اور وہ اپنے مخلوق خدا کے مقدر کو بدل کر رکھ دیتے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا:

بندے رب دے نظر کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی لوحِ محفوظ والی تحریر بدل دیندے

زمین پر اولیاء کی برکت

سیّدنا عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔کہ حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلْاَبْدَالُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ بِهِمْ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِهِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ تُنْصَرُوْنَ۔ [رواہ الطبرانی، الامن والعلی] "میری امت میں ۳۰ تیس ابدال ہیں ان کی برکت سے زمین قائم ہے۔ اور انہیں کی برکت سے تم پر بارش برسائی جاتی ہے۔ اور اُن کی برکت سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔"

بندے رب دے نظر کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی لوح محفوظ والی تحریر بدل دیندے

سامعین محترم! یہ اللہ کے ولی ہیں۔۔۔جن کی برکت سے یہ جہاں آباد نظر آ رہا ہے۔۔۔ایک اور جگہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

Scanned with CamScanner

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔ ''جو کوئی میرے ولی سے دشمنی کرے اُس کے لئے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔'' [بخاری، مشکوۃ، ص ۱۹۷]

اللہ تبارک وتعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ اعلان جنگ فرما رہا ہے۔۔۔جو اللہ والوں کے دشمن ہیں۔۔۔اے لوگو اگر دنیا اور آخرت میں کامیابی چاہتے ہو تو اللہ والوں سے محبت رکھو۔۔۔یہ تمہارے لئے نجات کا ذریعہ ہیں۔۔۔آؤ میں آپ کو ایک واقعہ سناؤں کہ اللہ والوں کے دشمن کا کیا حال ہوتا ہے:

اعلانِ جنگ

مشہور عالم دین مولانا عبدالجبار صاحب کو کسی نے بتایا کہ مولوی عبدالعلی اہلحدیث جو کہ مسجد تیلیاں والی امرتسر انڈیا میں امام تھا۔۔۔اور وہ آپ کے (مدرسہ غزنویہ) میں پڑھتا بھی تھا۔۔۔اس مولوی عبدالعلی نے ایک دن کہا کہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل واعلیٰ ہوں وہ اس لئے کہ اُن کو صرف سترہ (۱۷) حدیثیں یاد ہیں اور مجھے اُن سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔۔۔یہ سن کر مولانا عبدالجبار صاحب جو کہ اللہ کے بندوں کا نہایت ہی ادب واحترام کیا کرتے تھے۔۔۔حکم دیا کہ اُس نالائق مولوی عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دو۔۔۔کیونکہ یہ گستاخ ہے۔۔۔اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ یہ عنقریب مرتد ہو جائے گا چنانچہ اس عبدالعلی کو مدرسہ سے نکال دیا گیا پھر ایک ہفتہ بھی نہ گزرا کہ مولوی عبدالعلی مرزائی ہو گیا۔۔۔اور لوگوں نے اسے ذلیل و خوار کرکے مسجد سے نکال دیا۔۔۔ایک دفعہ کسی نے مولانا عبدالجبار صاحب سے

سوال کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ مولوی عبدالعلی کافر ہو جائے گا۔۔۔فرماتے ہیں۔۔۔کہ مجھے جس وقت اس کی گستاخی کی خبر ملی تو اُس وقت بخاری شریف کی یہ حدیث میرے سامنے آ گئی۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔ ''جو کوئی میرے ولی سے دشمنی کرے اُس کے لئے میری طرف سے اعلان جنگ ہے۔'' [بخاری، مشکوۃ، ص ۱۹۷]

اور اس نے اُس وقت یہ کہا تھا کہ میں امام اعظمؒ سے افضل واعلیٰ ہوں۔ تو میری نظر میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کے ولی تھے۔۔۔تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حدیث میں اعلان جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز چھینتا ہے۔۔۔اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایمان سے زیادہ کوئی اعلیٰ چیز نہیں اس لئے اُس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا۔

[کتاب مولانا داؤد غزنوی، ص ۱۹۱]

اللہ والوں کا فائدہ

سامعین محترم! سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی کتنی اعلیٰ شان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو کیا ہی اعلیٰ مقام عطا فرما رکھا ہے۔۔۔اگر بندے کا ہاتھ کسی اللہ والے کے ہاتھ میں ہو تو شیطان بندے کے پاس نہیں آ سکتا شیطان اللہ کے خاص بندوں پر اور اُن کے ماننے والوں پر ڈاکہ نہیں ڈال سکتا۔۔۔تو گویا اللہ کے ولی اپنے عقیدت مندوں کے ایمان کی حفاظت فرماتے ہین۔۔۔اور اُن سے شیطان کو دور بھگا دیتے ہیں۔۔۔اور بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

جو اللہ کے پیارے ہیں وہ ہم سب کے سہارے ہیں
جو اللہ کے پیارے ہیں وہ رب کی رحمت کے اشارے ہیں
جو اللہ کے پیارے ہیں اُن کو حاصل رب کے نظارے ہیں
اور جو اللہ والوں پہ قربان ہوتا ہے وہ دو جہانوں میں ذیشان ہوتا ہے
اور جو اللہ والوں سے دشمنی رکھتا ہے وہ دنیا و آخرت میں برباد ہوتا ہے
اور اللہ والوں پر رب کا فیضان ہوتا ہے اللہ والوں کے در سے حاصل عرفان ہوتا ہے

اللہ اللہ کیئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

سامعین محترم! جو اللہ کے ولیوں سے دوستی کرتا ہے۔۔۔وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔۔۔جو اُن سے دشمنی رکھتا ہے۔۔۔وہ دنیا و آخرت میں برباد ہو جاتا ہے۔

جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا دربار

سامعین محترم! ایک شخص نہایت ہی بدکردار اور فاسق و فاجر تھا اُسے لوگ اُس کی بدکرداری کی وجہ سے (شقی) کے نام سے پکارا کرتے تھے۔۔۔ ایک دن وہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جا کر قریب بیٹھ گیا پھر وہاں سے اُٹھ کر باہر نکلا تو کسی نے حسب معمول اُس کو ''شقی'' کے لقب سے پکارا۔۔۔تو فوراً ہاتف غیبی سے آواز آئی۔۔۔کہ۔۔۔ اب اس کو ''شقی'' مت کہو۔۔۔کیونکہ جو شخص ہمارے ولی حضرت جنید بغدادی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں ایک ساعت بیٹھ چکا ہے۔۔۔وہ ''شقی'' نہیں رہ سکتا بلکہ اب یہ شخص سعید ہو گیا ہے۔ [تذکرۃ الاولیاء، ص ۲۸۸]

اللہ اللہ کیئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

غوث کا دھوبی

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو کہ سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دھوبی تھا جب وہ فوت ہو گیا اور اُسے دفن کر دیا گیا تو قبر میں منکر نکیر آئے اور اس سے سوال کیا کہ اے بندے بتا تیرا رب کون ہے۔ اس سوال کے جواب میں دھوبی نے کہا مجھے اتنا معلوم ہے۔۔۔ میں غوث کا دھوبی ہوں۔۔۔میں غوث کا دھوبی ہوں تو یہ سن کر منکر نکیر اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔ [افاضات یومیہ، ج ۲]

کسی نے کیا خوب کہا کہ:

اللہ والوں کا جو غلام ہوتا ہے
لائق احترام ہوتا ہے

جنت مل گئی

ایک شخص جو کہ بڑا ہی فاسق و فاجر تھا ایک دن وہ دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا۔۔۔اتفاق سے وہاں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دریا پر وضو فرما رہے تھے۔۔۔وہ شخص جب ہاتھ پاؤں دھونے بیٹھا تو اتفاق

Scanned with CamScanner

سے ایسی جگہ بیٹھ گیا جو حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اونچی تھی۔۔۔یعنی اوپر تھی۔۔۔اور اُس جگہ بیٹھ کر یہ معلوم ہوتا تھا کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے بیٹھ کر وضو فرما رہے ہیں۔۔۔بس اس فاسق و فاجر شخص کو یہ خیال آیا کہ میں امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوپر بیٹھا ہاتھ پاؤں دھو رہا ہوں یہ تو بڑی بے ادبی کی بات ہوگئی۔۔۔کہ ایک اللہ کا نیک بندہ نیچے بیٹھا وضو فرما رہا ہو اور میں ایک نالائق آدمی اوپر اونچی جگہ بیٹھا ہوں یہ خیال آتے ہی۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور سیّدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیچے بہاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھو کر چلا گیا۔۔۔اور جب وہ فوت ہوا ایک بزرگ نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا بتا تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔۔۔اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔۔۔کہ میری بخشش ہوگئی۔۔۔پوچھا وہ کیسے کہنے لگا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادب و احترام کی وجہ سے کیونکہ وہ اللہ کے خاص بندوں میں سے ہیں۔ [ذکر خیر، ص ۳۲۔ تذکرۃ الاولیاء، ص ۱۳۱]

بندے رب دے نظر کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی لوح محفوظ والی تحریر بدل دیندے

سامعین محترم! خدا کی قسم۔۔۔اللہ کے ولیوں کی بڑی شان ہے۔۔۔ان کی عظمت و شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔۔۔اللہ کا ولی جس بستی سے اور جس جگہ سے گزر جائے وہاں گرد و نواح میں رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندے کی وجہ سے بخش دیتا ہے۔

ایک دفعہ عارف باللہ ولی کامل خواجہ محمد حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن کے کسی قبرستان پر سے گزرے اور وہاں کھڑے ہوگئے۔۔۔پہلے تو وہاں روئے

اور خوب روئے۔۔۔گریہ زاری کی۔۔۔بعد میں خوش ہو کر مسکرائے اور بڑی خوشی کا اظہار فرمایا حاضرین نے متعجب ہو کر ہنسنے اور رونے کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا مجھے بذریعہ کشف معلوم ہوا کہ اس قبرستان والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔۔۔اس لئے میں رویا اور گریہ زاری کی اور دربار الٰہی میں ان کی بخشش کے لئے سفارش کی تو مجھے فرمایا گیا ہم نے تیری سفارش قبول کر لی ہے۔۔۔اور ہم نے ان سب قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔۔۔اور مسکرایا میں اس لئے ہوں کہ ایک قبر والی نے جب یہ معاملہ دیکھا تو وہ بولی کہ حضرت میں بھی ان کے ساتھ ہوں اور میں فلاں گانے بجانے والی ہوں میں یہ سن کر مسکرایا۔۔۔اور کہہ دیا کہ چل تو بھی ان کے ساتھ بخشی گئی ہے۔۔۔اور بعد میں قبریں کھودنے والوں سے دریافت کیا گیا کہ یہ قبر کس کی ہے تو وہ کہنے لگے یہ ایک عورت کی قبر ہے۔۔۔اور یہ گانے بجانے کا کام کرنے والی عورت کی قبر ہے۔ [روض الریاحین، ص ۱۳۰]

بندے رب دے نظر کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی لوح محفوظ والی تحریر بدل دیندے

مریدوں کا خیال

سامعین محترم! امام شعرانی قدس نے فرمایا بیشک آئمہ کرام، اولیاء کرام اپنے عقیدت مندوں کی شفاعت کریں گے اور اُن کی جانکنی کے وقت اور قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے وقت اور حشر و نشر کے دن حساب و کتاب کے وقت میزان پر نیکی بدی کے وقت اور پل صراط پر ہر جگہ اللہ کے ولی اپنے مریدوں کی مدد کریں گے۔۔۔اور کسی جگہ غافل نہیں ہوں گے۔ [میزان الشریعۃ الکبریٰ، ج ۱، ص ۵۳]

اس بات سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ولی اور اللہ کے خاص بندے اپنے محبت رکھنے والوں کو جنت کا سزاوار بنا دیں گے۔۔۔اور بندوں کو اللہ کا قریبی بنا دیں گے۔

اللہ اللہ کئے جانے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

محبت کرو

اگر پل صراط سے گزرنا ہے — تو اللہ والوں سے محبت کرو
شفاعت چاہتے ہو — تو اللہ والوں سے محبت کرو
قبر میں سوالوں کا جواب دینا چاہتے ہو — تو اللہ والوں سے محبت کرو
میزان عمل پر کامیابی چاہو — تو اللہ والوں سے محبت کرو
ایمان والی موت چاہتے ہو — تو اللہ والوں سے محبت کرو
پریشانیوں کو دور کرنا چاہو — تو اللہ والوں سے محبت کرو
اگر اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہو — تو اللہ والوں سے محبت کرو

اللہ اللہ کئے جانے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

بخشش ہوگئی

سامعین محترم! حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک شخص جو بڑا فاسق تھا۔۔۔ملتان شریف کا رہنے والا تھا۔۔۔حضرتؒ فرماتے

ہیں۔۔۔کہ وہ بندہ جب فوت ہوگیا تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ بتا تو دنیا میں بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔۔۔اور مرنے کے بعد تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔۔۔وہ کہنے لگا۔۔۔کہ اللہ رب العزت نے مجھے معاف فرما دیا۔۔۔اور مجھے بخش دیا۔۔۔خواب دیکھنے والے نے سوال کیا کہ تجھے کس وجہ سے معاف کیا گیا تو کہنے لگا ایک دفعہ میں نے اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کو کہیں جاتے ہوئے راستے میں دیکھا تو میں نے اُن کا بڑا ادب واحترام کیا اور میں نے اُن کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرما دی۔ [تذکرۃ اولیاء، ملتان، ص۳۲۴]

بندے رب دے نظر کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی لوحِ محفوظ والی تحریر بدل دیندے

میرے دوستو! جو اللہ کے ولی کا احترام کرتا ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ اس پر رحم وکرم فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے طفیل گنہگاروں کی بخشش فرما دیتا ہے۔۔۔اسی لئے ہم کہتے ہیں۔۔۔کہ کسی اللہ والے سے اپنے دامن کو جوڑ لو تا کہ تمہاری دنیا و آخرت بہتر ہو جائے اور اللہ والوں کی رفاقت سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے۔

اللہ اللہ کئے جانے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

بیت اللہ کی زیارت

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔۔۔کہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

پر کچھ علمائے کرام نے سوالات کرنے شروع کر دیے۔۔۔اور کئی قسم کے مسائل پر بحث چھڑی رہی۔۔۔درمیانِ گفتگو علمائے کرام نے یہ مسئلہ بھی آپ کے سامنے پیش کر دیا کہ ولایت کے کیا معنی ہے۔۔۔یعنی ولایت کسے کہتے ہیں۔۔۔آپ نے سوال سن کر فرمایا کہ تم لوگ اپنی آنکھوں کو بند کرو اور پھر فرمایا کھولو پھر جب اُن لوگوں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو سب کو بیٹھے بیٹھے بیت اللہ شریف کی زیارت ہو گئی۔۔۔اور پھر فرمایا اسے ولایت کہتے ہیں۔ [تذکرۃ اولیاء، ملتان، ص ۳۴]

اللہ اللہ کئے جانے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

سامعین محترم! اللہ والوں پر اللہ تعالیٰ کی عنایات بہت زیادہ ہیں۔۔۔ اِسی لئے اللہ کی خاص بندے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہاں چاہیں جدھر چاہیں۔۔۔جس جگہ چاہیں دیکھ سکتے ہیں۔۔۔اور اللہ والے قبر میں رہ کر بھی زندہ ہوتے ہیں۔

ایک گھر سے دوسرے گھر

حضرت شیخ ابوسعید فرازنہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں مکہ مکہ میں تھا۔۔۔ میں نے باب بنی شیبہ کے قریب ایک نوجوان فوت شدہ دیکھا جب میں نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ مسکرایا اور کہنے لگا کہ اے ابوسعید کیا آپ جانتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دوست زندہ رہتے ہیں۔۔۔اگر چہ وہ فوت ہو چکے ہوں اولیاء اللہ کا فوت ہونا اتنا ہی ہے۔۔۔جیسے ایک گھر سے دوسرے گھر جانا ہوتا ہے۔

[شرح الصدور، ص ۸۶۔روض الریاحین، ص ۲۰۴]

کسی نے کیا خوب کہا:

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

سامعین محترم! اللہ والوں کا بہت بلند و بالا مقام ہوتا ہے یہ اللہ کے دوست ہوتے ہیں۔۔۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی شان و شوکت سے نوازا۔۔۔جو شخص اللہ والوں کے جنازہ میں شرکت کرلے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔

خواجہ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔۔۔کہ ایک شخص حضرت خواجہ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوا اور اُس نے آپ کا جنازہ پڑھا۔۔۔اور پھر اُس شخص نے ایک رات خواجہ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کرنے لگا حضرتؒ یہ بتائیں کہ قبر میں جا کر آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا۔۔۔آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی بخش دیا۔۔۔اور جس جس نے میرا جنازہ پڑھا تھا میری وجہ سے اُن سب کو بھی بخش دیا۔ [ذکر خیر، ص ۳۳]

بندے رب دے نظر کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی لوحِ محفوظ والی تحریر بدل دیندے

دیکھا میرے دوستو! اللہ تعالیٰ اُس شخص کو بھی معاف کر دیتا ہے۔۔۔جو اللہ والوں کے جنازے میں شرکت کرے۔۔۔ہوسکتا ہے۔۔۔کہ کوئی یہ کہے کہ مولوی صاحب یہ بات اپنے پاس سے کہتے ہیں اور یہ باتیں ویسے ہی گھڑی ہوئی ہیں۔۔۔آؤ میں آپ کو ایک حدیث پاک سناتا ہوں تاکہ اس بات پر کوئی

Scanned with CamScanner

شک نہ رہے کہ جو اللہ کے ولیوں کا جنازہ پڑھ لے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔

حدیث مبارکہ

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کو سب سے پہلے جو تحفہ دیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی اُس کے جنازے کے ساتھ جائے۔۔۔ اور اُس کو بخش دیا جائے گا۔

[شرح الصدور، ص ٦٥]

• سامعین محترم! اللہ کے خاص بندوں کا کیا کہنا ان کی شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔۔۔ اور پھر جو اللہ کے ولی ہیں۔۔۔ وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ اور تا قیامت اُن کا چرچا رہے گا۔۔۔ ہمارا تو عقیدہ۔

کوئی کہتا ہے مالدار اچھا
کوئی کہتا ہے دولت والا اچھا
کوئی کہتا ہے بادشاہ اچھا
کوئی کہتا ہے وزیر اچھا
کوئی کہتا ہے سفیر اچھا
کوئی کہتا ہے امیر اچھا

لیکن اے میرے دوستو قسم ہے۔۔۔ رب ذوالجلال کی محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے در کا فقیر اچھا ہے۔

نہ وزیراں تے نہ امیراں دے
دیوے بلدے سدا فقیراں دے

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تابعداری کرنے والے ہیں۔۔۔ اس دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اُن پر اپنا خاص فضل و کرم فرماتا ہے۔۔۔ اللہ کے حضور دعا ہے کہ رب تعالیٰ مجھے اور آپ کو اولیاء کرام سے محبت نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

شانِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا o وَصَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنَ.

سارے ولی بھلی و بھلی میراں جیہا کوئی نئیں
دادا جیہدا مولا علی میراں جیہا کوئی نئیں
میراں دے ناں دی محفل سجا میراں دے ناں دے دیوے جلا
سرتوں بلا رہسی ٹلی میراں جیہا کوئی نئیں
مشکل پوے تے دَر دَر نہ جا مرے دوستا میرے بیلیا
چم غوث دے سگ دی تلی میراں جیہا کوئی نئیں
میراں دیاں دیوانیاں جگ تے کرن سلطانیاں

کہندا ایہو ہر اک ولی میراں جیہا کوئی نئیں
غوثِ جلی ابن علی جھکدے جتھے سارے ولی
دھماں پیاں گلی و گلی میراں جیہا کوئی نئیں
پھر نہ نیازی در بدر نہیں کی کوئی میراں دے در تے
کہہ دے تو بانہہ کر کے کھلی میراں جیہا کوئی نئیں

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز دوستو! آج ہم بغداد کے تاجدار سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں محفل سجائے بیٹھے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان کی پکی سچی محبت نصیب فرمائے۔۔۔ آج جو آیۂ کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی عظمت و شان کا تذکرہ فرمایا۔۔۔ جیسا کہ قرآنِ مجید فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا o [پ۱۹ الفرقان، ع:۶۴]

"اور جو اللہ کے بندے ہیں۔ وہ ساری ساری رات سجدے اور قیام میں گزار دیتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کی نشانی یہ ارشاد فرمائی کہ جو میرے بندے ہیں وہ ساری ساری رات سجدے اور قیام میں گزار دیتے ہیں۔۔۔ یعنی جو اللہ کے ولی ہیں۔۔۔ وہ ساری ساری رات اور سارا سارا دن اللہ کا ذکر کرتے گزار دیتے ہیں۔۔۔ تو میرے دوستو عزیز ساتھیو! سرکار بغداد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اللہ کے خاص بندوں میں سے

Scanned with CamScanner

ہیں۔۔۔آپ کی بھی یہ نشانی ہے۔۔۔کہ آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی۔۔۔سبحان اللہ سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وشان کو ہمارا سلام ہو۔۔۔کہ جنہوں نے ساری زندگی اللہ اللہ کرتے گزار دی اور لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا حتیٰ کہ آپ کو ولیوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔۔۔کوئی ولی اُس وقت تک ولی نہیں ہوسکتا جب تک سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہر نہ لگ جائے۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا۔

سارے ولیوں کی گردن جھکائی گئی   مہر اُن کے قدم کی لگائی گئی
چاہے اوتاد ہو چاہے ابدال ہو   میرے غوث جلی کا مدح خوان ہے

کون غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو بہارِ چمنستانِ رسالت ہیں   جو رسول اللہ کی عنایت ہیں
جو محبوب سبحانی ہیں   جو قطب ربانی ہیں۔
جو محی الدین جیلانی ہیں   جو تاجدار گیلانی ہیں۔
جو رب کا فیضان ہیں   جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احسان ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا:

غوث اعظم محمد کا محبوب ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے غوث اعظم کا گھر گھر میں فیضان ہے

غوث میرا محبوب

سامعین محترم! حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدِ محترم

حضرت ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شب ولادت کو مشاہدہ فرمایا کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات۔۔۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اُن کے ساتھ اولیاء عظام علیہم الرضوان اُن کے گھر جلوہ افروز ہیں۔۔۔اور ان الفاظِ مبارکہ سے اُن کو خطاب فرمایا اور بشارت سے نوازا:

یَا اَبَاصَالِحِ اَعْطَاکَ اللّٰہُ اِبْنًا وَ ھُوَ وَلِیٌّ وَ مَحْبُوْبِیْ وَ مَحْبُوْبُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ سَیَکُوْنُ لَہٗ شَانٌ فِی الْاَوْلِیَآءِ وَ الْاَقْطَابِ کَشَانِیْ بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالرُّسُلِ۔

[سیرت غوث الثقلین، ص ۵۵]

''اے ابوصالح! اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا فرزند عطا فرمایا جو میرا دوست ہے۔ وہ میرا اور اللہ کا محبوب ہے۔ اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہوگی جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔''

کسی نے کیا خوب کہا۔ کہ

غوث اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد درمیانِ انبیاء

سامعین محترم! آپ کے والدِ محترم کے اس خواب سے معلوم ہوا کہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ اور اُس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔۔۔اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرے جملہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے انہیں یہ بشارت دی کہ تمام اولیاء اللہ تمہارے بیٹے کے مطیع ہوں گے اور اُن کی گردنوں پر ان کا قدم ہوگا۔

Scanned with CamScanner

جس کی منبر بنی گردنِ اولیاء
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

لڑکے پیدا ہوئے

سامعین محترم! جس دن حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی اُس رات جیلان شریف کی جن عورتوں کے ہاں بچے پیدا ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو لڑکا ہی عطا فرمایا۔۔۔ اُن میں سے ہر لڑکا اللہ کا ولی بن گیا۔ [سیرت غوث الثقلین، ص۵۵]

غوث اعظم امام التقا و النقاء
جلوہَ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

قدم مبارک کا نشان

سامعین محترم! حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا عظیم مقام عطا فرمایا کہ آپ کے شانہ مبارک کے درمیان سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدم مبارک کا نشان تھا۔

غوث اعظم محمد کا محبوب ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے غوث اعظم کا گھر گھر میں فیضان ہے

میرے دوستو!

غوثِ اعظم بخشش کا سامان ہیں — غوث اعظم ذکر عاشقوں کی جان ہے
غوث اعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے — غوث اعظم کا منکر تو شیطان ہے

غوث اعظم محمد کا محبوب ہے
غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے

آپ کی ولادت

حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ماہ رمضان المبارک میں ہوئی۔۔۔ اور آپ نے پہلے دن سے ہی روزہ رکھا اور سحری سے لے کر افطاری تک اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ نہ پیا۔۔۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

اور کیا ہی اعلیٰ مقام ہمارے غوث پیرانِ پیر دستگیر کا کہ

جس کی سیرت اعلیٰ — جن کی صورت اعلیٰ
جس کا مقام اعلیٰ — جن کا نام اعلیٰ
جن کا کلام اعلیٰ — جن کا ہر غلام اعلیٰ

اور جن کا فیضان ہر گھر میں موجود ہے۔

غوث اعظم محمد کا محبوب ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے غوث اعظم کا گھر گھر میں فیضان ہے

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سامعین محترم ہمارے غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چرچا آپ کی ولادت سے پہلے ہی ہو گیا تھا۔۔۔ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے عالم غیب سے آواز آئی کہ پانچویں صدی کے وسط میں سید المرسلین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اولادِ اطہار سے ایک قطبِ عالم پیدا ہو گا۔۔۔ اور آپ فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مُلَقَّباً بِمُحْیِ الدِّیْنِ وَ مُسَمًّی بِالسَّیِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ وَ هُوَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ وَ مُوْلِدُهٗ مِنْ کِیْلَانَ وَ یَکُوْنُ مَاْمُوْراً بِاَنْ یَقُوْلُ قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیٍّ وَ وَلِیَّةٍ لِّلّٰهِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ سِوَی الصَّحَابَةِ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّیَّةِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

[تفریح الخاطر، ص ۲۷]

"اور جن کا لقب محی الدین اور اسم مبارک سید عبدالقادر ہے۔ اور وہ غوث اعظم ہوگا۔ اور اُس کی گیلان میں پیدائش ہوگی انکو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اطہار میں سے آئمہ کرام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ اولین و آخرین کے ہر ولی اور ولیہ کی گردن پر میرا قدم ہے یہ کہنے کا حکم ہوگا۔"

جن کی منبر بنی گردنِ اولیاء
اُس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال

سامعین محترم! حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا۔

مَتٰی عَلِمْتَ اَنَّکَ وَلِیُّ اللّٰهِ تَعَالٰی.

"آپ کو کب سے معلوم ہے۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔"

تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا:

اَنَا ابْنُ اِثْنَا عَشَرَ سِنِیْنَ فِیْ بَلَدِنَا اَخْرُجُ مِنْ دَارِنَا وَ اَذْهَبُ اِلَی

الْمَکْتَبِ فَاَرٰی الْمَلَائِکَةَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ تَمْشِیْ حَوْلِیْ فَاِذَا وَصَلْتُ اِلَی الْمَکْتَبِ سَمِعْتُ الْمَلَائِکَةَ یَقُوْلُوْنَ اِفْسَحُوْا لِوَلِیِّ اللّٰهِ حَتّٰی یَجْلِسَ.

"کہ میں بارہ برس کا تھا کہ اپنے شہر کے مدرسہ میں پڑھنے کیلئے جایا کرتا تھا۔ تو میں اپنے اردگرد فرشتوں کو چلتے ہوئے دیکھتا تھا۔ اور جب میں مدرسہ پہنچتا تو میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنتا۔ کہ ہٹ جاؤ! اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کی جگہ دو۔"

[سفینۃ الاولیاء، ص ۶۳۔ تحفہ قادریہ، ص ۵۵۔ اخبار الاخیار، فارسی، ص ۲۲۔ قلائد الجواہر، ص ۱۹]

سبحان اللہ! کیا شان ہے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ چھوٹی سی عمر میں آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں اللہ کا ولی ہوں اور اہل سنت و جماعت کے مقدر پر قربان جائیں کہ جنہیں ایسا عظیم الشان اللہ کا ولی عطا ہوا اور یہ ہم پر اللہ کا کرم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا عظیم غوث ہم میں پیدا فرمایا۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا

فرشتہ انسانی شکل میں

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔ جب میں پڑھنے کے لئے مدرسہ جایا کرتا تھا تو روزانہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آیا کرتا تھا۔۔۔ اور مجھے مدرسہ لے جاتا اور وہ میرے پاس بیٹھا رہتا میں اُس کو مُطلقًا نہ پہچانتا تھا۔۔۔ کہ یہ فرشتہ ہے۔۔۔ ایک روز میں نے اُس سے پوچھا کہ مَنْ تَکُوْنُ ؟ آپ کون ہیں؟۔۔۔ تو اُس نے جواب دیا کہ۔

Scanned with CamScanner

اَنَا مَلَکٌ مِنَ الْمَلٰئِکَۃِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَرْسَلَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَکُوْنُ مَعَکَ دُمْتَ فِی الْمَکْتَبِ۔

''میں فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں مدرسہ میں آپ کے ساتھ رہا کروں۔''

[قلائدالجواہر، ص ۱۳۵]

غوث اعظم محمد کا محبوب ہے
غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے

سامعین محترم! غوث اعظم کی کیا ہی شان ہے۔۔۔سنو ذرا غور سے سن لو۔۔۔میرے پیر کا مرتبہ یہ ہے کہ:

آپ عارفین کے امام ہیں — آپ عظیم مبلغ اسلام ہیں
آپ روشنی کا پیغام ہیں — آپ زینت اولیاء عظام ہیں۔
آپ رسول کی آل سے ہیں — آپ نیک ہیں ابرار ہیں۔
آپ محبت علی میں سرشار ہیں — آپ فیضان وکرم کے انبار ہیں۔
آپ شان اولیاء ہیں — آپ جانِ اصفیاء ہیں۔
آپ آنِ اتقیاء ہیں — آپ ہمارے سید وسردار ہیں۔

غوث اعظم محمد کا محبوب ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے غوث اعظم کا گھر گھر میں فیضان ہے

یہودی ونصاریٰ مسلمان ہوگئے

سامعین محترم! میرے غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میرے پیر کا مرتبہ بڑا بلند ہے۔۔۔اور محبوب سبحانی۔۔۔قطب ربانی الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

قَدْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیَّ اَکْثَرُ مِنْ خَمْسَۃِ آلَافٍ مِنَ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَ تَابَ عَلٰی یَدَیَّ مِنَ الْعَیَّارِیْنَ۔ وَالْمَسَالِحَۃِ اَکْثَرُ مِنْ مِائَۃِ اَلْفِ خَلْقٍ کَثِیْرٍ۔

''بیشک میرے ہاتھ پر پانچ ہزار سے زائد یہود ونصاریٰ نے اسلام قبول کیا۔اور ایک لاکھ سے زائد ڈاکوؤں قزاقوں، فساق، فجار، مفسد، اور بدعتی لوگوں نے توبہ کی۔''

[قلائدالجواہر، ص ۱۹۔ اخبار الاخیار، فارسی، ص ۱۹]

سبحان اللہ! میرے دوستو سبحان اللہ کیا شان ہے۔۔۔ ہمارے پیارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ آپ کی وجہ سے اتنے لوگ مشرف با اسلام ہوگئے۔

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

ایک دفعہ ایک سنان نامی پادری عیسائی حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آکر کہنے لگا میں یمن کا رہنے والا عیسائی ہوں اور میرے دل میں آیا کہ میں اسلام قبول کرلوں اور میں نے ارادہ کیا کہ میں سب سے افضل شخصیت کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ میں اسی سوچ و بچار میں تھا کہ مجھ پر نیند کا غلبہ پیدا ہوگیا اور میں سو گیا۔۔۔ اور خواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دیدار کیا۔۔۔انہوں نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ:

Scanned with CamScanner

یَا سَنَانُ اِذْهَبْ اِلٰی بُغْدَادَ وَاَسْلِمْ عَلٰی یَدِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ فَاِنَّهٗ خَیْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ فِیْ هٰذَا الْوَقْتِ. [تحفۂ قادریہ، ص ۱۳۱۔ سفینۃ الاولیاء، ص ۶۷۔ قلائد الجواہر، ص ۱۸]

"اے سنان۔ بغداد شریف جاؤ اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرو کیونکہ وہ اس وقت روئے زمین پر تمام لوگوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔"

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ غیث ہے پیاسا تیرا

سامعین محترم سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث پاک کو کیا ہی بلند مقام عطا فرمایا۔۔۔ آپ نے اپنی ساری زندگی حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع میں گزار دی اور ساری زندگی اللہ کا ذکر کرتے کرتے بسر کی۔۔۔ اور آپ بڑے صابر انسان تھے۔۔۔ اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین فرماتے اور آپ دلوں کے جاسوس تھے۔۔۔ آپ ہر آنے والے کو پہچان لیتے تھے۔

بھوک اور فاقہ

شیخ ابو محمد الجوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ ایک روز میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُس وقت میں فاقہ کی حالت میں تھا۔۔۔ اور میرے اہل وعیال نے بھی کئی دنوں سے کچھ نہ کھایا تھا۔ میں نے آپ کو جاتے ہی سلام عرض کیا۔۔۔ تو سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا:

یَا جُوْنِیُّ اَلْجُوْعُ خَزَانَةٌ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ. [قلائد الجواہر، ص ۵۷]

"اے جونی! بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں ایک خزانہ ہے۔"

سامعین محترم! یہ ہے میرے پیارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اور اللہ کے ولی دلوں کے جاسوس ہوتے ہیں۔۔۔ بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ کسی مولوی کے پاس جاؤ تو زبان کو سنبھالو۔۔۔ اور اگر کسی اللہ والے کے پاس جاؤ تو اپنے دل کو سنبھالو کیونکہ اللہ کے ولی دلوں کے جاسوس ہوتے ہیں۔۔۔ جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں کہ آپ کو جب آنے والے نے ابھی سلام ہی پیش کیا تو سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چل گیا کہ یہ لوگ فاقہ سے ہیں۔۔۔ اور آپ نے اُن کے حوصلے بلند کرنے کے لئے ارشاد فرمایا: کہ اے آنے والو بھوک اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔۔۔ اور اللہ یہ خزانہ اُن کو عطا فرماتا ہے جن کو وہ دوست رکھتا ہے۔

ہونے والے کام کا پہلے علم

سامعین محترم! جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں اُن کو ہر ہونے والے کام کا پہلے سے ہی پتہ ہوتا ہے۔۔۔ کیونکہ جو اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔۔۔ وہ دلوں کے حال بھی جانتے ہیں اور وہ ہر اُس کام کو بھی جانتے ہیں جو ہونے والا ہو۔۔۔ یعنی اُن کو پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم

شیخ عبداللہ محمد بن ابوالغنائم الحسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ ماہ محرم الحرام ۵۵۹ھ کا واقعہ ہے کہ آپ کے مسافر خانہ میں ایک روز تقریباً ایک سو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ وہ لوگ آپ کی زیارت کے لئے دور دور سے آئے

Scanned with CamScanner

ہوئے تھے۔۔۔اور کیا دیکھتے ہیں۔۔۔کہ حضور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دولت خانہ سے ایک دم باہر آئے اور با آواز بلند فرمایا: اے لوگو جلدی کرو میرے پاس آ جاؤ تم میں سے کوئی ایک بھی مسافر خانہ میں نہ رہے۔۔۔جلدی سے دوڑ کر میرے قریب آ جاؤ اور تمام لوگ دوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔۔۔اور جب مسافر خانہ میں کوئی باقی نہ رہا تو مسافر خانہ کی چھت فوراً گر گئی اور تمام لوگ محفوظ ہلاکت سے بچ گئے۔ [قلائد الجواہر، ص ۳۲]

ہمارے پیارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

سامعین محترم! اسی لئے قاضی ابو بکر بن قاضی موفق الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کی شانِ علمیت کا اظہار قصیدہ مبارکہ میں اس طرح فرماتے ہیں۔

وَهُوَ الْمُقَرَّبُ وَالْمُكَاشِفَةُ جَهْرَةً
بِغُيُوْبِ اَسْرَارٍ وَسِرِّ ضَمَائِرِ

"کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ کریم کی بارگاہ میں مقرب تھے۔اور آپ پر عالم غیب سے پوشیدہ اسرار اور راز ظاہر ہوتے تھے۔" [تذکرۃ الاولیاء، ص ۲۸۸]

کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

سامعین محترم! ہمارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے اور آج میں اُس عظیم ہستی کا ذکر کر رہا ہوں جن کی وجہ سے اہلسنت و جماعت کو ایک عظیم مقام حاصل ہوا۔۔۔جنہوں نے اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر ڈالا اور جن کی نظر سے اولیاء کرام بنتے گئے۔

جن کی تبلیغ کے اثر سے ہزاروں، لاکھوں لوگ مسلمان ہو گئے۔
جن کی نگاہ کرم سے اہل سنت کا بول بالا ہے۔
جن کی وجہ سے غریبوں، فقیروں کا بھرم ہے۔

آپ کملی والے کی تنویر ہیں — آپ جگر گوشہ شبیر ہیں
آپ مریدوں کے نصیر ہیں — آپ سراپا فیض و کرم ہیں

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

کوئی خالی نہ گیا

سامعینِ محترم! آپ کے در کا سوالی کبھی بھی خالی نہ گیا۔

ناکام آیا	کامیاب ہو گیا
بے اختیار آیا	با اختیار ہو گیا
غلام آیا	آقا ہو گیا
غریب آیا	امیر ہو گیا
ذرہ آیا	ستارہ ہو گیا
قطرہ آیا	سمندر ہو گیا

Scanned with CamScanner

گدا آیا	بادشاہ ہوگیا
انجان آیا	ذیشان ہوگیا
کمزور آیا	طاقت والا ہوگیا
خادم آیا	سلطان ہوگیا
چور آیا	قطب ہوگیا

اے میرے دوستو! اسلام کا دشمن آیا تو خادم سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہوگیا۔

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا

خدا کی قسم ہمارے غوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در سے ہر دکھ کا دارو ملتا ہے۔

لاعلاج مرض ٹھیک ہوگیا

سامعین محترم! حضرت شیخ خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں تقریباً تیرہ (۱۳) سال تک رہا اس دوران میں نے آپ کی بہت سی کرامات کو دیکھا اور آپ کے کمالات کو دیکھا۔۔۔ ان میں ایک یہ ہے۔۔۔ کہ جن مریضوں کو طبیب یا حکیم لاعلاج قرار دے دیتے تھے۔۔۔ اور وہ مریض جب آپ کے پاس لائے جاتے تو شفایاب ہوجاتے۔۔۔ آپ اُن کے لئے دعائے صحت فرماتے اور اُن کے جسم پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا کرتے تو اللہ کریم اسی وقت اُن مریضوں کو صحت سے نواز دیتا۔ [قلائد الجواہر، ص۳۴]

تم ہی دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تم ہی درد کی دو دوا غوث اعظم

سامعین محترم! لوگ کہتے ہیں۔۔۔ کہ کیا تمہارا غوث اب بھی چوروں کو قطب بناتا ہے۔۔۔ ہم کہتے ہیں۔۔۔ ہاں ہمارے غوث اعظم سرکار اب بھی چوروں کو قطب بناتے ہیں۔۔۔ اگر مشاہدہ کرنا چاہتے ہو تو اپنی آنکھوں سے بغض و عداوت اور دشمنی کی گستاخی کی پٹی اتار کر ہمارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار پر چلے جاؤ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیا شان ہے۔۔۔ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار سے اس وقت تک تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوسکتا جب تک تیرے دل میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت نہ ہوگی۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ

Scanned with CamScanner

گیارہویں شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ o وَصَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ.

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا
مُریدی لا تخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوثِ اعظم کا
جو اپنے کو کہے میرا مریدوں میں وہ شامل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوثِ اعظم کا
عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو

تو لکھ دینا کفن پر نام لیوا غوث اعظم کا
فرشتو روکتے کیوں ہو مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا
جمیلؔ قادری سو جان سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

قابل صد احترام بزرگو دوستو عزیز ساتھیو! آج کا یہ پر رونق روحانی، وجدانی، نورانی اجتماع سرکارِ غوث صمدانی قطب ربانی شہباز لامکانی شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی گیارھویں شریف کے سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔۔۔ خوش عقیدہ لوگ ہر ماہ سرکارِ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارھویں شریف کا اہتمام کرتے ہیں۔۔۔ تلاوت قرآن پاک کی جاتی ہے۔۔۔ حضور تاجدار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانہ نعت شریف پیش کیا جاتا ہے۔۔۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کو بیان کیا جاتا ہے۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کی کبریائی کا ذکر کیا جاتا ہے۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان اور اس کے محبوب ومقبول بندوں کی عظمت بیان کی جاتی ہے۔۔۔ ختم شریف پڑھا جاتا ہے، نیاز تقسیم کی جاتی ہے۔۔۔ اور اس سارے عمل کا ثواب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔۔۔ اور اس کے محبوبِ مکرم احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔۔۔ اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل سے تمام انبیاء کرام و مرسلین عظام، امہات المؤمنین، جملہ آل پاک، تمام صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین، اولیاء کاملین تمام مومنین بالخصوص سرکار بغداد شاہ جیلان

Scanned with CamScanner

کے حضور ہدیہ پیش کر کے اللہ رب العزت سے اس کا فضل طلب کرتے ہیں اس کے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر رحمت مانگتے ہیں۔۔۔عموماً یہ ختم شریف گیارہ تاریخ کو ہوتا ہے جس سے بعض لوگ چڑ کرتے ہیں۔۔۔حالانکہ آپ اگر تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو اس دن کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔

گیارہ تاریخ

سیدنا آدم علیہ السلام ساڑھے تین سو سال روتے رہے، گریہ زاری کرتے رہے جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو دن دسواں تھا اور رات گیارھویں تھی۔۔۔سیدنا یونس علیہ السلام بطن ماہی سے آزاد ہوئے تو دن دسواں تھا اور رات گیارھویں تھی۔۔۔جناب موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا ہوئی تو دن دسواں تھا اور رات گیارھویں تھی۔۔۔جناب موسیٰ علیہ السلام کا دشمن فرعون غرق ہوا اور اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو عزت بخشی تو دن دسواں تھا اور رات گیارھویں تھی۔۔۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے نور نظر لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھی تو دن دسواں تھا اور رات گیارھویں تھی۔۔۔سیدنا یعقوب علیہ السلام چالیس سال روتے رہے جب یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو دن دسواں تھا اور رات گیارھویں تھی۔۔۔امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جام شہادت نوش فرمایا تو دن دسواں تھا رات گیارھویں تھی۔۔۔ہم گیارہ تاریخ کو جو نیاز دلاتے ہیں ایصال ثواب کی محفل کرتے ہیں وہ نام تو غوث اعظم کی گیارھویں کا ہوتا ہے۔۔۔مگر مقبولان بارگاہ کی ہوتی ہے۔۔۔

مگر یہاں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ گیارھویں شریف کے ختم

پاک کے لئے ضروری نہیں کہ تم صرف گیارہ تاریخ کو ہی ختم دلاؤ بلکہ تم چاہو تو گیارہ تاریخ کو یہ عمل خیر کرو یا جب تمہیں فرصت ہو تم کسی اور دن بھی یہ نیاز دلا سکتے ہو۔اب جو لوگ گیارہ تاریخ کو ختم دلانے کو بدعت شرک کہتے ہیں انہیں معلوم ہو جانا چاہئے کہ ہم ختم شریف گیارہ تاریخ کو دلانا ضروری نہیں سمجھتے اس لئے انہیں چڑ نہیں کرنی چاہئے۔

بعض لوگ تو ایسے ضدی ہوتے ہیں۔کہتے ہیں کہ گیارہ تاریخ تو کیا کسی دن بھی ختم شریف دلانا جائز نہیں شرک ہے بدعت وحرام ہے نہ جانے کون کون سے الفاظ استعمال کر جاتے ہیں۔

تو میری ان حضرات سے گزارش ہے کہ ختم گیارھویں شریف ہوتا کیا ہے؟ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ اس میں محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔۔۔اب سوال یہ ہے کہ کیا ایصال ثواب کرنا۔۔۔یعنی کوئی عمل خیر کر کے اس کا ثواب فوت شدگان کی روحوں کو بھیجنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟۔۔۔ تو سنیئے ایصال ثواب کرنا، قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔۔۔اولیاء کرام سے بھی ثابت ہے۔۔۔اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر عمل بھی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ [پ ۲۸، ع ۴]

''اور جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔''

Scanned with CamScanner

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ۔

[پ۲۴، ع۶]

''وہ فرشتے جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے اردگرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور علم میں ہر چیز سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے۔''

حضرات محترم! اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان دونوں آیات میں اُن مومنوں اور فرشتوں کا ذکر فرمایا جو مومنین کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔۔۔سرکار فرماتے ہیں۔ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ۔۔۔دعا عبادت ہے۔۔۔

تو معلوم ہوا کہ دعا یعنی عبادت کا ثواب اور فائدہ مومن مسلمانوں کو پہنچتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ:

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَّوْتَانَا وَ نَحُجُّ عَنْهُمْ وَ نَدْعُوْلَهُمْ فَهَلْ یَصِلُ ذَالِكَ اِلَیْهِمْ۔

''اے اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے فوت شدگان کیلئے صدقہ دیتے رہتے ہیں (تیجا، ساتا، چالیسواں وغیرہ) ان کے لئے حج کرتے ہیں۔ان کے لئے

دعا کرتے ہیں کیا یہ انہیں پہنچتا ہے۔''

فَقَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ لَیَصِلُ وَ یَفْرَحُوْنَ بِهٖ كَمَا یَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُهْدِیَ اِلَیْهِ۔

[مشکوۃ شریف، ابوحفص مراقی الفلاح شرح نور الایضاح۔جن کو پاک و ہند کے تمام علماء خواہ بریلوی ہوں، دیوبندی ہوں، وہابی ہوں، سب اپنے حدیث کے استاد مانتے ہیں۔]

''تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں بے شک ضرور پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک طبق (یعنی تھالی جس میں کھانے وغیرہ رکھے ہوں) پر خوش ہوتا ہے جب اسے ہدیہ کیا جائے۔''

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فاتحہ پڑھنا اور اس کا ثواب ارواح کو پہنچانا فی نفسہ جائز اور درست ہے۔ [فتاویٰ عزیزی، ص۷۱]

اور ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں اگر کسی بزرگ کی روح پاک کو ایصال ثواب کرنے کے لائے مالیدہ دودھ اور چاول پکا کر فاتحہ پڑھی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں جائز ہے۔ [فتاویٰ عزیزی، ج۱، ص۳۹]

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی جو گیارھویں شریف کے منکروں اور مخالفوں کے شیخ، جید عالم دین ہیں جن کو وہ اپنا پیشوا اور مرشد مانتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

''پس یہ رِیت مروجہ ایصال ثواب کی کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارھویں شریف حضرت غوث پاک قدس سرہ العزیز کی، دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالیانہ (عرس) وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ اور سہ منی حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور حلوائے شب برات و دیگر طریق۔ ایصال

کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا انعام کن لوگوں پر ہوا ہے۔۔۔تو قرآن کا ارشاد ہے۔

اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ۔ [پ۵،ع۶]

"وہ لوگ جن پر اللہ کا انعام ہوا وہ انبیاء کرام ہیں اور صدیقین ہیں اور شہداء اور صالحین ہیں۔"

اور تبارک وتعالیٰ کے بارگاہ عالیہ سے جن پر انعام ہوا وہ چار گروہ ہیں نبیوں کی جماعت۔۔۔صدیقین کی جماعت۔۔۔شہداء کی جماعت۔۔۔ اور صالحین کا گروہ۔۔۔ہم نماز میں انعام یافتہ لوگوں کا راستہ مانگتے ہیں اور قرآن ہی نے بتایا کہ انعام یافتہ چار گروہ ہیں۔۔۔تو نتیجہ یہ نکلا۔۔۔کہ ہر نمازی اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کرتا ہے۔۔۔کہ اللہ مجھے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور ولیوں کے راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔

سامعین محترم۔۔۔نبیوں کے امام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔۔۔صدیقوں کی جماعت کے امام جناب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔۔۔شہیدوں کے امام۔۔۔سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔۔۔اور ولیوں کے امام۔۔۔سرکار غوث اعظم ہیں۔۔۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ نبیوں کے امام کا دامن سنیوں کے ہاتھ میں۔۔۔صدیقوں کا امام سنیوں کو ملا۔۔۔شہیدوں کا امام سنیوں کو ملا۔۔۔ولیوں کا امام سنیوں کو ملا۔

کسی کو زمانے کی دولت ملی ہے
کسی کو جہاں کا خزانہ ملا ہے

میں اپنے مقدر پہ قربان جاؤں
مجھے پنج تن کا گھرانہ ملا ہے
میں اپنے مقدر پر قربان جاؤں
مجھے غوث کا آستانہ ملا ہے

سامعین محترم! اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انبیاء و مرسلین کو اس جہان میں مبعوث فرمایا مگر ہمارا نبی۔۔۔ نبی اعظم۔۔۔ہمارا صدیق۔۔۔ صدیق اعظم۔۔۔ ہمارا فاروق ۔۔۔ فاروق اعظم۔۔۔ہمارا امام۔۔۔امام اعظم۔۔۔ہمارا شہید۔۔۔شہید اعظم۔۔۔ہمارا غوث۔۔۔غوث اعظم۔

میں اپنے مقدر پر قربان جاؤں
مجھے غوث کا آستانہ ملا ہے

ہمیں اللہ اور اس کے رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نصیب ہوگئی ہمیں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں کی عقیدت نصیب ہوئی۔۔۔ ہمیں سرکار جیلانی غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے عقیدت ہے۔۔۔وہ غوث اعظم جن کی بارگاہ میں بڑے بڑے اتقیاء اصفیاء اولیاء، بزرگان دین اولیاء کاملین اپنی گردنیں جھکا کے کھڑے ہیں۔۔۔ یہ غوث اعظم ہیں۔۔۔ روشن ضمیر ہیں۔۔۔ دستگیر ہیں۔۔۔ بلکہ پیروں کے پیر ہیں۔

سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

عارفوں کے سلطان جن کا روحانی مقام بہت اونچا ہے۔۔۔ روایت

Scanned with CamScanner

ہے کہ ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے۔۔۔ بستی کے قریب ایک ہی حکیم تھا۔۔۔ جو کہ غیر مسلم ہندو تھا۔۔۔ آج کل تو حکیموں کی بھرمار ہے۔۔۔ مریضوں سے زیادہ تعداد میں حکیم موجود ہیں۔۔۔ ایسے ایسے کامیاب نسخے ان کے پاس ہیں کہ جن کے استعمال کے بعد نہ مرض رہتا ہے اور نہ مریض۔۔۔ بہر حال سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی بستی کے قریب ایک ہی حکیم تھا۔۔۔ عقیدت مندوں نے عرض کی سرکار اگر آپ اجازت دیں تو اس حکیم کو بلا لائیں۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ میں ہندو حکیم سے دوائی نہیں لوں گا۔۔۔ عقیدت منداس حکیم کے پاس گئے اور اس سے کہا ہمارے حضرت صاحب بیمار ہیں اور بیماری کی ساری کیفیت بیان کی تاکہ حکیم دوائی دے دے اور چپکے سے سلطان صاحب کو حکیم کا نام بتائے بغیر دوائی دے دی جائے اور آپ صحت یاب ہو جائیں۔۔۔ حکیم نے دوائی لینے والوں کی مکمل گفتگو سننے کے بعد کہا کہ میں مریض کو دیکھے بغیر دوائی نہیں دیا کرتا۔۔۔ عقیدت مندوں نے کہا کہ ہمارے حضرت صاحب تمہارے پاس نہیں آ سکتے۔۔۔ کوئی اور صورت بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ تو حکیم نے کہا۔۔۔ ہاں تم مریض کا کرتہ میرے پاس لے آؤ میں اسی کو سونگھ کر مرض معلوم کر لوں گا اور پھر تمہیں دوائی دے سکتا ہوں۔۔۔ مریدوں نے کسی بہانہ سے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا کُرتہ حاصل کر لیا اور حکیم کے پاس پہنچ گئے۔۔۔ حکیم نے عارفوں کے سلطان کا کرتہ سونگھنا شروع کیا۔۔۔ بازوؤں کو سونگھا۔۔۔ پھر آستین کو سونگھا۔۔۔ پھر کُرتے کی اس جگہ کو سونگھا جو حصہ دل کے اوپر ہوتا ہے۔۔۔ جب اس نے دل والے مقام کو سونگھا تو اس کے دل کی دنیا بدل گئی۔۔۔ اب جو اس نے سر کو اٹھایا تو اس کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔۔۔ مرید گھبرا گئے نہ جانے

ہمارے حضرت صاحب کو کون سی تکلیف ہے۔ جس کے معلوم کرنے کے بعد حکیم کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہیں۔۔۔ پوچھا حکیم صاحب کیا تشخیص ہوئی۔۔۔ تو حکیم نے روتے ہوئے کہا کہ میں نے کرتے کو سونگھا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں۔۔۔ کہ کرتے والا تندرست ہے۔۔۔ اور میں بیمار ہوں۔۔۔ مجھے اپنے حضرت صاحب کے پاس لے چلو تاکہ وہ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر لیں۔۔۔

[ابیات باہو]

سامعین محترم! ولیوں کا تاجدار جس کا کرتہ سونگھنے سے ہندو کلمہ پڑھ لیتے تھے۔۔۔ جس کے دربار پر بیٹھنے والے کبوتر اب بھی حق باہو پکار رہے ہیں وہ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے دربار میں یوں پیش ہوتے ہیں۔

بغداد شہر دی کی وے نشانی اوتھے اچیاں لمیاں چیراں ہو
اے تن میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہو
ایناں لیراں دی گل کفنی پا کے رل ساں سنگ فقیراں ہو
بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں باہو کر ساں میراں میراں ہو

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پیر حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے دادا پیر تھے۔۔۔ ایک مرتبہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی تشریف آوری حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہوئی۔۔۔ اور پوچھا۔۔۔ اے بختیار کاکی کوئی اللہ والی جماعت بنائی ہے۔۔۔ کس کس کو اللہ اللہ کرنے کا طریقہ سلیقہ سکھایا ہے۔۔۔ تو آپ نے اپنے شاگردوں مریدوں کا تعارف اور اُن سے ملاقات

Scanned with CamScanner

کروائی اور آخر میں عرض کی حضور میرا ایک مرید ایسا ہے جو یہاں موجود نہیں بلکہ باہر جنگل میں سلوک کی منزلیں طے کر رہا ہے اور اس کی حالت یہ کہ وہ یہاں نہیں آ سکتا۔۔۔ اگر آپ پسند فرمائیں تو ہم دونوں اسی کے پاس جائیں۔۔۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے منظور فرما لیا۔۔۔ دونوں پیر مرید مل کر بابا فرید کی چلہ گاہ پر پہنچ گئے۔۔۔ حضرت بختیار کاکی نے اپنے مرید بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔۔۔ فرید اٹھو آج تمہارے دادا پیر تشریف لائے ہیں ان کے قدم چوم لو۔۔۔ بابا فرید گنج شکر اٹھے اور اپنے ہی پیر کے قدم چوم لئے۔۔۔ بابا فرید نے اپنے پیر کے قدم چوم لئے۔۔۔ خواجہ بختیار کاکی نے فرمایا۔۔۔ فرید اُٹھو اپنے دادا پیر کے قدم چوم لو۔۔۔ بابا فرید نے اپنے پیر کے قدم چوم لئے۔۔۔ جب تین مرتبہ ایسا ہوا تو خواجہ بختیار کاکی کو جلال آیا اور فرمایا فرید میں نے تمہیں تین مرتبہ کہا ہے کہ اپنے دادا پیر کی قدم بوسی کرو اور تم میرے ہی قدم چوم رہے ہو۔۔۔ یہ سن کر بابا فرید رو پڑے اور عرض کی جناب مجھے آپ کے سوا کوئی نظر آئے تو اس کی قدم بوسی کروں۔

تاجدار بریلی

سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم ہستی ہیں جنہیں حالت بیداری میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور بارگاہ مصطفوی میں یوں عرض سرا ہوتے ہیں۔

تیری سرکاری میں لاتا ہے رضا اُس کو شفیع
جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

محدث اعظم پاکستان

حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ جن کی ساری زندگی قرآن اور حدیث مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تبلیغ و اشاعت میں بسر ہوئی۔۔۔ جن کے عشق مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ عالم تھا۔۔۔ کہ ایک مرتبہ حدیث پڑھا رہے تھے تو حدیث شریف میں بیان ہوا کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے تبسم فرمایا آپ مسکرائے۔۔۔ تو آپ نے تمام شاگردوں سے فرمایا۔۔۔ کہ تم سب مسکراؤ تا کہ سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت پر عمل ہو جائے۔۔۔

آپ ہر ماہ دربارِ داتا علی ہجویری کے مزار پر حاضری کے لئے لاہور جاتے تھے۔۔۔ اور کہا کرتے تھے کہ پنجاب کے روحانی گورنر ہیں ایک مرتبہ دربار داتا تشریف لے جانے لگے تو آپ کا ایک ساتھی کار میں آپ کے ساتھ سوار ہونے لگا اور اس نے بایاں پاؤں پہلے آگے بڑھایا۔۔۔ تو آپ کے چہرے پر جلال آ گیا اور فرمایا۔۔۔ اترو اور دوبارہ آؤ اور دایاں پاؤں پہلے داخل کرو یہی مدینہ کے تاجدار کی سنت ہے کہ جب سواری پر سوار ہونا چاہو تو پہلے دایاں پاؤں رکھو۔

آپ کے پاس ایک مرتبہ عقیدت مند بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص نے کہا حضور کسی دوست سے کہیں کہ کوئی نعت شعت پڑھ دے۔۔۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور جلال آمیز لہجہ میں کہا۔۔۔ ارے بندہ خدا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نعت کو شعت کہا کہو نعت شریف۔۔۔ اور جو تو نے شعت کہا ایک ہزار مرتبہ کہو نعت شریف نعت شریف تب شعت کہنے کا کفارہ ادا ہوگا۔۔۔

Scanned with CamScanner

سامعین محترم! محدثین کا سردار اپنے وقت کا خطیب علماء کا تاجدار سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی سنت پر مر مٹنے والی عظیم شخصیت جناب غوث اعظم کے ساتھ عقیدت کا یہ عالم ہے۔ جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو معین الملت والدین حضرت مولانا معین الدین مدظلہ اللہ تعالیٰ آپ کے پاس تھے۔۔۔اُن سے فرمانے لگے۔۔۔ارے مولانا معین الدین ہمارا وقت قریب آ گیا ہے۔۔۔اور جب ہماری روح ہمارے قفس عنصری سے پرواز کر جائے اور ہمیں غسل دینے کے بعد کفن پہنانے لگو تو کفن پر یاغوث اعظم المدد رضی اللہ عنہ ضرور لکھنا۔

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پہ نام لیوا غوث اعظم کا

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اپنی مسجدوں میں یاغوث اعظم المدد نہ لکھو۔۔۔ اپنے گھروں میں نہ لکھو۔۔۔ اپنی دکانوں میں نہ لکھو۔۔۔ لیکن خدا کی قسم غوث اعظم کے ساتھ عقیدت محبت رکھنے والوں کا پروگرام یہ ہے تم تو کہتے ہو مسجدوں، گھروں، دکانوں، مکانوں میں یاغوث اعظم نہ لکھو ہمارے تو کفن پر بھی غوث اعظم المدد کا نام ہوگا۔

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پہ نام لیوا غوث اعظم کا

اس لئے کہ پھول سے محبت کرنے والا اس کی خوشبو سے محبت کرتا ہے۔۔۔اور اللہ سے محبت کرنے والا اللہ والوں سے محبت رکھتا ہے۔ اور اللہ والوں کی شان شاعر نے کیا خوب بیان فرمائی۔

اللہ اللہ کہے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

اگر کسی نے اللہ کے قریب ہونا ہے۔۔۔تو اللہ کے ولیوں سے محبت رکھو اللہ تم پر راضی ہو جائے گا۔۔۔اور اے میرے دوستو، بزرگو! عرض کر رہا تھا۔۔۔کہ اللہ کے ولیوں میں سے سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو ایک نمایاں عظمت و شان عطا کی گئی۔۔۔اور سنیوں پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص کرم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی امت میں ایک ایسا عظیم ولی کامل بھیج دیا۔۔۔اور سنی بڑے فخر سے کہتے ہیں۔

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

جس محفل میں اللہ کے ولی، بلکہ ولیوں کے بادشاہ غوث اعظم کا ذکر ہو۔ وہ محفل بڑی شان والی بن جاتی ہے۔

میرے دوستو اس محفل پاک میں اللہ کے ولیوں کو یاد کیا جا رہا ہے۔ اُن کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

یہ محفل بڑی بابرکت محفل ہے — یہ محفل علی ہجویری کی محفل ہے
یہ محفل اللہ والوں کی محفل ہے — یہ محفل تو خواجہ اجمیری کی محفل ہے
یہ محفل مولا علی کی محفل ہے — یہ محفل قطب الدین کی محفل ہے
یہ محفل پیر علاؤالدین کی محفل ہے — یہ محفل فرید الدین کی محفل ہے
یہ محفل نظام الدین کی محفل ہے — یہ سلطان باہو کی محفل ہے
یہ ولی کامل احمد رضا خان بریلوی کی محفل ہے — یہ محدث اعظم پاکستان کی محفل ہے

Scanned with CamScanner

یہ دلیوں کے بادشاہ سرکار غوث پاک کی محفل ہے کیونکہ

غوث اعظم محبوب سبحانی ہیں۔

غوث اعظم قطب ربانی ہیں۔

غوث اعظم حضور کا احسان ہیں۔

غوث اعظم کا ذکر سنی کی پہچان ہے۔

غوث اعظم محمد کا محبوب ہے
غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے
غوث اعظم کا گھر گھر میں فیضان ہے

سرکار غوث پاک نے اللہ کی عطا کردہ طاقت سے بہت سے انسانوں کی تقدیریں بدل کر رکھ دیں۔ اور باذن اللہ اُن کی حاجت روائی اور مشکل کشائی فرمائی آؤ میں بتاؤں ہمارا غوث پیروں کا پیر کتنی شان والا ہے۔

نوجوان کا زندہ ہونا

تفریح الخاطر ص ۱۴۔۱۲ میں لکھا ہے کہ ایک عورت کا بچہ دریا میں غرق ہو گیا۔۔ عورت سرکار غوث پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوگئی۔۔۔ کہنے لگی حضور آپ میرے بچے کو مجھے واپس لا دیں۔۔۔ بار بار پکارتی ہے۔۔۔ کہ سرکار غوث پاک میرے بچے کو واپس لا دیں۔۔۔ آپ اللہ کے خاص بندے ہیں۔۔۔ آپ میرے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کر سکتے ہیں۔۔۔ مجھے آپ پر پورا پورا یقین ہے۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ جا گھر لوٹ جا تیرا بچہ تجھے مل جائے گا وہ گھر لوٹ

گئی۔۔۔ لیکن بچہ نہ ملا۔۔۔ دوبارہ لوٹ آئی۔۔۔ پھر فریاد کی رونے لگی۔۔۔ آپ نے فرمایا گھر جا تجھے تیرا بچہ مل جائے گا۔۔۔ پھر گھر گئی۔۔۔ بچہ پھر نہ ملا تو تیسری بار پھر چلاتی، روتی ہوئی آپ کے پاس آ گئی اور رو رو کر عرض کی کہ میرا بچہ مجھے واپس لے دو۔

تو سرکار غوث پاک نے مراقبہ کیا اور اپنا سر اللہ کی بارگاہ میں جھکا دیا۔۔۔ پھر سر اٹھایا۔۔۔ اور کہا کہ جا اب اپنے گھر چلی جا اپنے بچے کو گھر میں پائے گی۔۔۔ پھر عورت چلی گئی آپ نے محبوبانہ انداز میں عرض کی اے میرے مولا لِمَ اَخْجَلْتَنِیْ مَرَّتَیْنِ عِنْدَ تِلْکَ الْمَرْءَۃَ۔ ''اے اللہ۔ تو نے دو مرتبہ اس عورت کے سامنے مجھے شرمندہ کیوں کیا۔''

تو اللہ کی طرف سے بطور الہام خطاب ہوا تمہارا کلام سچا تھا۔۔۔ جب پہلی مرتبہ کہا۔ تو ملائکہ نے اجزاء کو جمع کیا۔۔۔ جب دوسری بار کہا تو میں نے اسے زندہ کر دیا۔۔۔ جب تیسری بار کہا تو اسے دریا سے نکال کر گھر بھیج دیا یہ ہے۔۔۔ میرے غوث اعظم کی شان۔

غوث الاعظم پیر پیراں دا بدل دیوے تقدیراں
غوث دے ناں دا نعرہ لائیاں ٹٹ جاون زنجیراں
غوث ولی دے در تے ہندیاں معاف سب تقصیراں
حضرت باہوؒ ورگے صائم کر دے میراں میراں

میرے بزرگو، دوستو میرے غوث کی طاقت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

غوث اعظم بہار، چمنستان رسالت ہیں۔

غوث اعظم وجہ رحمت و برکت ہیں۔

غوث اعظم تاجدار گیلان ہیں۔
غوث اعظم بخشش کا سامان ہیں۔
غوث اعظم کا ذکر عاشقوں کی جان ہے۔

بیڑا پار کر دیا

میرے دوستو! میرے پیر کی کرامات سنتے جاؤ اور اپنے ایمان کو تازہ کرتے جاؤ۔ کتاب کا نام ہے۔ سیرت غوث اعظمؓ۔ یہ واقعہ اس میں موجود ہے۔

ایک مرتبہ سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دریا کے کنارے سرسبز وشادات جگہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر فرما رہے تھے۔ کہ آپ کے کان مبارک میں ایک عورت کے رونے کی آواز آئی۔ تو آپ نے اپنے غلام سے کہا کہ جاؤ ادھر ادھر دیکھو کوئی عورت رو رہی ہے۔۔۔ اُس کے رونے کی وجہ دریافت کرو آپ کا خادم دریا کے کنارے ڈھونڈتا ہوا اس عورت کے پاس پہنچا ۔۔۔ اور اُس سے پوچھا کہ تو کیوں روتی ہے۔۔۔ کہنے لگی آج سے بارہ ۱۲ سال پہلے کی بات ہے۔۔۔ کہ میرے بیٹے کی بارات اس دریا مین کشتی کے ذریعے جا رہی تھی کہ اچانک کشتی ڈوب گئی اور نہ میرا بچہ ملا نہ باراتی ملے۔۔۔ اس لئے بارہ سال سے میں یہاں آکر روزانہ روتی ہوں اور واپس چلی جاتی ہوں میں اس وجہ سے بہت پریشان ہوں خادم نے سرکار غوث پاک کے پاس آکر سارا واقعہ بیان کر دیا۔۔۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس عورت سے جا کر کہہ دو کہ پریشان نہ ہو ۔۔۔ رو نہ تیرا بیٹا اللہ کے کرم سے تجھے مل جائے گا تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی بارگاہ میں دعا کی یا اللہ ماں کو اس کا بیٹا واپس کر دے ابھی آپ سرکار دعا ہی کر

رہے تھے کہ دریا نے جوش مارا اور بارہ سال سے ڈوبی ہوئی کشتی اسی شان و شوکت سے دریا سے نکل کر باراتیوں کے ساتھ دریا پر تیرنے لگی۔ آپ کی اس کرامت کو دیکھ کر ہزاروں لوگ مسلمان ہو گئے۔

غوث دے منن والیاں دی بیڑی کدے نہ اڑی
اونوں خوف کی حشر دا جیدی میراں بانہہ پھڑی

ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

او کدے نہ ڈوب دے جنے جیڑے غوث پاک نے تارے

مرغی کا زندہ ہونا

شیخ محمد بن قائد دوانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر دربار غوث اعظم میں حاضر ہوگئی۔۔۔ اور عرض کرنے لگی اے سرکار بغداد یہ میرا بچہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ اس لئے اس کو میں اللہ کی رضا کی خاطر آپ کے پاس چھوڑ کر جا رہی ہوں آپ اس کو قبول فرما کر سیدھے راستے پر چلنے کی تعلیم دیں۔۔۔ آپ نے اسے قبول فرمایا۔۔۔ اور عبادت و ریاضت میں مشغول کر دیا۔۔۔ تا کہ مرتبہ کمال کو پہنچے۔۔۔ ایک روز عورت اپنے بچے کو ملنے آئی دیکھتی ہے۔۔۔ کہ بچے کا چہرہ زرد ہو چکا ہے۔۔۔ اور کافی حد تک کمزور بھی ہو گیا ہے۔۔۔ اور جو کی سوکھی روٹی کھا رہا ہے۔۔۔ پھر وہ سرکار غوث اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئی۔۔۔ تو دیکھا کہ آپ کے پاس ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں موجود ہیں۔۔۔ جو آپ نے تناول فرما کر برتن میں ڈال دیں تھیں۔۔۔ تو اس عورت نے کہا کہ حضور آپ تو خود مرغی کا گوشت کھاتے ہیں

Scanned with CamScanner

۔۔۔اور میرے بچے کو سوکھی روٹی دیتے ہیں۔۔۔آپ نے یہ سن کر اپنا ہاتھ اُن ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا:

قُوۡمِی بِاِذۡنِ اللّٰہِ الَّذِیۡ یُحۡیِی الۡعِظَامَ وَ ھِیَ رَجِیۡمٌ ''اللہ کے حکم سے کھڑی ہو جا جو جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔''

آپ کا یہ فرمانا تھا کہ مرغی زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسالت کی گواہی دینے لگی۔۔۔اور پھر کہنے لگی عبدالقادر ولی اللہ ہے۔۔۔وہ عورت حیران ہو کر رہ گئی۔۔۔اور آپ نے اُس عورت کو کہا کہ جب تیرا بیٹا اس قابل ہو جائے گا تو پھر جو چاہے کھالے۔ [فتاویٰ حدیثیہ، ص ۹۳]

دیکھا میرے غوث کا کمال کہ جانور بھی اٹھ کر کہتے ہیں۔۔۔کہ یہ اللہ کا ولی ہے۔۔۔غوث اللہ کا ولی ہے۔۔۔

غوث اعظم زمانے کا محبوب ہے غوث اعظم زمانے کا سلطان ہے
غوث اعظم کی ہر جا مچی دھوم ہے غوث اعظم کا گھر گھر میں فیضان ہے

تو میرے دوستو، بزرگو! حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص کثرتِ نوافل سے میری رضا حاصل کرے ولایت کا مقام حاصل کرے پھر وہ میری صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔

آنکھیں اس کی ہوتی ہیں دیکھنا میرا ہوتا ہے۔
کان اُس کے ہوتے ہیں سننا میرا ہوتا ہے۔
پاؤں اس کے ہوتے ہیں۔ چلنا میرا ہوتا ہے۔
ہاتھ اُس کے ہوتے ہیں۔ طاقت میری ہوتی ہے۔

پھر تقدیر بھی ولی کے ساتھ میں ہوتی۔۔۔ولیوں کی شان میں ایک

شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری مونہوں گل جیہڑی نکلے او تیر اے
جیہڑا توں اشارہ کریں اوہو تقدیر اے۔

تو میرے دوستو! جس طرح ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سارے نبیوں سے افضل ہیں۔۔۔اسی طرح سرکار کی امت کے ولی بھی تمام امتوں کے ولیوں سے افضل ہیں۔

اللہ والوں پر آپ کا فیضان ہوتا ہے۔
اللہ والوں کی شان ماننے والوں کا کامل ایمان ہوتا ہے۔
اللہ والوں کے در سے حاصل عرفان ہوتا ہے۔
جو اللہ والوں پر قربان ہوتا ہے۔
دو جہانوں میں ذیشان ہوتا ہے۔
پھر اُن پر اللہ کے انعام کی بارش ہوتی ہے۔
اور اُن کو منزل مقصود ملتی ہے۔

میں غوث الثقلین کی کیا شان بتاؤں۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی شان عطا فرمائی۔۔۔کہ جس رات سرکار غوث پاک کی ولادت ہوئی۔۔۔آپ کی شکل نورانی اور انتہائی بارعب تھی۔۔۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک مظہر شانِ مصطفائی بنا کر پیدا فرمایا:

نبی نانا علی دادا تے اماں فاطمۃ الزہرا
ہے اُچا ہر گھرانے توں گھرانا غوث اعظم دا

چاند کی تاریخ

حضور سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔جب میرا بیٹا پیدا ہوا۔

كَانَ لَا يُرْضِعُ ثَدْيً فِي نَهَارِ رَمَضَانَ۔ ''رمضان المبارک میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔''

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ ماہ رمضان میں

اس واقعہ نے ایسی شہرت اختیار کرلی کہ ایک دفعہ موسم ابر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو چاند دکھائی نہ دیا۔۔۔تو لوگ آپ کی والدہ ماجدہ کے پاس آ گئے اور کہنے لگے۔۔۔سیدنا عبدالقادر نے دودھ پیا ہے۔۔۔یا نہیں۔۔۔تو آپ نے فرمایا کہ میرے بیٹے نے آج دودھ نہیں پیا تو تحقیقات کے بعد پتہ چلا کہ اُس دن ہی رمضان المبارک کی پہلی تاریخ تھی۔

سارے جیلاں میں مشہور ہو گیا۔۔۔کہ سیّدوں کے گھر میں ایسا عظیم بچہ پیدا ہوا ہے۔۔۔جو رمضان میں دودھ نہیں پیتا۔۔۔دنیا میں قدم رکھتے ہی آپ نے ایسا عظیم مرتبہ حاصل کرلیا۔۔۔کہ لوگ آپ کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔۔۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

سرکار غوث پاک کی کیا شان ہے۔۔۔کہ آپ نے چوروں کو قطب بنا دیا۔۔۔ڈاکوؤں کو توبہ کرا کر قطب بنادیا۔

تو میرے دوستو! میں عرض کر رہا تھا کہ میرے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات سن کر اہل ایمان کے ایمان تازہ ہو جاتے ہیں۔

بارش کا رکنا

سرکار غوث اعظم وعظ فرما رہے تھے کہ موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا۔۔۔تو پنڈال سے لوگ بارش کی وجہ سے واعظ سننے بغیر واپس جانا شروع ہو گئے۔۔۔تو آپ نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔اور کہا اے خداوند! میں لوگوں کو جمع کرتا ہوں تو لوگوں کو بکھیرتا ہے۔۔۔لوگوں نے دیکھا کہ بارش بحکم الٰہی جلسہ گاہ سے دور چلی گئی ہے۔۔۔اور دائیں بائیں بارش مسلسل ہو رہی ہے۔۔۔لیکن جلسہ گاہ میں بارش نہیں ہے۔ [بہجۃ الاسرار،ص۷۵]

دریائے دجلہ کی طغیانی

چند لوگوں کا ایک وفد سرکار غوث پاک کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر عرض کرنے لگے کہ سرکار دریائے دجلہ میں بڑا زوردار سیلاب آ گیا ہے۔۔۔جس کی وجہ سے ہم لوگ بڑے پریشان ہیں۔۔۔لہٰذا حضور آپ ہماری اس بارے میں کچھ مدد فرمائیں یعنی ہمارا یہ معاملہ حل فرمائیں آپ کی ہم پر بڑی شفقت و مہربانی ہوگی۔۔۔سرکار غوث پاک نے اپنا عصاء مبارک لیا اور اُن کے ساتھ دریائے دجلہ کی طرف چل پڑے اور وہاں پہنچ کر آپ نے اپنے عصاء مبارک کو دریا کی اصل حد پر نصب فرمادیا اور فرمایا:

اِلٰی هٰنَا ''بس یہاں تک رہو۔''

آپ کا یہ فرمانا تھا کہ پانی اسی وقت کم ہونا شروع ہو گیا۔۔۔اور آپ کے عصاء مبارک تک یعنی اپنی حد تک آ گیا۔ [قلائد الجواہر، ص۲۶]

قربان جاؤں سرکار غوث پاک کی عظمت وشان پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر جگہ پر بڑی بلندی اور بڑی شان وشوکت عطا فرمائی ۔ جب تک ہماری زندگی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ولیوں کی غلامی میں رہنا نصیب فرمائے ہمارا تو یہ نعرہ ہے کہ!

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

سرکار کی زیارت

ایک دن حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ واعظ فرما رہے تھے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس بیٹھے آپ کا خطاب سن رہے تھے۔۔۔ خطاب سنتے سنتے شیخ جی کو نیند آ گئی تو سرکار غوث پاک نے اہل مجلس سے فرمایا کہ تم خاموش رہنا یہ کہہ کر آپ منبر سے نیچے اُتر آئے اور شیخ جی کے سامنے باادب کھڑے ہو گئے۔۔۔اور اُن کی طرف دیکھ رہے ہیں اور جب شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ خواب سے بیدار ہوئے تو سرکار غوث پاک نے فرمایا کیا تو نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔۔۔ عرض کرنے لگے میں نے سرکار مدینہ کو ابھی خواب میں دیکھا ہے۔۔۔اب ذرا یہ بتاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی۔۔۔ سرکار مدینہ نے آپ کی خدمت میں رہنے کا حکم فرمایا۔ بعد میں لوگوں نے شیخ صاحب سے پوچھا کہ جب تم نیند میں

تھے۔۔۔تو سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ تمہارے سامنے منبر سے اتر کر باادب کھڑے ہو گئے اس کی کیا وجہ تھی۔

تو شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں سرکار مدینہ کی زیارت نیند میں کر رہا تھا۔۔۔یعنی خواب میں کر رہا تھا اور سرکار غوث پاک مدینہ کے تاجدار کی زیارت باادب کھڑے ہو کر جاگتے ہوئے کر رہے تھے۔ [نفحات الانس، ص۲۵۵]

چیل زندہ ہو گئی

ایک دفعہ سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرما رہے تھے لوگ آپ کے خطاب سے مستفید ہو رہے تھے۔۔۔ ہوا بڑے زور وشور سے چل رہی تھی۔۔۔ ایک چیل نے جلسہ گاہ کے اوپر چکر لگانا شروع کر دیئے اور بڑی زور دار آوازوں سے چلانا شروع کر دیا۔۔۔ جس کی وجہ سے خطاب سننے والے حاضرین بڑے پریشان ہو گئے۔۔۔ تو آپ نے فرمایا:

یَا رِیۡحُ خُذِیۡ رَأْسَ هٰذِهِ الْحِدَاةِ۔ ''اے ہوا اس چیل کے سر کو پکڑ لے''

آپ کے منہ سے اتنا نکلنا تھا کہ چیل کا سر جدا ہو کر گر پڑا۔۔۔ آپ منبر شریف سے اترے اور اس چیل کا سر اور دھڑ ملا کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اپنا ہاتھ مبارک اُس کے جسم پر پھیر دیا۔۔۔ تو چیل دوبارہ حکم الٰہی سے زندہ ہو کر ہوا میں اڑنے لگی۔۔۔ اور سامنے بیٹھے لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ [تحفہ قادریہ، ص۲۳]

غوث اعظم کرم تھیں بھرے جھولیاں
نہ کوئی جھولی پھیلاوے تے میں کی کراں

وَ مَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغُ الۡمُبِیۡنُ۔

Scanned with CamScanner

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ o [پ۱۱،ع۱۲]

اُن لوگوں کی عظمت کا اللہ بھی ذاکر ہے
گن آپ کی عظمت کے دن رات جو گاتے ہیں
جو شاہ مدینہ کو لجپال سمجھتے ہیں
دامان طلب بھر کر محفل سے وہ جاتے ہیں
آقا کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں
اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے کوئی یہ آ کر

چل تجھ کو مدینے میں سرکار بلاتے ہیں
اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی سرور
یہ سچ ہے نیازی ہم سرکار کا کھاتے ہیں

قابل صد احترام بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیۃ مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے اولیاء اللہ کی عظمت وشان بیان فرمائی ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

میرے دوستو! آپ حضرات کو بخوبی علم ہے۔ کہ صاحب حیثیت لوگ اپنے اہل وعیال کے لئے اچھی سے اچھی رہائش گاہ تعمیر کرتے ہیں۔ ہر بندہ اپنی طاقت ہمت کے مطابق اپنے رہنے کا مکان بناتا ہے۔ پھر اس جگہ کی صفائی ستھرائی رکھنے کے لئے کسی کو ملازم رکھتا ہے۔ نوکر چاکر وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ تا کہ اس کے گھر کی صفائی ستھرائی اور اُس میں لگی ہوئی چیزوں کی خوبصورتی دیر تک قائم رہ سکے اور اُس کے گھر کا حسن برقرار رہے۔ اور ہمیشہ نیا گھر لگے اور خوش طبع لوگ اپنی کوٹھیوں میں باغات لگاتے ہیں۔ اُس میں طرح طرح کے پھول اور پھل لگائے جاتے ہیں۔ اور ہر دم باغ صاف ستھرا رکھنے کے لئے اُس کی زینت کو برقرار رکھنے کے لئے باغ کی حفاظت اور اُس کے پھول اور پھل سبزہ زاروں کی حفاظت کرنے کے لئے مالی کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ باغ کو پانی، ادویات، گوڈی وغیرہ کرتے ہیں۔ اور باغ کے مالی کی وجہ سے باغ

Scanned with CamScanner

سلامت رہتا ہے۔

سونا ایک قیمتی دھات ہے۔اس میں لوگ ملاوٹ کرتے ہیں اور اس کو خالص نہیں رہنے دیتے مگر کچھ لوگ اپنے کام میں ایسے ماہر ہوتے ہیں۔اُن کے سامنے سونا رکھا جائے تو وہ اپنی کاری گری سے سونے سے ملاوٹ کو نکال کر الگ کردیتے ہیں۔یعنی سونا الگ ہوجاتا ہے۔اور جو ملاوٹ کی گئی ہوتی ہے۔وہ الگ ہوجاتی ہے۔یعنی سونے کو ملاوٹ سے پاک صاف کردیتے ہیں۔

سامعین محترم! یہ چند مثالیں آپ نے سماعت فرمائیں جو میں نے آپ حضرات کے سامنے بیان کیں۔اس جیسی اور بھی کئی مثالیں بیان کی جاسکتی ہیں۔تو دوستو میرا آپ کو صرف یہ بتانا مقصود ہے۔

کہ ہمارے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بھی دین اسلام کی ایک عظیم عمارت کو تعمیر فرمایا۔

اور دین اسلام کا عظیم خوبصورت باغ لگایا اور پھر اس دین کی عمارت کی تعمیر و ترقی صفائی ستھرائی کے لئے اپنے اُمتیوں میں سے علمائے کرام کو مقرر فرمایا۔اور علماء نے اسلام کے باغیچہ کی حفاظت اور اس کی عمارت کا خیال رکھا اور جیسے سونے میں ملاوٹ ہوجائے تو کاریگر اُس کو صاف کر کے کندن بنا دیتے ہیں۔اسی طرح جب بھی اس دنیا میں اسلام کے دشمنوں نے ہمارے دین میں ملاوٹ کرنے کی کوششیں کیں تو اولیاء اللہ نے دین اسلام کو کندن بنا کر امتِ مسلمہ کے سامنے پیش کردیا۔اللہ اور اُس کے رسول معظم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فضل و کرم سے اولیاء اللہ ہی کی محنت و کوشش ہے۔کہ دین اسلام آج بھی اپنی اصلی حالت میں قائم ہے۔

اللہ کے ولیوں نے خطروں کا سامنا کرتے ہوئے اسلام دشمن قوتوں کو کچل کر رکھ دیا۔اور ہر دور میں ایسے اللہ کے پاک بندے موجود رہے۔جنہوں نے اللہ کے دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کر ڈالیں۔اور دین حق کی سربلندی اور پرچم اسلام کی رکھوالی کے لئے جانی، مالی، تقریری، اور تحریری جہاد کے لیے خود کو پیش رکھا۔

حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ظاہری طور پر پردہ فرمالینے کے بعد خلفائے راشدین نے جس خوش اسلوبی کے ساتھ دین اسلام کے چرچے کئے۔قرآن اور اسلام کی خدمت کی اس کی مثال نہیں مل سکتی اور صحابہ کرام اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے خون سے اسلام کے شجر کی آبیاری کر کے اس کو پروان چڑھایا جس کا پھل قیامت تک اہل ایمان حاصل کرتے رہیں گے۔

اور صحابہ کرام کے بعد تابعین، تبع تابعین، آئمہ مجتہدین اور امتِ مسلمہ کے علماء، بزرگان دین، اولیاء اللہ نے خُدام دین کی حیثیت سے دین اسلام کی عمارت کو صاف ستھرا رکھا اور اس کو سجانے اور اس کی زیب و زینت کو قائم رکھنے کا فریضہ سرانجام دیا۔

جب بھی کسی نے اسلام میں کوئی سازش کرنے کی کوشش کی تو ان حق پرستوں نے اُن بدبختوں کی تمام تر کوششوں کو ناکام بنا کے رکھ دیا۔اسی لئے اللہ کے ولیوں کو بڑی شان و شوکت سے نوازا گیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی شان قرآن میں ارشاد فرمائی۔

Scanned with CamScanner

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ [پ۱۱، ع۱۲]

"خبردار جو اللہ کے ولی ہیں۔ ان پر نہ کوئی خوف اور نہ کوئی غم ہے۔"

اللہ کے ولیوں کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔ اور مخلوقِ خدا ان سے ڈرتی ہے۔ ان کو کسی کا ڈر۔ یا خوف نہیں ہوتا۔ نہ کوئی غم ہوتا ہے اور ان کو اس لئے کوئی خوف یا غم نہیں ہوتا کہ انہوں نے اپنے رب کو راضی کرلیا ہوتا ہے۔

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد مقدس ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذَا الْاُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا. [ابوداؤد، ص۳۱۲]

"اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا۔ جو اُس کے دین کی تجدید کرے گا۔"

سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر صدی کے آغاز میں ایک ایسا عظیم شخص ہوگا۔ جو اللہ کے دین میں تجدید کرے گا۔ بد باطن لوگ جو دین میں غلط رسومات کو داخل کریں گے۔ وہ اللہ کا بندہ اپنے زورِ علم سے اور تقویٰ و پرہیز گاری کی قوت سے دین کو اُن غلط رسومات، لغویات، اور بدعات سے پاک کردے گا۔

سامعین محترم دسویں صدی میں جن کے سر پر مجدد کا تاج سجایا گیا۔ وہ عالی مرتبت ذات جن کا نام شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اور جن کو مجدد الف ثانی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت باسعادت ۹۷۱ھ بمطابق ۱۵۶۳ء کو سرہند شریف میں ہوئی آپ کی نسبت ۲۹ واسطوں سے سیدنا و مولانا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے۔۔۔ اور آپ کے والد گرامی کا نام شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ جو اپنے وقت کے عظیم بزرگ اور عالم دین تھے۔

شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ایک نیک سیرت خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ متقی، پرہیز گار باپ اور عابدہ زاہدہ ماں کی نگاہِ شفقت نے آپ کو بچپن ہی سے سعید بخت بنادیا۔

والدہ کی پریشانی

آپ کی سیرت پاک میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ بیمار ہوگئے اور بیماری کی وجہ سے آپ کافی کمزور ہوگئے۔ اور آپ کی والدہ آپ کو دیکھ کر پریشان ہوگئیں۔۔۔ اور اس وقت آپ کی والدہ آپ کو عارف کامل حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئیں اور صحت کی دعا کے لئے اُن سے درخواست کی تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کی والدہ سے فرمایا۔۔۔ فکر نہ کراس بچے کی عمر دراز ہوگی۔۔۔ اور یہ بہت بڑا ولیِ کامل بنے گا۔ ہمارے تمہارے جیسے اس کے دامن سے نکلیں گے۔

[زبدۃ المقامات، ص۱۲۷]

تعلیم قرآن

سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے چھوٹی سی عمر میں ہی قرآن کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کرلی تھی۔ اور پھر قرآن کریم کو حفظ کیا۔ ابتدائی تعلیم

Scanned with CamScanner

اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔۔۔اور پھر مختلف دوسرے اساتذہ کرام سے علم دین حاصل کیا شیخ محمد یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کی کتابیں پڑھیں اور اسناد حاصل کیں۔ [زبدۃ المقامات، ص ۱۴۸]

دور تعلیم

آپ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل ۹۹۸ھ میں فرمائی اور پھر آپ آگرہ چلے گئے اور وہاں جاکر آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمادیا

آپ کے حلقہ درس میں بڑے بڑے اہلِ علم شامل ہوتے تھے اور یہ اکبر بادشاہ کا دور حکومت تھا۔ آگرہ اس کا پایہ تخت تھا۔ جس کی وجہ سے اس شہر کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ اور یہ شہر اہل علم کا بھی مرکز بن چکا تھا۔۔۔اور ہر طرح کا علم رکھنے والے اس شہر میں موجود تھے۔۔۔آپ نے کچھ عرصہ آگرہ میں گزارا اور باقی زندگی سرہند شریف میں گزاری۔ [زبدۃ المعامات، ص ۱۷۳]

چاروں سلاسل

سیدنا حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو طریقت کے چاروں سلاسل سے اجازت وخلافت تھی۔

سلسلہ سہروردیہ: میں آپ کو اپنے استاد محترم حضرت شیخ یعقوب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت وخلافت حاصل ہوئی۔

سلسلہ چشتیہ: میں آپ کو اپنے والد محترم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔

سلسلہ قادریہ: سے آپ کو حضرت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت و

خلافت حاصل ہوئی۔

سلسلہ نقشبندیہ: کی اجازت وخلافت حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی تھی۔

اور سلسلہ نقشبندیہ سے اکیس واسطوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض حاصل ہوا۔ سلسلہ قادریہ سے پچیس واسطوں سے اور سلسلہ چشتیہ میں ستائیس واسطوں سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض حاصل ہوا۔ [مکتوبات، ج ۳، ص ۸۷]

حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سترہ سال کی عمر میں علوم ظاہری سے فارغ ہوکر درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے ذریعے تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ بعد میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت حاصل کر کے طالبین حق کی تلقین وتبلیغ میں مشغول ہوگئے۔ آپ لاہور میں مصروف تبلیغ تھے کہ حضرت خواجہ صاحب کا انتقال ہوگیا۔ آپ کے وصال باکمال کے بعد آپ سے رشد وہدایت پانے والوں نے حضرت شیخ جی سے تجدید بیعت کر کے باطنی استفادہ حاصل کیا۔ آپ کے علمی وروحانی کمالات کی وجہ سے تھوڑے عرصے میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا فیضان دُور دُور تک جا پہنچا۔ اور یہ سلسلہ ہندوستان سے باہر دوسرے ممالک میں بھی پھیل گیا۔ یہاں تک کہ جنوں کا سردار بمع لشکر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کا مرید ہوگیا۔

[زبدۃ المقامات، ص ۲۳۷]

زیارتِ حرمین شریفین

جناب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۰۸ھ میں حج بیت اللہ

Scanned with CamScanner

کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ دوران سفر آپ نے تین ماہ کا عرصہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارا۔ [زبدۃ المقامات، ص ۱۹۳]

اکبر بادشاہ کا دورِ حکومت

غیر مسلم مورخوں نے اکبر بادشاہ کو اکبر اعظم کا لقب دیا اور بڑا بڑھا چڑھا کر اس کا ذکر کیا ہے۔ اور جب اکبر بادشاہ کے دور کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ اس کے دورِ حکومت میں اسلام کو بڑا نقصان ہوا۔ اکبر بادشاہ کا والد نصیر الدین تھا جو کہ بڑا دین دار اور خدا پرست انسان تھا۔ اور جب اُس کا انتقال ہوا تو اکبر بادشاہ نے ۹۶۳ھ میں شاہ ہندوستان ہونے کا اعلان کر دیا۔ اکبر بادشاہ نے جب اپنا دربار قائم کیا تو بالکل نوعمر تھا۔ اکبر نے حصولِ تعلیم کی طرف کچھ توجہ دی مگر وہ علم حاصل نہ کر سکا۔ صرف اپنا نام لکھ (یعنی دستخط) کر سکتا تھا۔ مگر کچھ صلاحیتوں کی بدولت عرصہ دراز تک حکومت کرتا رہا۔

اکبر بادشاہ کا پہلا دور

اکبر بادشاہ اپنے پہلے دور میں ایک سنی دیندار مسلمان نظر آتا ہے اٹھارہ برس تک اُس کی یہی حالت رہی اور ایک خوش عقیدہ مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزارتا رہا۔ شریعت کے احکام کو ادب و احترام سے سنتا، نماز، روزہ کی پابندی کرتا۔ خود مسجد میں اذان دیتا۔ اور مسجد کی صفائی کرنے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا تھا۔

اہلِ علم حضرات اور علمائے کرام کی تعظیم کرتا۔ تمام مقدمات کا فیصلہ شریعت مطہرہ کے حکم کے مطابق کیا جاتا۔ پورے ملک میں قاضی اور مفتی مقرر کر

رکھے تھے۔ فقیروں، درویشوں سے حسن عقیدت رکھتا تھا۔ اور اُن کی صحبت سے فیض حاصل کر کرتا۔ شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو خصوصی لگاؤ تھا۔

۹۷۰ھ میں درگاہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دی اکبر بادشاہ کی شادی ہوئی مگر اس کے ہاں اُولاد نہ ہوئی۔ اس نے شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے اولاد کی دعا کرنے کی درخواست کی۔ جن کی برکت سے ۱۷ ربیع الاول کو اکبر بادشاہ کا بیٹا جہانگیر پیدا ہوا اور شیخ جی نے کہا تھا کہ اگر تم کو اللہ بیٹا دے تو تم درگاہ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر ضروری حاضری دینا چنانچہ وہ درگاہ حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ حاضری دینے کے لئے ننگے پاؤں اجمیر شریف گیا۔

مندرجہ بالا حقائق سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور خوش عقیدہ مسلمان تھا۔ مگر اس نے ہندو عورتوں سے نکاح کیا تھا جن کا اکبر کی زندگی پر بہت برا اثر ہوا۔

حضرات محترم! حضرت شیخ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں اکبر بادشاہ کے گرد مُلّا مبارک ناگوری اور اس کے دو صاحبزادے ابوالفیض فیضی اور کچھ پنڈت حضرات اور کئی دوسرے مذاہب کے لوگ جمع رہتے تھے۔ ان لوگوں کی بُری صحبت کی وجہ سے ان کے بُرے مشوروں کی وجہ سے اکبر بادشاہ اسلام سے بدظن ہوتا چلا گیا۔ کیونکہ انہوں نے مختلف مذاہب کے اصولوں کو یکجا کر کے اکبر بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ اور اس طرح ان لوگوں نے اکبر بادشاہ کو غلط راستے پر ڈال دیا۔ اور اکبر نے اسے دین الٰہی کا نام دے کر اس پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ جو حقیقی طور پر دین اکبری تھا۔ اور اس دور

Scanned with CamScanner

میں مسجد اور مندر کو یکساں مقام دیا گیا۔ بادشاہ کے لئے سجدۂ تعظیمی لازم قرار دے دیا گیا۔ اور اکبر بادشاہ دین اسلام اور بزرگان دین سے دشمنی رکھنے لگا۔ اور جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے حالات دیکھے تو آپ سے خاموش نہ رہا گیا۔ اور آپ یہ ہرگز برداشت نہ کر سکے کہ کوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو طرح طرح کی باتیں کرے یا دین اسلام کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرے یا ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں ملاوٹ کرے ایسے حالات میں حضرت جی کا خاموش رہنا حضرت کی شان کے منافی تھا۔ اور شیعہ حضرات جو کہ اکبر بادشاہ کے قریبی بن گئے تھے اور جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخیاں کرتے تھے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات ہرگز پسند نہ آئی چنانچہ آپ نے شیعہ حضرات کی تردید میں ایک رسالہ لکھا اور اُن کے فرقہ باطلہ کی تردید فرمائی۔ اسی طرح جو کوئی بھی دینِ اسلام کے خلاف کوئی بات کرتا اور آپ کو اُس کا پتہ چلتا تو آپ اُس دشمن اسلام کی حرکات کو باطل کرنے کے لئے عملی اقدام کرتے چنانچہ شیعہ حضرات اور حکومت آپ کے خلاف ہو گئی۔ اور پھر حکومت والوں نے آپ کو پکڑنے کے لئے آپس میں صلاح مشورہ کرنا شروع کر دیے۔ ابھی حکومت والے کوئی پلان بنانے میں کامیاب نہ ہوئے تھے کہ اکبر بادشاہ مر گیا۔ اور اس کی جگہ اس کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہو گیا۔ اور وہ بھی اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلنے لگا۔

حضرت شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے جہانگیر بادشاہ کے دورِ حکومت میں تبلیغ

کرنے کے لئے جن خلفاء کو بھیجا ان میں شیخ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے وہاں جاتے ہی بڑی مقبولیت حاصل کر لی اور آپ کا بڑا چرچا ہو گیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں کئی ارکان سلطنت آپ کے سلسلہ میں بیعت ہو گئے۔ ایک آدمی جس کا نام وزیر آصف جاہ تھا اور وہ رافضی تھا۔۔۔ جب اس نے دیکھا کہ لوگ شیخ بدیع الدین کے ہاتھوں بیعت کر رہے ہیں۔۔۔ تو اس نے جہانگیر بادشاہ کے کان بھرنے شروع کر دیئے۔۔۔ کہ اس کی وجہ سے تمہاری حکومت کو نقصان ہو سکتا ہے۔۔۔ لوگ بڑی تعداد میں اُن کی بیعت کر رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ شیخ احمد سرہندی نے اسے تمہاری سلطنت پر ہاتھ ڈالنے کے لئے روانہ کیا ہو۔۔۔ اور کیا اے بادشاہ آپ کو معلوم ہے۔۔۔ کہ شاہ اسمٰعیل صفوی نے اپنے مریدوں کے ذریعے ہی ایران پر قبضہ حاصل کر لیا تھا۔

ابھی بادشاہ کے کان بھرے ہی جا رہے تھے کہ شیخ بدیع الدین کسی ضروری کام کی وجہ سے سرہند تشریف لے گئے۔۔۔ اور پھر حضرت مجدد الف ثانی کی بارگاہ سے ہو کر جب دوبارہ آگرہ پہنچے تو مخالفین نے بادشاہ کو پھر پٹی پڑھائی کہ دیکھو شیخ بدیع الدین کا سرہند جا کر واپس آنا خطرے سے خالی نہیں۔۔۔ اور اُن سے جو کہا جا سکا انہوں نے بادشاہ سے کہہ دیا۔۔۔ اور سرکار امام ربانی کے خلاف ہو باتیں ہو سکیں وہ بھی بادشاہ کے دربار میں کر دیں۔۔۔ بادشاہ جہانگیر جو اللہ کے ولیوں کی شان سے بے خبر تھا۔۔۔ وہ لوگوں کی باتوں میں آ گیا۔۔۔ اُن کے داؤ میں آ گیا۔۔۔ اور اُس نے حکم نافذ کر دیا۔۔۔ کہ میری حکومت کا کوئی رکن شیخ احمد سرہندی کے خلیفوں کے پاس نہ جائے۔ اور جو ان کے ہاں بیعت ہو چکے ہیں۔۔۔ ان میں کچھ نام سرفہرست ہیں۔۔۔ اعظم خان

Scanned with CamScanner

لودھی۔۔۔خان جہان خان لودھی۔۔۔سکندر خان اور مہابت خان۔۔۔اور جو اراکین حکومت ہیں۔۔۔ان کو مختلف جگہوں پر تبدیل کر دیا جائے۔۔۔اور کسی کو قابل، کسی کو بنگال اور کسی کو دکن۔۔۔اور کسی کو گجرات بھیج دیا گیا۔۔۔اس کے بعد بادشاہ نے حاکم سرہند کو خط لکھا کہ وہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو خود لے کر میرے پاس حاضر ہو جائے۔۔۔شیعہ حضرات نے بادشاہ کو یہ بھی بتایا تھا۔۔۔کہ بادشاہوں کے لئے سجدۂ تعظیمی جائز ہے۔۔۔اگر شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہ کو سجدہ کر دیا تو ہم جانیں گے کہ اُن کی ہم سے صلح ہے۔۔۔وہ ہمارے مخالف نہیں۔۔۔اگر انہوں نے سجدہ نہ کیا۔۔۔تو ہم اور ہماری حکومت یہ سمجھے گی کہ شیخ جی ہمارے مخالف ہیں چنانچہ حاکم سرہند جب آپ کو جہانگیر کے دربار میں لے آیا تو آپ نے بادشاہ جہانگیر کو سجدہ نہ کیا۔

اللہ والے

میرے بزرگو، دوستو! بے شک وہ جہانگیر بادشاہ کا دربار تھا۔۔۔اس کی حکومت تھی۔۔۔لیکن اس کو کیا خبر کہ جو اللہ کے ولی ہوتے ہیں۔۔۔اُن کو دنیا کے کسی بادشاہ حکمران کا ڈر نہیں۔۔۔کیونکہ جو اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔۔۔اُن پر نہ کوئی خوف اور نہ کوئی غم ہوتا ہے۔۔۔اور اسی لئے شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی کسی قسم کا کوئی ڈر اور خوف نہ تھا۔

میرے دوستو! ولایت کا درجہ بہت بلند ہوتا ہے۔۔۔اور اللہ کا ولی تقدیر بدل سکتا ہے۔۔۔جہانگیر بادشاہ کو کیا معلوم کہ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ کی بارگاہ سے کیا رتبہ ملا ہے۔۔۔یہ تو اللہ کے نیک بندوں

سے محبت رکھنے والے لوگ جانتے ہیں۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ کے ولی کی کیا شان ہے۔۔۔اور شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی کیا شان ہے۔۔۔کہ جن کی نظر سے اولیاء بنتے ہیں۔

اور جن کی تبلیغ سے لوگ علماء بنتے ہیں۔

اور آپ سراپا فیض و کرم ہیں۔

آپ نقشبندیہ سلسلہ کے مہرِ منیر ہیں۔

آپ اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے در کے فقیر ہیں۔

آپ کملی والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تنویر ہیں۔

آپ پیار کا جہان ہیں۔

آپ عظمت کا نشان ہیں۔

آپ فیض کا بحرِ بیکراں ہیں۔

آپ حق و صداقت کی پہچان ہیں۔

آپ اولیاء اللہ کی شان ہیں۔

آپ ولایت کے سلطان ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا دربار میں جانا

جب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دربار میں تشریف لے گئے تو بادشاہ نے حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی اعتراض نہ کیا۔۔۔تو حاسدین جل گئے۔۔۔اور کہنے لگے اے بادشاہ یہ وہی آدمی ہے۔۔۔جو آپ کے خلاف ہے اور آپ ہیں۔۔۔جو ان سے کچھ نہیں کہتے۔۔۔بادشاہ نے

Scanned with CamScanner

حاسدین کے کہنے پر آپ کو سجدۂ تعظیمی کروانا چاہا تو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہ کے دربار میں صاف انکار کر دیا اور فرمایا کہ یہ سر سوائے رب قدوس کے کسی کے آگے جھک نہیں سکتا۔۔۔ چنانچہ اس بات کی وجہ سے آپ کو جیل جانے کا حکم دے دیا گیا۔

جیل میں اللہ کے ولی کی کرامت

جب سرکار امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو قلعہ گوالیار جیل میں قید کیا گیا۔۔۔ تو آپ جیل میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے۔۔۔ اور اس جیل میں کئی ہزار قیدی موجود تھے۔۔۔ وہ آپ کو دیکھتے کہ یہ اللہ کا ولی کتنی شان والا ہے۔ اس کا چہرہ کتنا نورانی ہے۔۔۔ کتنا چمک دار ہے۔۔۔ پھر آپ نے جیل میں بھی سلسلہ تبلیغ شروع کر دیا۔۔۔ آپ کی سیرت لکھنے والے کہتے ہیں کہ کئی ہزار قیدی آپ کے جیل میں مرید بن گئے سب مسلمان ہو گئے آپ نے ان کو کلمہ پڑھا دیا اور ان کو قید کفر سے رہائی دلا دی۔ [تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، ص۲۱۲]

اللہ اللہ کیے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

اللہ والوں کی یہ شان ہے۔۔۔ کہ قید میں ہیں۔۔۔ تو بھی لوگوں کو تبلیغ کر رہے ہیں۔۔۔ جیل میں بند غیر مسلم قیدی اُن سے فیض حاصل کر کے مسلمان ہو گئے اور کلمہ پڑھ کر اللہ کے مقرب اِلی اللہ ہو گئے۔۔۔ اور اللہ کے ولی نے ہزاروں قیدیوں کو اللہ سے ملا دیا۔

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

بددعا نہ کی

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں کیا بتاؤں آپ نے کبھی بھی بادشاہ کے لئے بددعا نہ کی بلکہ یہ فرماتے کہ اگر بادشاہ مجھے جیل نہ بھیجتا تو میں ہزاروں لوگوں کو مسلمان کیسے کرتا۔۔۔ اور یہ لوگ دین اسلام کو کس طرح حاصل کر پاتے۔۔۔

اُدھر حضرت کی قید کی خبر جب اعظم خان۔۔۔ مہابت خان۔۔۔ اور دوسرے اراکین سلطنت جو آپ کے بیعت ہوئے تھے۔۔۔ اُن تک پہنچی تو انہوں نے آپس میں خط و کتابت کر کے حکومت کے خلاف بغاوت کرنے پر اپنے آپ کو آمادہ کر لیا۔۔۔ جب حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پتہ چلا کہ میرے غلام بادشاہ کے ساتھ ایسا کرنے والے ہیں۔۔۔ تو آپ نے جیل سے اُن کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔۔۔ یعنی حکومت سے بغاوت کرنے سے روکا۔۔۔ اور اُن کو تسلی دی کہ آپ پریشان مت ہوں۔۔۔ اے میرے غلامو! اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس معاملے میں مدد کریں گے۔ آپ دو سال تک جیل میں بند رہے۔۔۔ دو سال کے بعد جہانگیر نادم ہوا اور حضرت شیخ کو اپنے پاس بلا کر بڑی عزت دی اور آپ سے معافی مانگی آپ کو جیل سے رہا کر کے آپ سے معذرت بھی کی بلکہ آپ کا محبّ بھی بن گیا۔۔۔ یہاں تک کہ آپ کو لشکر میں بھی اپنے ساتھ رکھتا تھا۔۔۔ اور شہزادہ خرم جو کہ شاہ جہان کے نام سے مشہور تھا۔۔۔ اس کو آپ کا مرید بنا دیا۔۔۔ اور بادشاہ جہانگیر اور شاہجہان سے لے کر عالمگیر تک تمام لوگ۔۔۔ ہر دور میں حضرت کے مرید بن کے رہے۔۔۔ اور آپ نے ہر دور میں سلسلہ تبلیغ کو جاری و ساری رکھا۔

Scanned with CamScanner

حضرت سید جمال رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید جمال جو کہ حضرت شیخ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مرید تھے آپ فرماتے ہیں۔۔۔کہ میں ایک جنگل میں چلا گیا۔۔۔اچانک ایک شیر میرے سامنے آ گیا۔۔۔اور میں اس وقت اکیلا تھا۔۔۔شیر کی دہشت اور ہیبت نے مجھے ہراساں کر ڈالا اور میں نے اپنے پیر حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا مجھ پر اس وقت مشکل وقت آ گیا تھا۔۔۔میں ابھی آوازیں دے ہی رہا تھا۔۔۔کہ میں کیا دیکھتا ہوں حضرت شیخ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ مبارک میں ایک عصا پکڑے ہوئے وہاں تشریف لائے اور آپ نے پوری قوت سے عصا شیر کے سر پر مارا اور جب میں حضرت کے قریب گیا۔۔۔تو میرے دیکھتے ہی حضرت شیخ احمد سرہندی نے شیر کو بھی غائب کر دیا۔۔۔اور خود بھی میری نظروں سے غائب ہو گئے۔۔۔اور پھر حضرت نظر آئے ۔۔۔نہ ہی شیر۔ [زبدۃ المقامات، ص ۳۵۱]

نماز تراویح

حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اجمیر شریف میں گئے ہوئے تھے۔۔۔اور رمضان المبارک کا پیارا مہینہ تھا۔۔۔اور اتفاق سے اس وقت رمضان کا مہینہ برسات کے موسم میں آ گیا تھا۔۔۔اور جس مسجد میں آپ نے پہلی رات نماز تراویح ادا کی۔۔۔آپ نے دیکھا کہ مسجد میں بمشکل (۲۰) بیس آدمی نماز پڑھ سکتے تھے۔۔۔اور نماز تراویح ادا کرنے کے بعد آپ نے

فرمایا۔۔۔ رمضان میں ہم نے ختم شریف کے جو پروگرام رکھے ہیں۔۔۔اللہ کرے رمضان شریف کے اُن دنوں میں بارش نہ ہو تا کہ مسجد کے باہر نماز تراویح پڑھی جا سکے۔۔۔تو یہ بڑی نعمت ہے۔۔۔لوگوں نے رمضان کی مقدس راتوں میں یہ منظر دیکھا۔۔۔کہ چار پروگرام مسجد میں ختم قرآن کے کئے گئے جو کہ ستائیسویں رات کو مکمل ہوئے وہ چار ختم تھے لوگوں نے دیکھا کہ ۲۷ تک دن رات میں کبھی بارش نہ ہوئی جب ۲۸ کی رات آئی تو بارش شروع ہو گئی۔

[زبدۃ المقامات، ص ۲۵۳]

سخت گرمی

ایک دفعہ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے صاحبزادے اور دوسرے غلاموں کے ہمراہ کہیں باہر سیر و سیاحت کے لئے نکل پڑے اتنا گرم دن تھا۔۔۔کہ گرمی بھی کہے کہ میں آج ہی ہوں۔۔۔گرم ہوائیں چل رہی ہیں ۔۔۔جس کو آج ہم کہتے ہیں۔۔۔کہ لو چل رہی ہے۔۔۔اور زمین کی مٹی گرمی و جُلس کی وجہ سے خشک ہو کر ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔۔۔گرمی کی وجہ سے گرد و غبار کی وجہ سے آپ کے بڑے صاحبزادے اور دوسرے احباب ایک تو پریشان تھے اور دوسرا اُن کو پیاس لگی ہوئی تھی۔۔۔لیکن ادب کا لحاظ کرتے ہوئے حضرت سے کچھ کہنے کی طاقت نہ ہوئی۔۔۔اس لئے کسی نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے شکائت نہ کی۔۔۔لیکن جو اللہ والے ہوتے ہیں۔۔۔وہ دلوں کے جاسوس ہوتے ہیں۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا ہے۔۔۔کہ اگر کسی مولوی کے پاس بیٹھو تو زبان سنبھال کر بیٹھو اگر کسی اللہ والے کے پاس بیٹھو تو اپنے دل کو سنبھال کر بیٹھو

Scanned with CamScanner

کیونکہ اللہ والے دل کا حال بھی جانتے ہیں۔

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمد کا

اسی اثناء میں حضرت نے اپنے پیر بھائی مولانا محمد یوسف سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔۔۔ کہ اس وقت دھوپ گرمی اور گرد وغبار سے احباب کو تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ مولانا نے عرض کیا۔۔۔ حضور یہ بات تو درست ہے۔۔۔ آپ نے تبسم فرمایا۔۔۔ اور چند قدم چل کر کھڑے ہو کر خاموشی سے آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو شرف قبولیت عطا کیا۔ آپ ابھی دعا سے فارغ نہ ہوئے تھے۔۔۔ کہ آپ کے ساتھی احباب کے سروں پر بارش کے قطرات برسنے لگے۔۔۔ اور صرف اتنی بارش ہوئی کہ کیچڑ نہ ہوا لیکن اتنا ہوا کہ ساتھیوں کی پیاس بجھ گئی گلیوں میں جو گرد وغبار اڑ رہا تھا۔۔۔ وہ ختم ہو گیا۔۔۔ اور فوراً ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں۔ [زبدۃ المقامات، ص ۳۷۵]

کوتوال کا انجام

ایک دفعہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک تاجر کا مال چوری ہو گیا۔۔۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز نوجوان پر ہی تاجر نے چوری کا الزام لگا دیا۔۔۔ اور وہ نوجوان پریشانی کے مارے بھاگ گیا۔۔۔ کوتوال نے حضرت صاحب کو طلب کر لیا۔۔۔ آپ ایک خادم کو ساتھ لے کر کوتوال کے ہاں چلے گئے۔۔۔ اور کوتوال آپ سے بڑی سختی سے پیش آیا۔۔۔ مگر شیخ جی رحمۃ اللہ علیہ بڑی محبت سے نرمی سے اُس کی باتوں کا جواب دیتے

رہے۔ اور دیکھتے ہی اسی وقت حضرت مولانا محمد طاہر بدخشی بھی کوتوال کے پاس آ گئے۔۔۔ انہوں نے کوتوال کو بتایا کہ تجھے معلوم نہیں کہ یہ کون ہیں۔۔۔ ارے تجھ کو معلوم نہیں کہ تو نے کس کو تھانہ میں بلایا ہے۔۔۔ تجھ کو کچھ خیال کرنا چاہئے یہ اللہ کے ولی کامل ہیں ان کی بے ادبی مت کر۔۔۔ مولانا کو حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرما دیا آپ نے فرمایا کہ مولانا آپ خاموش ہو جائیں اس کو اپنی مرضی کرنے دیں۔۔۔ بالآخر کوتوال نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رخصت کر دیا۔

اور پھر دیکھنے والوں نے وہ منظر دیکھا کہ جس کوتوال نے آپ کی بے ادبی کی اُس کو یہ سزا ملی کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد کوتوال کی کسی سے لڑائی ہوئی اور لڑائی جھگڑا اس نوبت تک پہنچ گیا کہ کوتوال لڑتا لڑتا اپنے صاحبزادوں، رشتہ داروں اور غنڈوں کے ہمراہ بالاخانہ پر چڑھ گیا جو کہ بارود سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ اور دوسرے فریق نے بارود کو آگ لگا دی کوتوال اور اس کے ساتھی آگ میں جھلس گئے لوگوں نے دیکھا۔۔۔ کہ اللہ کے ولی کا بے ادب ایسے مرا کہ کوئی اس کی لاش کی شناخت بھی نہ کر سکا۔ [زبدۃ المقامات، ص ۳۵۸]

مٹی کا پیالہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔۔۔ آپ نے دیکھا کہ ایک مٹی کا پیالہ نجاست سے بھرا ہوا ہے۔۔۔ آپ نے اسے غور سے دیکھا تو اس پر اللہ کا نام لکھا ہوا تھا۔۔۔ آپ نے اس پیالہ کو اٹھایا۔۔۔ اور پانی کا اہتمام کیا اور اُس

Scanned with CamScanner

پیالے کو اپنے ہاتھوں سے دھویا اور صاف ستھرا کر ڈالا۔۔۔اور پھر اس کو ایک صاف کپڑے میں بند کر کے رکھ دیا۔۔۔آپ کو من جانب اللہ تعالیٰ یہ ندا آئی کہ اے میرے بندے شیخ احمد سرہندی (رحمۃ اللہ علیہ) جس طرح تو نے میرے نام کو بڑا جان کر عزت دی اسی طرح ہم نے تمہارے نام کو دنیا و آخرت میں عزت دے دی۔

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میں سو برس بھی عبادت و ریاضت کرتا رہتا تو اتنی اللہ کی رحمت و برکت مجھ پر نہ ہوتی جتنی رحمت برکت اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے مجھے عطا فرما دی۔ [مقامات امام ربانی، ص ۷۳]

آپ کی اجمیر حاضری

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی اس موقع پر مزار کے خادم نے آپ کو مزار شریف کی ایک چادر بطور تبرک دے دی اور آپ سے کہنے لگا حضرت جی آپ سے زیادہ اس چادر کا حقدار کون ہو سکتا ہے۔۔۔آپ نے وہ چادر اپنے خادم کو سنبھال کر رکھنے کو کہا اور فرمایا کہ یہ خواجہ معین الدین کے مزار کا تحفہ ہے۔۔۔اس سے اچھا میرے لئے اور کیا تحفہ ہو سکتا ہے۔۔۔اس چادر کو تم میرے کفن کے لئے سنبھال لو یہ اُس وقت کام آئے گی جب میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں گا۔

وصال مبارک

ماہ ذوالحجہ کے وسط میں آپ پر بیماری کا غلبہ ہو گیا۔۔۔حکیموں کے

کہنے کے مطابق آپ کو زیادہ تر سانس لینے میں تنگی ہوا کرتی تھی۔۔۔اور اس مرض میں آپ پر اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شوق غالب تھا۔۔۔ اور آپ کی آنکھیں پرنم تھیں اور مسلسل یہ دعا کہتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔۔۔اور فرماتے تھے۔۔۔کہ اگر طبیب یہ کہہ دے کہ تمہارا مرض لاعلاج ہے۔۔۔تو میں بطور شکر یہ فقیروں میں پیسے تقسیم کروں گا۔

بالآخر آپ کی حیات ظاہرہ کے آخری ایام آ گئے اور ۲۹ صفر کو آپ کو سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا۔۔۔ آخری رات کے آخری حصے میں آپ نے کھڑے ہو کر نماز تہجد ادا کی۔۔۔وصال سے قبل آپ پر غشی طاری ہو گئی۔۔۔ اور آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے کفن دفن میں سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا خاص خیال رکھا جائے۔۔۔اور یہ وصیت کی کہ میری قبر گمنام جگہ پر بنانا۔۔۔حضرت شیخ محمد سعید نے حضرت کا سانس تیز چلتا ہوا دیکھا۔۔۔تو عرض کی آپ کا حال کیسا ہے؟۔۔۔فرماتے ہیں کہ میں ٹھیک ہوں دو رکعت نماز جو ہم نے پڑھ لی ہے وہ ان شاء اللہ کافی ہے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر اللہ کے نام کا ورد جاری ہوا اور آپ نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ [زبدۃ المقامات، ص ۳۹۲]

اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ مجھے اور آپ کو اولیاء اللہ کے نقش قدم پر چلنا نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔

Scanned with CamScanner

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً ٥ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ ٥ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ ٥

امام تم سا نہ کوئی دیکھا امام اعظم ابوحنیفہ
جہاں میں ہے تمہارا چرچا امام اعظم ابوحنیفہ
ہے آج بھی تم سے فقہ زندہ امام اعظم ابوحنیفہ
اصل میں تم ہو اس کے مسیحا امام اعظم ابوحنیفہ
اصول فقہ بنانے والے رموزِ قرآن پانے والے
ہیں آپ ہر علم و فن میں یکتا امام اعظم ابوحنیفہ

کریم کا ہے کرم نرالا تمہیں عطا کی ہے فقہ اکبر
رواں ہے جگ میں تمہارا سکہ امام اعظم ابوحنیفہ
تمہیں تو اختر کے پیشوا ہو تم اس کی کشتی کے ناخدا ہو
مدون شرعِ شاہِ والا امام اعظم ابوحنیفہ

معزز سامعین حضرات! بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیوں! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کے گیارھویں پارہ کے چوتھے رکوع کی آیۂ مقدسہ تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے سب سے پہلے اس آیت کا لفظی ترجمہ پھر مختصر تشریح اور اس کے ضمن میں رئیس الفقہاء امام المحدثین عابدوں کے رہنما، زاہدوں کے قافلہ سالار، صوفیوں کے پیشوا، حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کئے جائیں گے اللہ رب العزت کے حضور دعا ہے کہ اللہ رب العالمین ہمیں قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا	”اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا
كَآفَّةً لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ٥ فَلَوْلَا	کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ	کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک
لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ.	جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل
[پ۱۱، ع۴]	کریں۔“

خالق کائنات اللہ رب العزت نے ہمیں اس لئے پیدا فرمایا کہ ہم اس کی عبادت کریں اس کے احکامات پر عمل کریں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں، حج کریں، زکوٰۃ دیں، صدقات دیں، خیرات کریں، الغرض اپنی تمام زندگی

Scanned with CamScanner

شریعت مطہرہ کے مطابق بسر کریں تو یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب ہم اُن کے تمام احکام اور اُن کے مسائل کو جانتے ہوں اگر ہم سب ان احکام و مسائل کو جاننا شروع کر دیں تو ہماری ساری زندگی اسی میں ختم ہو جائے گی اس لیے سب مسلمان یہ کام نہیں کر سکتے۔ ارشاد ربانی ہے۔

وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً٥ ''اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں۔''

یعنی اگر سب مسلمان اسی کام میں لگ گئے تو باقی کام کون کرے گا۔

اس کا حل قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا کہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے جو علم فقہ حاصل کرے، قرآن و حدیث پڑھے۔ اور اس سے مسائل اخذ کرے، اس کے بعد واپس آ کر اپنی قوم کو سیدھے راستے پر چلائے، انہیں نماز، روزے کا درس دے، دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کرے۔

فقیہ

حضراتِ محترم دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت، یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہ بہت بڑا منصب ہے یہ اسی کو ملتا ہے جس پر اللہ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم مہربان ہوں۔ نبی کریم رؤف رحیم صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. ''اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے یعنی فقیہ بنا دیتا ہے۔''

فقیہ ہونا یہ اللہ رب العزت کا بہت بڑا انعام ہے نبی اکرم نے خود اپنے

غلام سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. [مشکوۃ] ''اے اللہ! ابن عباس کو دین میں فقیہ بنا دے۔''

مجلسِ فقہ

سامعین کرام سب علوم عظمت والے ہیں لیکن سب سے افضل علم فقہ کا ہے۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک دن اپنی مسجد میں تشریف لائے تو وہاں دو مجلسیں لگی ہوئی تھیں آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: دونوں نیکی پر ہیں۔ ایک (مجلس) دوسری پر افضل ہے جو مجلس دعا۔ اور ذکر میں مشغول ہے یہ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور اس کی رحمت میں رغبت کرتے ہیں اگر اللہ رب العزت چاہے تو ان کو عطا کر دے چاہے تو محروم کر دے۔

وَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَ يُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَ اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ. [مشکوۃ، ص ۳۶] ''مگر یہ دوسری جماعت والے جو فقہ اور علم حاصل کرنے میں مشغول ہیں اور جاہلوں کو تعلیم دے رہے ہیں یہ افضل ہیں اور میں بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر آپ اسی جماعت میں بیٹھ گئے۔''

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَاَنْ اَجْلِسَ سَاعَةً فَاَفْقَهُ اَحَبُّ ''میرے نزدیک ایک گھڑی بیٹھ کر علم

Scanned with CamScanner

اِلَیَّ مِنْ اُحْیِیَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ۔ [حدیقۃ الندیہ، ص ۳۶۵ ـ اقوال صحیحہ، ص ۳۶]

فقہ حاصل کرنا لیلۃ القدر میں شب بیداری سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔"

عظمتِ فقیہ

حضور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

فَقِیْہٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ وَّلِکُلِّ شَیْءٍ عِمَادٌ وَ عِمَادُ الدِّیْنِ اَلْفِقْہُ۔

"ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہوتا ہے اور ہر شے کے لئے ستون ہوتا ہے اور دین کا ستون فقہ ہے۔"

ان ارشاداتِ نبویہ سے معلوم ہوا کہ فقیہ عابد سے افضل ہے۔ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے بھی زیادہ بھاری ہے اگر ایک عام فقیہ کی یہ عظمت ہے تو پھر فقہ کے امام، امام اعظم ابوحنیفہ کی کیا شان ہوگی۔ جنہوں نے قرآن و حدیث سے مسائل نکال کر علم فقہ کو عظمت بخشی۔

سراجِ اُمت

کون امام اعظم جن کے متعلق مخبرِ صادق سید الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بشارت دی کہ:

لَوْ کَانَ الْعِلْمُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ۔ [مشکوۃ، ص ۳۴]

"اگر علم ثریا (یعنی سب سے بلند ترین ستارے) کے پاس بھی پہنچ گیا تو اہل فارس سے ایک مرد اس کو حاصل کرلے گا۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا:

یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ اِسْمُہٗ اَلنُّعْمَانُ ابْنُ الثَّابِتِ وَ کُنْیَتُہٗ اَبُوْحَنِیْفَةَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ۔ [جامع المسانید، ص ۱۵]

"میری امت میں ایک ایسا آدمی پیدا ہوگا جس کا نام نعمان بن ثابت اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔ وہ میری امت کا چراغ ہے۔ وہ میری امت کا چراغ ہے۔ وہ میری امت کا چراغ ہے۔"

مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری کی بیاض میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

اِنَّ اٰدَمَ اِفْتَخَرَ بِیْ وَ اَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اِسْمُہٗ اَلنُّعْمَانُ وَ کُنْیَتُہٗ اَبُوْحَنِیْفَةَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ۔

"بے شک آدم علیہ السلام مجھ پر فخر کرتے ہیں اور میں اپنی امت کے ایک شخص پر فخر کرتا ہوں جس کا نام نعمان اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہے وہ میری امت کا چراغ ہے۔"

سامعین کرام! یہ احادیث سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ کے فضائل و مناقب کا عظیم باب ہیں اور آپ کو یہ طرہ امتیاز حاصل ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے آپ کے علم کی عظمت بیان فرمائی ان حدیثوں میں حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے علم غیب کا بھی اظہار ہے اور سرکار امام اعظم کی عظمت کا اعلان بھی۔

شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

بوحنیفہ بد امام باصفا
آن سراج اُمتانِ مصطفےٰ

سراج امت و مشکوۃ ملت، مشعل قدرت
بر چرخِ فقاہت حضرت نعمان بن ثابت
رسول دوسرا نے جن کی آمد کی بشارت دی
وہی آقائے نعمت حضرت نعمان بن ثابت

تعارف

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نعمان بن ثابت اور لقب امام اعظم، اور کنیت ابوحنیفہ تھی۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حنیفہ آپ کی بیٹی کا نام تھا تو یہ غلط ہے آپ کی کنیت وصفی ہے۔ یعنی اَبُوْ الْمِلَّۃِ الْحَنِیْفَۃِ آپ نے یہ کنیت اس لئے پسند فرمائی کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

فَاتَّبِعُوْا مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفاً۔ ''ابراہیم حنیف کی ملت کی اتباع کرو۔'' [آل عمران:۹۵]

بعض علماء نے لکھا ہے کہ حنیفہ عراق کی زبان میں دوات کو کہتے ہیں چونکہ آپ کے پاس اکثر دوات ہوا کرتی تھی۔ اس نسبت سے آپ کی کنیت ابوحنیفہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی کنیت کو اتنی شہرت بخشی کے آپ کے نام نعمان پر غالب آ گئی۔ اور آپ کا لقب امام اعظم اس قدر مقبول و مشہور ہوا کہ یہ کنیت پر بھی غالب آ گیا آج ہر عام و خاص آپ کو امام اعظم کے نام سے جانتا اور پہچانتا ہے۔

ولادت

آپ کی ولادت ۸۰ھ کو کوفہ شہر میں ہوئی، کوفہ کو اس دور میں بڑی اہمیت حاصل تھی۔ کوفہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں معرضِ وجود میں آیا اور آپ کے حکم سے اس کی تعمیر ہوئی۔ سرکاری حکم سے سیدنا عبداللہ ابن مسعود کو یہاں مقرر کیا گیا آپ نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت تک کوفہ میں دین متین کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دیا۔

آپ کی محنت و کوشش سے اس شہر میں چار ہزار علماء و محدثین پیدا ہوئے۔ کوفہ کی علمی قدر و منزلت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس شہر میں پندرہ سو صحابہ کا قیام رہا۔ جن میں سے ستر صحابہ بدری تھے۔ ان کے علاوہ سیدنا علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسکن بھی یہیں تھا۔ قاضی شُریح یہاں کے مشہور قاضی تھے۔ جن کے متعلق سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے۔ شریح اٹھو۔ فیصلہ کرو۔ اس لئے کہ تم عرب کے سب سے بڑے قاضی ہو۔

کوفہ میں صحابہ تابعین علماء محدثین اور فقہا کثیر تعداد میں ہوئے۔ یہ کوفہ کی مختصر علمی اور تاریخی داستان ہے حدیث اور رِجال کی کتابوں میں اکثر راوی کوفہ کے ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں متعدد بار احادیث حاصل کرنے کے لئے کوفہ گیا ہوں۔

حضراتِ محترم صحابہ کے شہر مرکز علم و فن کوفہ میں حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔

Scanned with CamScanner

تابعی ہونے کا شرف

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے:

طُوبٰی لِمَنْ رَّاٰنِیْ وَلِمَنْ مَنْ رَّاٰنِیْ

"مبارک ہو اس آدمی کو جس نے مجھے دیکھا اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔"

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ جیسے آپ کی زیارت سے مشرف ہونے والا صحابیت سے مشرف ہو کر عظمت و شان والا ہو جاتا ہے اسی طرح صحابی کی زیارت کرنے والا بھی سعادت مند ہو جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے۔

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ. [مشکوۃ، ص ۵۵۳]

"سارے زمانوں سے اچھا میرا زمانہ ہے اور پھر اس سے متصل اور پھر اس سے متصل اور پھر اس سے متصل۔"

حضرات محترم صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بعد تابعین کا مقام ہے سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم شخصیت ہیں جنہیں شرف تابعیت حاصل ہوا۔ آپ نے متعدد صحابہ کرام کی زیارت کی اور ان کے فیضان سے فیض یاب ہوئے اس باب میں اختلاف ہے کہ کتنے صحابہ کرام کی زیارت کی آپ کی تابعیت پر سب اہل علم متفق ہیں علامہ ابن حجر مکی علیہ رحمۃ نے شرح مشکوۃ میں لکھا ہے۔

اَدْرَکَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ ثَمَانِیَةً مِنَ الصَّحَابَةِ.

"امام اعظم نے آٹھ صحابہ کرام سے ملاقات کی۔"

تحصیل علم

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آبائی پیشہ تجارت تھا۔ آپ نے اسے اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ آپ نے علم دین کے حصول اور اس کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ اپنے تجارتی مشاغل کو بھی جاری رکھا۔ آپ نے کبھی کسی امیر یا بادشاہ سے دنیاوی مال کی طلب نہ کی۔ بلکہ خوب غرباء، مساکین اور متعلمین دین متین کی خدمت و اعانت فرماتے۔ آپ کپڑے کی تجارت فرماتے تھے ہزاروں لاکھوں کا کاروبار تھا۔ عراق، شام، ایران اور عرب ممالک سے آپ کا لین دین تھا۔ تجارت میں آپ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نمونہ تھے۔

کاروبار کی وجہ سے آپ کا اکثر بازار آنا جانا ہوتا تھا ایک روز آپ کی ملاقات حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی تو انہوں نے پوچھا صاحبزادے تمہاری مصروفیت کیا ہے؟ تو امام اعظم نے عرض کیا جناب کاروبار کرتا ہوں جس کی وجہ سے بازار آنا جانا رہتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کیا تم علماء کی خدمت میں حاضر ہوتے ہو؟ تو آپ نے عرض کیا بہت کم حاضری ہوتی ہے۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو علم کی طرف راغب کیا جس کے متعلق امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فَوَقَعَ فِیْ قَلْبِیْ مِنْ قَوْلِهٖ فَتَرَکْتُ الْاِخْتِلَافَ اِلَی السُّوْقِ

"امام شعبی کی بات میرے دل میں بیٹھ گئی اور میں نے بازار کی آمد ورفت

Scanned with CamScanner

وَاَخَذْتُ فِی الْعِلْمِ۔ [موفق،ص۵۹] چھوڑ کر علم حاصل کرنا شروع کر دیا۔"

اور پھر آپ نے اٹھارہ سال مسلسل علم حاصل کیا۔ آپ نے چار ہزار اساتذہ سے علم حاصل کیا، خصوصاً امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسبِ فیض کیا۔

ادب

آپ اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ ہر روز نماز کی ادائیگی کے بعد امام اعظم اپنے والدین اور اساتذہ کے لئے دعا کرتے تھے۔ ساری زندگی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے استاد۔ امام حماد کے مکان کی طرف کبھی پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھے استادِ گرامی جب درس گاہ میں تشریف لائے تو ان کا جوڑے سیدھے کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے استادِ گرامی کی خدمت نے آپ کو علم وفراست کے بلند درجہ پر فائز کر دیا کہ مشکل سے مشکل مسائل بھی آپ آسانی سے حل فرما دیا کرتے تھے۔

سید کا جنازہ

آپ کے زمانہ میں خاندانِ سادات میں سے ایک جوان کا انتقال ہو گیا۔ فرطِ محبت سے اس کی والدہ جنازے کے ساتھ چل پڑی۔ اسلامی شریعت کا حکم ہے کہ عورت جنازے کے ساتھ نہ جائے۔ سید کی والدہ کو بہت سمجھایا گیا کہ وہ جنازہ کے ساتھ نہ جائے مگر اس نے ضد کی اور قسم اٹھالی کہ وہ جنازہ پڑھے بغیر واپس نہ جائے گی۔ اس کے شوہر کو غصہ آیا کہنے لگا اگر تو یہاں سے واپس نہ گئی تو تجھے طلاق ہے۔

شہر کے بڑے بڑے علماء جنازے کے ساتھ تھے۔ جن میں امام سفیان ثوری، ابن ابی لیلی اور ابن شبرم اور امام اعظم بھی شریک تھے۔ سب لوگ پریشان تھے کہ اب کیا کیا جائے۔ کہ اگر عورت اپنی قسم پوری کرنے کے لئے جنازے کے ساتھ چلتی ہے تو طلاق پڑتی ہے۔ اور اگر جنازہ پڑھے بغیر واپس جائے تو قسم ٹوٹ جاتی ہے۔ جنازہ رکا ہوا ہے سب پریشان ہیں اب کیا کیا جائے۔ سب علماء خاموش ہیں کوئی حل نظر نہیں آ رہا کہ ان دونوں کا مسئلہ حل ہو جائے۔ بالآخر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا۔ تو آپ نے برجستہ فرمایا کہ میت کی والدہ کو بلایا جائے جب وہ حاضر ہوئی تو فرمایا تم اس مقام پر جنازہ پڑھ لو۔ جب وہ جنازہ پڑھ چکی تو فرمایا اب واپس ہو جاؤ۔ وہ واپس چلی گئی اور پھر جنازہ اٹھالیا گیا۔ اس طرح وہ قسم کے کفارے اور طلاق دونوں سے بچ گئی۔

امام تم سا نہ کوئی دیکھا امام اعظم ابوحنیفہ
جہاں میں ہے تمہارا چرچا امام اعظم ابوحنیفہ

رومی سے مناظرہ

شہرِ بغداد میں ایک رومی آیا اور اس نے خلیفہ سے تین سوال پوچھے۔ اور کہا کہ اگر آپ کی سلطنت میں کوئی عالم ہو تو اسے بلا لیجئے جو میرے سوالوں کا جواب دے۔ خلیفہ نے اعلان کرا دیا۔ سب علماء دین جمع ہو گئے۔ امام اعظم علیہ رحمۃ بھی تشریف لائے۔ رومی منبر پر بیٹھا اور اس نے سوال کیا۔

(۱) بتاؤ اللہ سے پہلے کون تھا؟

(۲) یہ بتاؤ کہ اللہ کا رخ کدھر ہے؟

Scanned with CamScanner

(۳) اور یہ بھی بتاؤ کہ اللہ اس وقت کیا کر رہا ہے؟

یہ تینوں سوال سن کر سب علماء خاموش ہو گئے۔ لیکن امام اعظم ابوحنیفہ آگے بڑھے اور فرمایا میں جواب دوں گا مگر شرط یہ ہے کہ تمہیں منبر سے اترنا ہو گا۔ چنانچہ وہ رومی منبر سے نیچے اترا۔ اور امام صاحب منبر کے اوپر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا پوچھو اب کیا پوچھتے ہو اس نے کہا اللہ سے پہلے کون تھا۔ آپ نے فرمایا گنتی سناؤ۔ اس نے ایک دو تین چار گننا شروع کر دیا۔ امام اعظم نے روکا اور فرمایا رومی صاحب ایک سے پہلے گنو۔ رومی نے کہا ایک سے پہلے کوئی گنتی نہیں ہے۔ تو امام صاحب نے فرمایا جس طرح ایک سے پہلے کوئی نہیں اسی طرح اللہ وحدہ لاشریک ہے اس سے پہلے بھی کوئی نہیں ہے اس نے دوسرا سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کا رخ کدھر ہے؟ تو آپ نے شمع روشن کی اور فرمایا اس شمع کا رخ کدھر ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کا رخ ہر طرف ہے۔ فرمایا اللہ کا رخ بھی ہر طرف ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیسرا سوال رومی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت کیا کر رہا ہے؟ فرمایا اللہ اس وقت یہ کام کر رہا ہے کہ اس نے تجھے منبر سے اتار دیا اور مجھے منبر پر بٹھا دیا ہے۔ یہ سن کر رومی شرمندہ ہو کر چل دیا۔

ہمارے آقا ہمارے مولیٰ امام اعظم ابوحنیفہ
ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امام اعظم ابوحنیفہ
تمہارے آگے تمام عالم، نہ کیوں کرے زانوئے ادب خم
کہ پیشوایانِ دین نے مانا امام اعظم ابوحنیفہ

حضراتِ محترم! امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے بڑے مشکل مسائل کا حل ایسی آسان زبان میں فرمایا کرتے تھے کہ ہر عام وخاص اس کو تسلیم

کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

رافضی سے مناظرہ

کوفہ میں ایک رافضی تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (معاذ اللہ) کافر اور یہودی کہا کرتا تھا امام صاحب کو جب معلوم ہوا تو آپ اس کے پاس چلے گئے اور فرمایا بھائی تجھے اپنی بیٹی کے لئے ایک اچھے نوجوان کی تلاش تھی تو میں تیری بیٹی کے لئے ایک آدمی کا رشتہ لایا ہوں جو حافظ قرآن ہے، ساری رات نماز میں تلاوت قرآن کرتا ہے۔ خدا کے خوف سے بہت زیادہ روتا ہے اس رافضی نے کہا اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ آپ جیسے متقی میری بیٹی کے لئے رشتہ لائیں اور لڑکا بھی ایسا کہ حافظ قرآن ہے عابد ہے، زاہد ہے، متقی پرہیز گار ہے امام اعظم نے فرمایا اس لڑکے میں ساری خوبیاں تو موجود ہیں لیکن صرف اتنی بات ہے کہ وہ یہودی ہے۔ رافضی ناراض ہو کر کہنے لگا کہ اے امام اعظم کیا میں اپنی لڑکی کا نکاح یہودی سے کر دوں تو آپ نے فرمایا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہودی کہتے ہو کیا نبی کریم نے اپنی دو بیٹیاں یہودی کے نکاح میں دے دی تھیں۔ یہ سن کر رافضی نے کچھ غور وخوض کرنے کے بعد توبہ کی اور اپنے اس عقیدہ سے باز آ گیا۔

مسئلہ فاتحہ خلف الامام

ایک دفعہ مدینہ منورہ سے چند آدمی آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم مسئلہ قرأت خلف الامام (یعنی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کے پڑھنے) پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں امام صاحب نے فرمایا کہ تم سب سے ایک ساتھ مناظرہ کیسے ہو سکتا

Scanned with CamScanner

ہے تم اپنے میں سے سب سے زیادہ عالم کو منتخب کرلو۔ انہوں نے ایک آدمی کو منتخب کرلیا آپ نے فرمایا یہ شخص تم سب سے زیادہ عالم ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر یہ شخص ہار گیا تو تمہاری ہار ہوگی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ امام صاحب نے کہا مناظرہ تو ختم ہوگیا ہے کیونکہ نماز میں بھی تو ایسے ہی کرتے ہیں کہ اپنے میں سب سے بڑے عالم اور متقی کو امام بناتے ہیں پھر اس کی قرأت ہماری قرأت ہوتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْإِمَامِ قِرَأَةٌ لَهُ. [موفق، ص۱۷۸]
”جس کا امام موجود ہو تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہوتی ہے۔“

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصول تھا کہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا۔ تو پہلے قرآن سے استدلال کرتے۔ پھر احادیث کی طرف متوجہ ہوتے۔ پھر اس کے بعد اقوالِ صحابہ کی اتباع کرتے۔ پھر بھی اگر مسئلہ کا حل نہ نکلتا تو پھر اجتہاد کرتے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ

اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ قَوْلِ الصَّحَابَةِ وَ نُقِلَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ. [تفسیر مظہری]
”حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمان صحابہ کے مقابلہ میں میرے قول کو چھوڑ دو۔ اور فرمایا جب صحیح حدیث آ جائے تو وہی میرا مذہب ہوگا۔“

حضرات محترم بعض حضرات امام اعظم کے اس قول کو بڑے زور وشور سے بیان کرتے ہیں کہ امام اعظم نے فرمایا کہ میری تقلید چھوڑ دو قرآن وحدیث پر عمل کرو، تو میں کہتا ہوں آپ امام اعظم کی بات پر غور کریں کہ وہ کیا فرما رہے

ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر میرا قول قرآن وحدیث اور اجماع صحابہ کے خلاف ہو تو چھوڑ دو۔ ارے پہلے یہ ثابت کرو کہ فلاں قول امام اعظم کا قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ اگر تم امام اعظم کی کوئی بات قرآن وحدیث کے خلاف دکھا دو تو ہم اس بات کو چھوڑ کر قرآن وحدیث پر عمل کریں گے۔ بلکہ اس سے فقہ امام اعظم کا قرآن وحدیث کے مطابق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یعنی وہ اپنی رائے کو ترجیح نہیں دیتے بلکہ قرآن وحدیث کو اپنا مذہب قرار دیتے ہیں۔

امام اوزاعی اور مسئلہ رفع یدین

سامعین محترم ۱۳۰ھ میں امام اعظم ابوحنیفہ حاضری کے لئے مکہ مکرمہ پہنچے تو وہاں کے ایک بہت بڑے عالم دین جن کا نام اوزاعی تھا یہ امام اعظم کے متعلق اچھا خیال نہ رکھتے تھے جب ان کی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو دونوں اماموں کے درمیان مسئلہ رفع یدین پر مناظرہ شروع ہوگیا۔

امام اوزاعی: نے امام اعظم سے پوچھا کہ آپ رکوع میں جاتے وقت اور اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے حالانکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام نماز میں رفع یدین فرماتے تھے۔

امام اعظم: نے فرمایا کون سی روایت میں ہے۔

امام اوزاعی: نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا اور زہری نے بروایت سالم اور سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام رفع یدین کرتے تھے۔

امام اعظم نے ان سے فرمایا مجھ سے امام حماد نے بروایت ابراہیم نخعی انہوں نے علقمہ و اسود سے انہوں نے ابن مسعود سے اور انہوں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نقل فرمایا ہے کہ حضور علیہ السلام افتتاحِ نماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

امام اوزاعی نے کہا کہ میں زہری عن سالم عن ابیہ سے روایت کر رہا ہوں اور آپ فرما رہے ہیں۔ حَدَّثَنِیْ حَمَّادٌ [الخ] ''بھلا ان کا کوئی مقابلہ بھی ہے۔؟''

امام اعظم نے فرمایا امام حماد، زہری سے زیادہ فقیہ ہے اور ابراہیم سالم سے زیادہ افقہ تھے۔ اور علقمہ ابن عمر سے فقہ میں کم نہیں تھے اگرچہ ابن عمر کو صحبت کی فضیلت حاصل ہے اور عبداللہ ابن مسعود بہرحال عبداللہ ابن مسعود ہیں۔

امام اوزاعی نے حضرت امام اعظم کی جب یہ گفتگو سنی تو کوئی جواب نہ آیا بلکہ خاموش ہو گئے۔ اور امام اعظم کی فقاہت و ذہانت کو تسلیم کیا۔

کریم کا ہے کرم نرالا تمہیں عطا کی ہے فقہ اکبر۔
رواں ہے جگ میں تمہارا سکہ امام اعظم ابوحنیفہ

حضراتِ محترم امام اعظم ابوحنیفہ ایک فقیہ ہی نہیں بلکہ آپ بڑے عابد، زاہد، خدا ترس، متقی، پرہیزگار، سلیم الطبع، بلند اخلاق، منکسر المزاج، ملنسار، بردبار، کم گفتار اور عالمِ باعمل تھے۔

ذوقِ عبادت

☆ آپ کی سیرتِ مبارکہ میں ہے کہ آپ نے چالیس سال عشاء کے وضو

سے فجر کی نماز ادا فرمائی۔ [خیرات الحسان]

☆ آپ نے تیس سال مسلسل روزے رکھے رمضان المبارک کو اکسٹھ مرتبہ مکمل قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے۔ ایک قرآن پاک دن کو ایک رات کو اور ایک نماز تراویح میں تلاوت فرماتے۔

حج

پچپن مرتبہ حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور جب آخری مرتبہ حج کے لئے گئے تو خدام کعبہ معظمہ کو اپنا نصف مال دے دیا اور کہا کہ مجھے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے کی اجازت دی جائے انہوں نے اجازت دے دی تو آپ نے وہاں نصف قرآن ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر اور دوسرا نصف قرآن دوسرے پاؤں پر کھڑے ہو کر تلاوت کیا۔ اور اس کے بعد عرض کی مولا جو تیری عبادت کا حق تھا مجھ سے ادا نہ ہوا۔ یا اللہ میری عبادت کو قبول و منظور فرمالے۔ بیت اللہ کے کونے سے آواز آئی۔ اے ابوحنیفہ ہم نے تیری عبادت کو قبول فرمالیا اور تجھے بخش دیا اور اس کو بھی بخش دیں گے جو تیرے مذہب (حنفی) پر قیامت تک ہوگا۔ [الخیرات الحسان، ص ۸۴]

دیدارِ الٰہی

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں متبع سنت عارف کامل امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ننانوے مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا یہ یاد رہے کہ سر کی آنکھوں سے نہیں کیا اس لئے کہ انسان فانی ہے اس کی آنکھ بھی فانی ہے اور اللہ کی ذات باقی ہے ہم فانی آنکھ سے اس باقی ذات کو نہیں دیکھ سکتے۔ جنہوں نے دنیا میں

Scanned with CamScanner

اللہ کا دیدار کیا ہے۔ انہوں نے دل کی آنکھوں سے کیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انسان کو اللہ نے چار آنکھیں عطا فرمائی ہیں ۔ دو سر میں اور دو دل میں ۔ اللہ کے مقبول و محبوب بندے دنیا میں دل کی آنکھوں سے اللہ کا دیدار کر لیتے ہیں حضرت بایزید بسطامی نے سو مرتبہ اللہ کا دیدار کیا۔ اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھتا ہوں جب نماز میں سجدہ کرتا ہوں تو اتنی دیر سر نہیں اٹھاتا جب تک اپنے رب کو نہ دیکھ لوں۔ [تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۱۰۵]

حضرات محترم! امام صاحب کے دور میں آپ سے بڑھ کر نہ کوئی عالم تھا۔۔۔نہ کوئی صابر۔۔۔نہ کوئی زاہد تھا۔۔۔نہ کوئی عابد۔۔۔نہ کوئی متقی تھا ۔۔۔نہ کوئی عارف۔۔۔ ہر وقت آخرت کی طلب اور نجات کی فکر میں مشغول رہتے۔ آپ دن میں صائم اور شب میں قائم رہتے تھے۔

عظمتِ قیام

حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساری ساری رات کھڑے ہو کر رب العزت کی عبادت کرتے آپ کا ایک ہمسایہ تھا اور اس کی ایک بیٹی تھی وہ لڑکی رات کو جب کبھی باہر نکلتی تو آپ کو قیام نوافل میں دیکھ کر سمجھتی کہ شاید کہ درخت (ستون) کھڑا ہے جب آپ کا وصال ہوا تو اس لڑکی نے اپنے باپ سے پوچھا۔ کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں ایک درخت تھا وہ کہاں گیا؟ باپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے فرمایا بیٹی وہ کوئی درخت نہ تھا بلکہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو رات کو کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے

اب ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ حضرات محترم امام اعظم زہد و تقویٰ کے اس مقام پر فائز تھے کہ جسے کوئی دوسرا حاصل نہیں کر سکتا۔ آپ حرام حلال سے ڈرتے تھے اور صرف شبہ کی وجہ سے بہت سی حلال چیزوں کو بھی ترک فرما دیتے تھے۔

بکری کا گوشت

ایک دفعہ کوفہ کی بکریوں میں چھینی ہوئی ایک بکری شامل ہو گئی۔ آپ کو جب علم ہوا کہ کوفہ میں ایک بکری ایسی ہے جو ناجائز ہے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ بکری کی زیادہ سے زیادہ عمر کتنی ہوتی ہے لوگوں نے بتایا کہ زیادہ سے زیادہ سات سال ہوتی ہے تو امام صاحب نے سات سال تک بکری کا گوشت نہ کھایا۔ [الخیرات الحسان]

نقص

ایک مرتبہ آپ نے کچھ سامان تجارت بیچنے کے لئے حفص بن عبدالرحمٰن کو بھیجا اور ایک تھان کے بارے میں بتایا کہ اس تھان میں یہ نقص ہے جب اسے بیچنا تو گاہک کو پہلے یہ عیب بتا دینا۔ لیکن ہوا یہ کہ انہوں نے اسے بیچا تو گاہک کو بتانا بھول گئے امام صاحب کو جب رقم دینے آیا تو آپ نے فرمایا کہ اس تھان کے بارے میں گاہک کو بتا دیا تھا کہ وہ نقص دار ہے انہوں نے عرض کیا۔ حضور مجھے یاد نہ رہا۔ فرمایا اس کا پتہ معلوم ہے عرض کی حضور پتہ بھی معلوم نہیں آپ نے شبہ کے باعث اُس تمام مال تجارت کی رقم صدقہ کر دی جو تقریباً تیس ہزار درہم تھی۔

Scanned with CamScanner

تقویٰ

امام اعظم کے پاس ایک عورت کپڑا لائی اور عرض کرنے لگی کہ میں نے کپڑا بیچنا ہے فرمایا کیا قیمت لے گی۔عرض کی آپ سو درہم دے دیں۔فرمایا یہ کپڑا سو درہم سے زیادہ قیمتی ہے۔اس نے عرض کیا حضور اگر میں نے کم قیمت مانگی ہے تو اس طرح کریں آپ دو سو درہم دے دیں۔فرمایا یہ بھی کم ہے۔عرض کی تین سو دے دیں۔فرمایا یہ بھی کم ہے۔عرض کرنے لگی حضور آپ چار سو درہم عطا فرمادیں۔فرمایا بی بی یہ بھی تھوڑے ہیں۔عرض کیا حضور کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں۔فرمایا میں تم سے مذاق نہیں کر رہا جاؤ کسی مرد کو بلاؤ جب وہ مرد کو لائی تو آپ نے وہ کپڑا پانچ سو درہم میں خریدا۔

سود سے اجتناب

ایک آدمی آپ کا مقروض تھا۔اسی محلہ میں ایک شخص کی وفات ہوگئی۔آپ جب وہاں پہنچے شدت کی گرمی تھی۔سورج کی تپش اپنے زوروں پر تھی۔اور وہاں اس مقروض کی دیوار کے علاوہ کوئی سایہ بھی نہ تھا۔آپ دھوپ میں کھڑے رہے۔دوستوں نے عرض کیا حضور دیوار کے سایے میں آجایئے۔آپ نے فرمایا اس مکان کے مالک پر میرا قرض ہے۔اور میں اس کی دیوار سے بھی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے۔

كُلُّ قَرْضٍ جَرِبَهُ النَّفْعُ فَهُوَ رِبٰی "ہر وہ قرض جس سے نفع حاصل ہو وہ سود ہے۔"

اگر میں اس کی دیوار سے نفع حاصل کروں تو سود کا وہم ہوسکتا ہے اس لئے اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔

حضرات محترم امام اعظم ابوحنیفہ ایسی بے مثال شخصیت ہیں کہ انہیں جس میدان میں بھی دیکھا جائے آپ اپنے دور میں بے مثل، بے مثال نظر آتے ہیں۔امام اعظم ایسی شخصیت ہیں کہ انہیں،

زہد تقویٰ میں دیکھو تو بے مثال
امانت و دیانت میں دیکھو تو بے مثال
عقل و فراست میں دیکھو تو بے مثال
علم و عمل میں دیکھو تو بے مثال
آداب و حکمت میں دیکھو تو بے مثال
کرم و حلم میں دیکھو تو بے مثال
فصاحت و بلاغت میں دیکھو تو بے مثال
درس و تدریس میں دیکھو تو بے مثال
فقہ و حدیث میں دیکھو تو بے مثال
قول و فعل میں دیکھو تو بے مثال
تحمل بردباری میں دیکھو تو بے مثال
جود و سخا میں دیکھو تو بے مثال

غرضیکہ آپ کو جس میدان میں بھی دیکھا جائے آپ اپنے دور میں بے مثل و بے مثال نظر آتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

شہادت

آپ کے دل میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی سچی محبت تھی آپ اس محبت کی وجہ سے نبی پاک علیہ السلام کی آل اولاد کے ساتھ بے حد محبت ومودت رکھتے تھے۔ آپ کے دور میں ایسی حکومت قائم تھی جو آل رسول پر ظلم کرتی تھی آپ نے اس حکومت کی ڈٹ کر مخالفت کی جس کی بناء پر حکومت نے آپ کو عہدہ قضا پیش کیا آپ نے عہدے سے انکار فرما دیا تو انہوں نے آپ کو قید کر لیا بہت کوشش کی کہ آپ ملک کے قاضی (یعنی فیصلے کرنے والے) بن جائیں آپ نے مسلسل انکار کیا کیونکہ آپ ایسی حکومت کا ساتھ نہیں دینا چاہتے تھے جو نبی پاک علیہ السلام کی آل کے ساتھ بغض رکھے، عداوت رکھے۔ بالآخران ظالموں نے ۱۵۰ھ کو دھوکے سے آپ کو زہر کا پیالہ دیا۔ جس وقت آپ کو علم ہوا تو آپ نے اپنے مالک حقیقی کو آخری سجدہ کیا اور جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ آپ کی شہادت کی خبر سنتے ہی سارے شہر میں کہرام برپا ہو گیا۔ آپ کو چھ دفعہ غسل دیا گیا پھر آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور پہلی دفعہ تقریباً پچاس ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔ چھٹی دفعہ آپ کے بیٹے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو خیزران کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

حضرات محترم! امام اعظم ابوحنیفہ کی تمام زندگی ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے آپ نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کے لئے وقف کر دی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ہمیں ان کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین ثم آمین۔

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ.

سُلطانِ باہو رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِیْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ○

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ مرشد لائی ہو
نفی اثبات دا پانی ملیا ہر رگے ہر جائی ہو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلن تے آئی ہو
جیوے مرشد کامل باہو جیں ایہہ بوٹی لائی ہو
اللہ پڑھیوں پڑھ حافظ ہویوں ناں گیا حجابوں پردا ہو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں طالب ہویوں زردا ہو
سیئے ہزار کتاباں پڑھیاں پر ظالم نفس نہ مردا ہو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہو ایہ ظالم چور اندر دا ہو

Scanned with CamScanner

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیۃ مقدسہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

یَآاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوااتَّقُوااللّٰہَ   ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو
وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ.[پ۱۱،التوبہ۱۱۹]   اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں ایمان والوں سے خطاب فرمایا۔۔۔اور آج اگر کسی گاؤں کا چوہدری کہہ دے کہ فلاں بندہ ایمان والا ہے تو وہ بندہ بڑا خوش ہوتا ہے۔۔۔کہ میرے ایماندار ہونے کی گواہی گاؤں کا چوہدری دے رہا ہے۔۔۔یعنی کسی کے ایماندار ہونے کی گواہی اگر کوئی بڑا آدمی دے تو وہ بڑا فخر محسوس کرتا ہے۔۔۔بڑا خوش ہوتا ہے۔

کسی کے ایماندار ہونے کی گواہی   چوہدری دیتا ہے
کسی کے ایماندار ہونے کی گواہی   تھانیدار دیتا ہے
کسی کے ایماندار ہونے کی گواہی   وزیر دیتا ہے
کسی کے ایماندار ہونے کی گواہی   امیر دیتا ہے
کسی کے ایماندار ہونے کی گواہی   سفیر دیتا ہے
کسی کے ایماندار ہونے کی گواہی   بادشاہ دیتا ہے

لیکن اے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غلامو! تمہیں ایمان والا کہہ کے پکارنے والا کوئی سفیر نہیں۔۔۔
کوئی امیر نہیں۔۔۔
کوئی وزیر نہیں۔۔۔

کوئی دنیا کا بادشاہ نہیں۔۔۔

بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ اللہ رب العالمین خود فرما رہا ہے کہ اے ایمان والو! اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کو ایمان والا کہہ کے پکارا اور یہ سعادت وشفقت حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غلاموں کے حصہ میں آئی ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مرتبہ فرمایا اے ایمان والو! مفسرین کرام فرماتے ہیں۔۔۔کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والا ایک مرتبہ نہیں فرمایا:

دو مرتبہ نہیں فرمایا۔۔۔۔۔۔تین مرتبہ نہیں فرمایا۔۔۔۔۔چار مرتبہ نہیں فرمایا۔۔۔۔۔پانچ مرتبہ نہیں۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غلاموں کو قرآن پاک میں ۸۸ مرتبہ ایمان والا کہہ کر پکارا اور یہ ہماری بڑی خوش بختی ہے۔۔۔اور یہ سب کچھ سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت اور آپ کی نسبت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔کیونکہ

محمد کی نسبت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

تو میرے دوستو!۔۔۔نسبت بڑی چیز ہے۔۔۔پڑھے لکھے لوگ جانتے ہیں۔۔۔کہ نکرہ کا تعلق اگر معرفہ سے ہو جائے تو نکرہ بھی معرفہ بن جاتا ہے۔۔۔یعنی اگر کسی عام چیز کا تعلق کسی خاص چیز سے ہو جائے تو عام چیز بھی خاص بن جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

نسبت

ایک ہی بھٹے سے تیار کی گئی اینٹ اگر مسجد میں لگا دی جائے۔۔۔اور اسی میں سے گلی کوچہ میں لگا دی جائے تو شان زیادہ مسجد میں لگنے والی اینٹ کی ہوگی اس لئے کہ اُس کی نسبت اللہ کے گھر سے ہوگئی۔۔۔میرے دوستو! اسی طرح کئی اور مثالیں بھی دی جاسکتی ہیں۔۔۔بہرحال میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جن کی نسبت سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہو جائے اُن کی کیا شان ہوگی اُن کا کیا ہی مرتبہ و مقام ہوگا۔۔۔میرے دوستو اللہ کے خاص بندے یعنی اولیاء کرام جن کا تعلق حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے ہوگیا۔۔۔تو وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوگئے۔۔۔اور اُن پر اللہ اور اُس کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اتنا فضل و کرم ہوگیا کہ وہ اس دنیا میں اور آخرت میں کامیاب و کامران ہوگئے۔۔۔اور اللہ تعالیٰ اُن پر راضی ہوگیا۔۔۔اور تا قیامت اللہ تعالیٰ اُن کے مزارات پر اپنی رحمت کی بارش اور اپنا فضل و کرم فرماتا رہے گا۔۔۔اور اُن کی قبریں ہمیشہ روشن رہیں گی۔

نہ وزیراں تے نہ امیراں دے
دیوے بلدے سدا فقیراں دے

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

سامعین محترم! ایسے ہی اللہ کے ایک خاص بندے ولی کامل اور ایک عظیم ہستی کا نام مبارک حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ہے۔۔۔جنہوں نے ساری زندگی اللہ اور اُس کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اتباع و محبت میں گزاری

اور آپ ایک سچے اور پکے عاشق رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم تھے۔۔۔اور آپ کا چلنا۔۔۔پھرنا۔۔۔سونا۔۔۔جاگنا۔۔۔اٹھنا۔۔۔بیٹھنا۔۔۔سب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت مبارکہ کے عین مطابق تھا۔۔۔اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے تمام عمر اپنا تمام وقت دین اسلام کے پھیلانے میں صرف کیا اور ملک پاکستان میں اس مشہور و معروف ہستی حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا خطہ پنجاب یقینی طور پر اِس مرد کامل پر فخر کرسکتا ہے۔۔۔کہ آپ ایک عظیم مصلح اور ایک اعلیٰ پایہ کے شاعر بھی تھے اس کے علاوہ آپ نے کافی تعداد میں کتابیں بھی تحریر فرمائیں اور یہ خصوصیات بہت ہم کم شخصیات میں یکجا ہوتی ہیں۔۔۔کہ وہ بیک وقت اعلیٰ درجہ کے شاعر بھی ہوں اور بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہوں کیونکہ یہ بھی تبلیغ کا ایک انداز ہوتا ہے۔۔۔آپ کی شاعری کو ایک منفرد مقام حاصل ہے۔۔۔جس کو سن کر، پڑھ کر بندے کے دل کو سکون میسر آتا ہے۔۔۔اور خاص طور پر آپ کی شاعری بندے کو دینِ اسلام کی طرف راغب کرتی ہے۔۔۔جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ وی گہناں بھارا ہو
نال شفاعت سرور عالمؐ چھٹسی عالم سارا ہو
حدوں بے حد درود نبیؐ تے جیندا ایڈ پیارا ہو
میں قربان تنہاں تے باہو جنہاں ملیا نبیؐ سہارا ہو

آپ کے کلام سے اشارہ ہوتا ہے کہ آپ ایک بڑے بلند پایہ کے شاعر تھے اور آپ کی شاعری سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی شاعری انسان کو سیدھا راستہ بتا رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

آباؤ اجداد

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق قبیلہ اعوان سے تھا۔۔۔ اور قبیلہ اعوان ہاشمی علوی ہے۔۔۔ یہ قبیلہ دراصل سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔۔۔ اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ اعوان حضرت قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسل سے ہے۔۔۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔۔۔ اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان ملک سون کے رؤسا کے خاندان سے تھا۔۔۔ جو سلطنت دہلی کے دربار سے منسلک تھا۔۔۔ اور اُن کے اکثر لوگ پشت در پشت ریاست کے منصب دار تھے۔۔۔ اور حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم بھی منصب دار تھے آپ پورے علاقے میں اپنی شجاعت کی بدولت معروف حیثیت کے حامل تھے۔۔۔ آپ کے والد گرامی کا نام مبارک حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا۔۔۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ نہایت ہی پاکیزہ اور صالحہ خاتون تھیں۔۔۔ ان کا زیادہ تر وقت عبادت میں گزرتا اور آپ گھر کے کام کاج سے فارغ ہو کر ذکر الٰہی میں مصروف ہو جایا کرتی تھیں۔

ولادت باہو رحمۃ اللہ علیہ

سامعین محترم پاکستان کے مشہور و معروف شہر شورکوٹ میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔۔۔ آپ کی ولادت ۱۵۳۹ء میں ہوئی۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت بازید محمد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ایسا پیارا بیٹا عطا فرمایا۔

جو روحانیت کا درخشندہ ستارہ تھا۔

جو عارفوں کا سلطان تھا۔

جو صراط مستقیم دکھانے والا تھا۔

جو مردہ دلوں کو زندہ کرنے والا تھا۔

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے والدین کو اُن کی عبادتوں، ریاضتوں کا کیا خوب صلہ عطا فرمایا کہ ایک عظیم بیٹا اُن کو عطا فرما دیا۔۔۔ اور آپ کے والدین دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے تھے۔۔۔ چنانچہ آپ کا نام انہوں نے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تجویز کیا۔۔۔ باہو کا مطلب ہے۔ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) یا جس کے ساتھ اللہ ہو۔۔۔ یقینی طور پر اس نام سے توحید وحدانیت کا اظہار ہوتا ہے۔۔۔ آپ نے اپنی تصانیف میں جا بجا اس نام پر بڑے فخر کا اظہار فرمایا۔۔۔ اور اپنے والدین کو یہ نام تجویز کرنے پر سراہا ہے۔۔۔ سبحان اللہ سبحان اللہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے کیا ہی بلند مقام عطا فرمایا۔۔۔ آج بھی اگر آپ کے مزار پر جا کر دیکھیں تو اُن کے چشمہ روحانیت سے اپنی پیاس بجھانے کے لئے تشنگانِ معرفت کا ہجوم رہتا ہے۔۔۔ پھر ان کے دروازے سے کوئی بھی خالی نہ گیا۔۔۔ جو بھی آتا ہے جھولی بھر کر جاتا ہے۔

بیمار آتا ہے — تو شفا پاتا ہے

دکھ والا آتا ہے — تو سکھ پاتا ہے

بے چین آتا ہے — تو سکون پاتا ہے

بے مراد آتا ہے — تو بامراد ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

بے اولاد آتا ہے — تو با اولاد ہوتا ہے
بھٹکا ہوا آتا ہے — تو منزل شناس ہوتا ہے
بدنصیب آتا ہے — تو خوش نصیب ہوتا ہے
گنہگار آتا ہے — تو پرہیزگار بنتا ہے

میرے دوستو! ہمارے پیارے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی عظیم مقام حاصل کیا کہ آپ کی نظر سے دکھیوں کے دکھ دور ہو رہے ہیں۔۔۔ اور یہ سب آپ کی نگاہ ولایت کا ہی فیض ہے۔۔۔ کہ لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

دورِ بچپن

سامعین محترم! جب ہم اولیاء کرام کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اُن کے بچپن کے اکثر و بیشتر واقعات میں یکسانیت دکھائی دیتی ہے۔۔۔ ایک یہ کہ اولیاء کرام کے بچپن کے حالات و واقعات جب سنے پڑھے جاتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ ان پر تو کبھی بچپن آیا ہی نہ ہو۔۔۔ یعنی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان بزرگوں کا بچپن ہی اُن کی جوانی یا اُن کی ولایت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔۔۔ اور بزرگوں کو ولایت جوانی ہی میں عطا ہو جایا کرتی ہے۔۔۔ تو یہ عطیہ الٰہی ہوا کرتی ہے۔۔۔ اکثر اولیائے کرام کا بچپن ہی اہل نظر کو بتلا دیتا ہے کہ یہ بچہ کوئی عام بچہ نہیں ہے۔۔۔ تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن بھی ایسا ہی تھا۔۔۔ روحانی کمالات اور کرامات کا ظہور آپ کے بچپن ہی سے ہونا شروع ہو گیا تھا

۔۔۔ آپ کے والدین کو بہت جلد معلوم ہو گیا۔۔۔ کہ ہمارا یہ بچہ کوئی معمولی بچہ نہیں ہے۔۔۔ اس لئے بچپن میں بھی لوگ آپ کا احترام کیا کرتے تھے۔۔۔ کیونکہ آپ ایک عاشق رسول تھے۔

حضور کا جو غلام ہوتا ہے
لائق احترام ہوتا ہے

والدہ ماجدہ حیران ہو گئیں

سامعین محترم! آپ کی شیر خوارگی کی عمر میں جب پہلا رمضان شریف کا مہینہ آیا تو۔۔۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور آپ کی دایہ آپ کو دیکھ کر حیران ہو گئیں کہ آپ نے رمضان المبارک کے پہلے روز صرف سحری اور افطاری کے اوقات میں دودھ پیا باقی تمام دن آپ اپنے بستر پر خاموشی سے لیٹے رہے۔ سامعین محترم یہی بات تاجدارِ اولیا حضرت سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات مبارکہ کے مطالعہ میں بھی نظر آتی ہے۔

ہندو مسلمان ہو گئے

میرے عظیم بزرگو اور دوستو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کرامت مشہور ہے وہ یہ کہ آپ کا چہرہ مبارک اتنا نورانی تھا۔۔۔ کہ جب آپ کی دایہ آپ کو گھمانے پھرانے کے لئے باہر لے جاتیں تو جس ہندو کی آپ کے چہرہ پر نظر پڑتی یعنی جو بھی آپ کو دیکھتا تھا۔۔۔ وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا تھا۔۔۔ ایک دفعہ ہندو لوگ آپ کی والد محترم کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ

Scanned with CamScanner

جب مائی صاحبہ اس بچے کو اٹھا کر بازار میں لاتی ہیں۔۔۔تو ہمارے لوگوں کے مذہب پر جادو ہو جاتا ہے۔۔۔یوں ہمارے لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں۔۔۔ آپ برائے مہربانی اس بچے کو بازار میں لانے سے گریز کریں اگر آپ نے ضرور لانا ہے۔۔۔تو ایک وقت مقرر کر لیں تا کہ ہم منادی کروا دیں کہ جو اس بچہ سے بچنا چاہتا ہے۔وہ اپنے آپ کو بچالے تو آپ کے والد محترم نے فرمایا کہ ٹھیک ہے جیسے آپ حضرات کی مرضی ہے۔۔۔پھر جب وقت مقررہ پر آپ کو باہر گھمانے کے لئے لے جایا جاتا تو منادی کر دی جاتی تھی۔۔۔اور ہندو لوگ اپنی دکانوں اور مکانوں کے اندر مقید ہو جایا کرتے تھے اور جب آپ کا گزر ہو جاتا تو وہ بعد میں باہر نکل آتے۔۔۔اور محققین اس واقعہ کو آپ کی اولین کرامات سے تعبیر کرتے ہیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

نگاہ ولایت

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرت سلطان شیخ غلام باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے خاص وقتوں میں جبکہ آپ اسرار بیان فرمایا کرتے تھے۔۔۔یہ سنا کہ شروع سے لے کر آخر تک سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ مبارک جس غیر مسلم پر پڑی وہ مسلمان ہو گیا۔۔۔سبحان اللہ یہ کتنا بڑا فضل خداوندی ہے۔کہ اس خالق و مالک نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء کی نظروں

میں اتنی تاثیر پیدا فرما دی۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کرامات باہو رحمۃ اللہ علیہ

سامعین محترم! روایت ہے کہ آپ شہرت کو ناپسند فرماتے تھے اگر کبھی آپ سے کسی کرامت کا ظہور رونما ہوا تو آپ وہ جگہ ہی چھوڑ دیا کرتے تھے۔اور کسی دوسری جگہ تشریف لے جاتے۔۔۔تا کہ عوام الناس سے دور رہ کر عبادت و ریاضت میں کامل یکسوئی پیدا ہو اور یہی وجہ ہے۔۔۔کہ آپ کی کرامات بہت ہی کم لوگوں کو معلوم ہیں۔۔۔اس کے علاوہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک باعمل ولی کامل تھے۔۔۔آپ لوگوں کو عبادت و ریاضت کا درس فرماتے تھے۔۔۔اور کرامات سے ان کی دلچسپی کو کم کر دیتے تھے۔۔۔اور اُن سے اکثر یہ فرمایا کرتے تھے۔۔کہ تم لوگ اپنی اصلاح کرو اولیاء کرام کی کرامات کے چکر میں مت پڑو۔۔۔کیونکہ تم اس طرح قصے کہانیوں میں مشغول ہو جاؤ گے۔

ایک مرتبہ آپ نے ارشاد فرمایا۔۔۔جو شخص ہوا میں اڑتا دکھائی دیتا ہو۔۔۔تو تمہیں اس کو ایک کامل ولی ہونے پر یقین نہیں مان لینا چاہئے۔۔۔کیونکہ ایسا تو ایک مکھی بھی کر سکتی ہے۔۔۔اور اگر کوئی شخص اپنی ولایت کے ثبوت میں تمہیں پانی پر چل کر دکھائے۔۔۔تو تمہیں اس کو ولی کامل نہیں مان لینا چاہئے کیونکہ ایسا تو ایک ادنیٰ تنکا بھی کر سکتا ہے۔۔۔اگر کوئی شخص لوگوں کے دلوں کو اپنی کرامات سے مسخر کرے تو بھی اُس کو ولی اللہ نہیں سمجھ لینا چاہئے کیونکہ یہ محض

Scanned with CamScanner

ہوس ہے۔ [سیرت سلطان باہو، ص ۷۵]

نظر کرم

سامعین محترم! مگر ان ساری باتوں کے باوجود آپ کی نظر کرم اور توجہ باطنی کا یہ عالم تھا۔۔۔کہ آپ کی ایک ہی نظر حق شناسی جاہل کو عالم

مردہ دل کو — زندہ دل

مردہ ضمیر کو — روشن ضمیر

جاہل کو — عالم

کافر کو — مسلمان

کر دیتی تھی۔۔۔اور آپ کی اکثر و بیشتر کرامات ایسی ہی ہیں جو کم لوگوں کو معلوم ہیں۔

سنیاسیوں کا گروہ

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ ایک شاہراہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔اسی دوران ہندو سنیاسیوں کی ایک جماعت آ گئی۔۔۔جب انہوں نے آپ کو سڑک کے بیچ پڑا دیکھا تو انہیں ناگوار گزرا اور آپ سے کہنے لگے کہ اٹھو اور ہمیں سیدھا راستہ بتا دو تو آپ نے فرمایا کہ سیدھا راستہ پوچھتے ہو۔۔۔وہ تو صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہے۔۔۔اور پھر آپ نے اُن لوگوں کی طرف نظر بھر کر دیکھا۔۔۔اُسی دم اُن ہندوؤں کی جماعت کی کایا پلٹ گی۔۔۔انہوں نے کلمہ پڑھا اور اسلام قبول کر لیا۔

[سیرت سلطان باہو، ص ۷۶]

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سامعین محترم! حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا پورے پاکستان میں چرچا ہے۔۔۔آپ کی وجہ سے سنیت کا بول بالا ہے۔

جن کی نظر سے اولیاء بنتے گئے اور کافر مسلمان ہوتے گئے۔

آپ عارفین کے امام ہیں۔

آپ حضورؐ کا انعام ہیں۔

آپ عظیم مبلغ اسلام ہیں۔

آپ روشنی کا پیغام ہیں۔

آپ محبت علی میں سرشار ہیں۔

آپ نیک ہیں ابرار ہیں۔

آپ فیضان و کرم کا انبار ہیں۔

آپ زینت اولیاء کرام ہیں۔۔۔اور خالق کائنات کا انعام ہیں۔

فیض یابی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ ڈیرہ غازی خان کی طرف چند درویشوں کے ہمراہ سفر فرما رہے تھے۔۔۔راستے میں ایک گاؤں (چھبری نامی) تھا آپ کا وہاں سے گزر ہوا یہ گاؤں پیر عادل غیاث الدین رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ انور کے قریب ہے۔۔۔اور اس وقت چاشت کا وقت تھا۔۔۔آپ کے ساتھی درویشوں نے عرض کی کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اگر آپ فرمائیں تو

Scanned with CamScanner

اس گاؤں میں ٹھہر کر روٹیاں پکا لیں۔۔۔آپ نے اجازت فرما دی۔۔۔اس گاؤں میں ایک عورت درویشوں کی خدمت کیا کرتی تھی۔۔۔حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اُس کے گھر تشریف لے گئے۔۔۔اور اُس عورت کی ایک ننھی سی شیر خوار بچی پنگھوڑے میں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔اور سو رہی تھی۔۔۔اور جب نیند سے بیدار ہوئی تو رونے لگی۔۔۔وہ عورت حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہنے لگی کہ کھانا تیار کر رہی ہوں لہٰذا آپ اس کے پنگھوڑے کو ہلا دیں۔۔۔تاکہ بچی ذرا چپ ہو جائے۔۔۔تو سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ پنگھوڑے کو ہلانے لگے۔۔۔اور ساتھ ہی اسم ذات اللہ اللہ اللہ کا ورد کرنے لگے۔۔۔اور اس چھوٹی سی بچی پر پنگھوڑے میں حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل کی وجہ سے اسم ذات جاری ہو گیا۔۔۔پھر سلطان العارفین اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔اور فرمایا کہ اے عورت اس بچی کے پنگھوڑے کو ہم نے ایسی حرکت دی ہے۔۔۔کہ اب یہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گئی ہے۔۔۔اور آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ وہ ننھی سی بچی ایک کامل ولیہ بن گئی۔۔۔اور اس بچی کا نام حضرت فاطمہ رحمۃ اللہ علیہا ہے۔۔۔یہ قوم بلوچ مستونی سے تھیں۔۔۔اور اُن کا مزار قصبہ فتح خان اور قلعہ کڑانک کے نزدیک ہے اور بچی کے مزار پاک پر لاکھوں زائرین، سینکڑوں طالب اللہ فیض حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔۔۔اور اسرار الٰہی سے مطلع ہوتے ہیں۔ [مناقب سلطانی، سیرت سلطان باہو، ص ۸۴]

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

شیخ جنید قریشی رحمۃ اللہ علیہ

سامعین محترم کہتے ہیں۔۔۔کہ ایک مرتبہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ صوبہ ملتان کے متعلق دریائے راوی کے مشرقی کنارہ پر جلال خان قوم دیڈہ کے بسائے ہوئے قصبے سردار پور میں سیر کرتے ہوئے جا نکلے وہاں شیخ جنید قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی ملاقات ہو گئی۔۔۔شیخ جی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی ضیافت میں درخت جنڈ کا پھل (جسے سنگری کہا جاتا ہے) اور شکل و صورت میں لمبا اور باریک ہوتا ہے۔۔۔اس کو پکانے کا حکم دیا۔۔۔جب خادموں نے پکا کر دیگ سے باہر نکالا تو وہ پھل اللہ کے حکم سے سویوں میں تبدیل ہو گیا۔۔۔یہ دیکھ کر حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا۔۔۔کہ چوہے کی بل سے مٹی (یعنی چوہے کیرلاؤ) اور ان سویوں پر ڈال دو۔۔۔درویشوں نے آپ کے حکم سے مٹی لا کر سویوں پر ڈالنا شروع کر دی تو مٹی فوراً شکر میں تبدیل ہو گئی۔ پھر آپ سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے حکم دیا کہ کہیں سے پانی لاؤ۔۔۔اور وہ بھی ان سویوں پر ڈال دیا جب پانی اُن پر ڈالا گیا۔۔۔تو اللہ کے حکم سے گھی بن گیا۔ اور ساری مجلس نے سویاں کھائیں۔۔۔اور حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں مفصل مشہور ہے۔

[مناقب سلطانی۔ سیرت سلطان باہو، ص ۸۴]

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سامعین محترم! حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مقام عطا فرما رکھا تھا۔

Scanned with CamScanner

خادم سرورِ کونین صلّی اللہ علیہ وسلّم بن گیا

آپ فیضان و کرم کا انبار ہیں۔۔۔آپ غریبوں فقیروں کا بھرم ہیں۔

آپ کے دربار میں کوئی

بُرا آیا	اچھا بن گیا
غلام آیا	آقا بن گیا
غریب آیا	امیر بن گیا
ذرہ آیا	ستارہ بن گیا
گدا آیا	بادشاہ بن گیا
انجان آیا	ذیشان بن گیا
خادم آیا	سلطان بن گیا
روتا آیا	فرحان بن گیا
کمزور آیا	پہلوان بن گیا

عجیب آیا تو شکیل بن گیا   دشمن آیا خادم سرورِ کونین ؐبن گیا۔

اسی لئے تو ہم کہتے ہیں۔۔۔کہ کسی اللہ والے کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دے دو تاکہ تمہاری دنیا و آخرت بہتر ہو سکے۔۔۔کیونکہ اللہ والے بندے کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا۔

اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

شوقِ زیارت

سامعین محترم! شیخ جنید قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند شیخ کالو شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد اور مرید تھے۔۔۔ایک مرتبہ آپ کے دل میں سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا تو آپ شورکوٹ تشریف لے گئے۔۔۔جب آپ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کے قریب آئے تو اندر سے (ہُو) کے ذکر کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔۔تو حضرت کالو شاہ رحمۃ اللہ علیہ آپ سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حجرہ کے اندر داخل ہوئے تو حجرہ کے اندر کوئی موجود نہ تھا۔۔۔اور پریشان ہو گئے باہر تشریف لائے تو پھر (ہُو ہُو) کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔اور پھر اندر گئے اور دیکھا کہ کوئی بھی موجود نہیں اور پھر اندر کھڑے تھے کہ باہر سے آوازیں آنے لگیں۔۔۔شیخ کالو رحمۃ اللہ علیہ حیران کھڑے تھے۔۔۔اور کئی مرتبہ اندر اور باہر آنے جانے کے بعد مایوس ہو گئے۔۔۔اور سوچ میں پڑ گئے۔۔۔آنکھیں زیارت کی تشنگی سے جل رہی تھیں۔۔۔از بس شوق کے سبب آہ بھری اور سرائیکی الفاظ میں یہ شعر کہہ دیا۔

اندر ہو باہر ہو باہُو رکھ لبھیندا
ہو دا راگ محبت والا دم دم نال سڑیندا

کہتے ہیں۔۔۔کہ اندر بھی ہُو ہے۔۔۔باہر بھی ہُو ہے۔۔۔معلوم نہیں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کہاں ملیں گے۔۔۔ہُو کے شوق محبت بھرا داغ ہر دم جلاتا رہتا ہے۔

سامعین محترم! جب جدائی اور مفارقت اور ناامیدی کے یہ کلمات شیخ

کالو رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہر کیے۔۔۔تو حضرت سلطان العارفین قدس سرہ بھی ترحم کا باعث ہوئے اور آپ نے یہ شعر ارشاد فرمایا

جتھے ہُو کرے روشنائی چھوڑ اندھیرا ویندا
دوہیں جہان غلام تھیندے باہو جہڑا انہانوں صحیح کہندا

فرماتے ہیں۔۔۔کہ جس مقام پر ہُو روشنی کرتا ہے۔۔۔وہاں سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔۔۔اور اے باہوؒ جو شخص ہُو کو پہچان لیتا ہے۔۔۔پھر دونوں جہاں اُس کے غلام ہو جاتے ہیں۔۔۔اور پھر حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے طالب صادق شیخ کالو رحمۃ اللہ علیہ کو دولت دیدار سے مالا مال فرما دیا۔ [مناقب سلطانی، سیرت سلطان باہوؒ، ص ۸۶]

میرے عظیم بزرگو اور دوستو! جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو ایسا بلند مقام عطا فرما دیتا ہے۔۔۔کہ وہ پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی مدد فرماتے ہیں۔۔۔اور اُن کو صراط مستقیم پر چلاتے ہیں۔۔۔اور اُن کی مشکلات حل فرماتے ہیں۔۔۔حتیٰ کہ اُن کو دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران کر دیتے ہیں۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور کامل ولی تھے۔۔۔اسی لئے آپ نے بھی مخلوق خدا کی بڑی مدد فرمائی اور اُن کو حق سچ کا راستہ دکھایا۔

پہلا مزار مبارک

حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے ۶۳ سال کی عمر شریف میں

وفات پائی۔۔۔اور یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ جمعہ کی رات کو وفات پائی۔۔۔آپ کو سب سے پہلے شورکوٹ کے متعلق (موضع قہرگان) کے ایک قلعہ میں دفن کیا گیا۔۔۔یہ گاؤں خلیفہ نہد شاہ جہان بادشاہ نے آپ کے والد محترم حضرت سلطان بازید رحمۃ اللہ علیہ کو انعام دیا تھا۔۔۔اور یہ گاؤں خاص بادشاہ کی ملکیت تھا۔۔۔اور حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مزار مبارک اسی قلعہ میں بنایا گیا۔۔۔اور آپ نے (قلعہ قہرگان) والے مزار میں ۷۰ برس آرام فرمایا۔۔۔اس کے بعد یہ قلعہ ۱۱۸۰ھ میں جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ لاہوری کے قبضہ میں آ گیا۔۔۔جو کہ ملتان شریف کے منتظم تھے۔۔۔اور حضرت سلطان محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے تھے۔ اور حضرت شیخ سلطان ولی محمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین اول کے فرزند ارجمند اور خود حضرت سلطان العارفین کے دوسرے سجادہ نشین تھے۔۔۔اپنے متقی پن کے سبب مذکورہ بالا سکھوں کے عمل سے واقف ہو کر اپنے وطن سے ہجرت فرما گئے۔

دوسرا مزار مبارک

اور حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے سجادہ نشین کی ہجرت کے بعد اب خانقاہ مقدس میں صرف چند ایک فقیر اور خلفاء رہتے تھے۔۔۔اتفاقاً دریا قلعہ تک آ پہنچا اور اسے گرا دیا۔۔۔پھر قبروں تک جا پہنچا۔۔۔خلیفوں اور فقیروں نے باقی کے تمام مزارات کے صندوق نکال لئے مگر سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار انور وہاں موجود رہا۔۔۔آپ کا صندوق بڑی تلاش کے باوجود بھی نہ مل سکا۔۔۔آپ کے خلفاء اور فقیر حضرات ناامید ہو گئے۔۔۔اور

رونے لگے فریادیں کرنے لگے کہ اے سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مزار سے آپ کا صندوق نہیں مل رہا۔۔۔اور آہستہ آہستہ دریا بالکل قریب آچکا ہے۔۔۔آپ کے یہ غلام بڑے پریشان ہیں۔۔۔پھر خلیفوں کو ارشاد ہوا کہ تم سب مطمئن رہو ہم ضرور باہر نکلیں گے۔۔۔مگر جو شخص ہمارے جسم کو چھونے کے لائق ہے۔۔۔وہ کل صبح یہاں آئے گا۔۔۔اور وہی آکر ہمارا صندوق نکالے گا۔۔۔اور اس وقت تک دریا کا پانی ہمارے قریب نہیں آئے گا۔۔۔درویشوں اور فقیروں کو اس اشارہ سے تسلی ہوگئی۔۔۔اور اس وقت کا انتظار کرنے لگے۔

برقعہ پوش شخص

سامعین محترم! جب وہ وقت قریب آیا تو ایک سفید پوش برقعہ پوش شخص ظاہر ہوا اور اس نے اپنے چہرہ سے نقاب اٹھایا۔۔۔اور آتے ہی آپ کا صندوق باہر نکال لیا۔۔۔یہ دیکھ کر ہزاروں لوگ جمع ہو گئے۔۔۔اور اُن لوگوں نے آپ کی زیارت کی۔۔۔دیکھا کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ بدستور سوئے ہوئے تھے۔۔۔اور آپ کی داڑھی مبارک سے غسل کے قطرے ٹپک رہے تھے۔۔۔اور یہ بھی بتایا جاتا ہے۔۔۔کہ جب صندوق کھولا گیا تو میلوں تک آپ کی خوشبو پھیل گئی۔۔۔اکثر حاضرین پر وجد طاری ہو گیا۔

صندوق مبارک

سبحان اللہ۔۔۔اللہ اللہ کتنے خوش نصیب تھے وہ لوگ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی۔۔۔اور بہت سے

دنیا دار لوگ آپ کو دیکھ کر متقی بن گئے ہوں گے۔۔۔آپ کا صندوق مبارک ملنے کے بعد حاضرین کو سخت تردد ہوا کہ اب آپ کا صندوق مبارک کس جگہ دفن کیا جائے۔۔۔اور پھر آپ کو ایک ایسی جگہ دفن کیا گیا۔۔۔جس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا۔۔۔کہ جو شخص اس حویلی میں جاتا تھا۔۔۔وہ بے ہوش ہو جاتا تھا۔۔۔حتیٰ کہ مال مویشی بھی اس حویلی میں داخل ہوتے تو وہ بھی بے ہوش ہو جایا کرتے تھے۔۔۔بہر حال حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق آپ کو وہاں دفن کیا گیا۔۔۔اور یہ مزار شریف ۱۱۸۰ھ میں تعمیر ہوا اور ۱۵۷ سال تک لوگوں کی آنکھوں کا مرکز بنا رہا۔۔۔اور ہزاروں لوگ ظاہری باطنی فیضان سے بہرہ مند ہوتے رہے۔ [سیرت سلطان باہوؒ، ص ۹۱]

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

تیسرا مزار پاک

۱۵۷ برس گزرنے کے بعد حسب وصیت حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کے قریب پھر دریا آن پہنچا۔۔۔اور یہ واقعہ ۱۳۳۶ھ کا ہے۔۔۔اور یہ زمانہ سلطان الاولیاء حضرت شیخ سلطان نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔۔۔چنانچہ آپ کے حکم سے آپ کا صندوق مبارک نکالنے لگے۔۔۔اور آپ کی اولاد پاک کے تمام مزارات سے بھی صندوق نکال لئے گئے اور وہ سب کے سب صحیح سلامت موجود پائے۔۔۔مگر حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک نہ مل سکا۔۔۔تمام حاضرین بڑے پریشان ہوئے لیکن رات

Scanned with CamScanner

کو آپ نے لوگوں کو خواب میں زیارت کرائی۔۔۔اور اُن کی بے چینی کو دور فرما دیا۔۔۔اور صبح جب لوگوں نے دوبارہ کھدوائی شروع کی تو آپ کا صندوق مبارک نظر آنے لگا۔۔۔اور تھوڑی دیر کے بعد خوشبوئیں آنے لگیں۔۔۔آپ کا صندوق تو مل گیا مگر خوشبو اتنی زیادہ آ رہی تھی کہ لوگوں کا وہاں کھڑا رہنا مشکل ہو گیا۔۔۔اور قبر شریف کے اندر کو ۱۵ منٹ بھی نہ ٹھہر سکتا تھا۔۔۔بڑی مشکل سے آپ کا صندوق مبارک باہر نکالا گیا۔۔۔اور خوشبو کا یہ عالم تھا کہ کام کرنے والے لوگوں کے لباس پھٹ گئے۔۔۔اور اس موقع پر کئی کرامات کا ظہور ہوا۔۔۔میرے دوستو! آپ رحمۃ اللہ علیہ کا صندوق مبارک ۱۳۳۶ھ ماہ محرم میں دس تاریخ سے پہلے پہلے نکال کو وہیں محفوظ رکھا گیا۔۔۔اور پھر اس جگہ سے شمال مغربی گوشہ میں ایک میل کے فاصلے پر محل شریف کی تعمیر شروع کر دی گئی۔۔۔اور چھ ماہ کے عرصہ میں یہاں پر محل شریف۔۔۔مسجد شریف اردگرد جو متعدد حجرات اب موجود ہیں۔۔۔وہ سب تیار کیے گئے۔۔۔اس محل شریف میں آپ کا صندوق مبارک جمعہ شریف کے روز دفن کیا گیا۔۔۔اور آج بھی آپ کے مزار شریف پر روشنیاں اور غلاموں کی رونقیں لگی ہوئی ہیں۔۔۔ کیونکہ جو اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں۔۔۔اُن کے مزارات پر ہر وقت مخلوقِ خدا کا ہجوم رہتا ہے۔۔۔اور اُن کے مزارات پر چراغاں کیے جاتے ہیں۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا۔

نہ وزیراں تے نہ امیراں دے
دیوے بلدے سدا فقیراں دے

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے خاص بندوں سے بہت زیادہ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

Scanned with CamScanner

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌo صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُo

قابل صد احترام بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیو! آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید سے ایک آیۃ مقدسہ تلاوت کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌo

[پ۶، المائدہ:۵۴]

''اے ایمان والو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب میرا اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے، اور کسی ملامت سے خوف نہ کریں گے اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔''

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو، عزیز ساتھیو! اگر تاریخ اسلام کا سرسری جائزہ لیا جائے۔ تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسلام کی ترویج یعنی تبلیغ واشاعت کا سلسلہ کسی بادشاہ۔۔۔ فرمانروا یا حاکم وقت نے نہیں کیا گو بعض اس کے مدد و معاون بنتے رہے بلکہ اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا سہرا اُن علماء، اتقیاء، صلحا اولیاء کرام اور صوفیاء کرام کے سر پر ہے جنہوں نے دنیا کی آسائشوں، آرائشوں کو پس پشت ڈال کر اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کو ترک کر کے پرچم حق کی بلندی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔۔۔ مصیبتوں، تکلیفوں، اذیتوں کو برداشت کیا اور دین حق کی تبلیغ و اشاعت کا بیڑہ اٹھایا اور تادمِ مرگ اس پر قائم رہے۔۔۔ آج پاک و ہند برصغیر میں کثیر تعداد جو کلمہ پڑھتی ہوئی نظر آ رہی ہے یہ انہیں پاک لوگوں کی محنت و شفقت اور نظر ولایت کا نتیجہ ہے۔۔۔ صوفیائے کرام نے اپنے سیرت و کردار سے لاکھوں بھٹکے ہوئے

Scanned with CamScanner

انسانوں کوراہِ ہدایت پر گامزن کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی فکری، معاشرتی، اور اخلاقی اصلاح فرمائی۔

صوفی

اب ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ صوفی کسے کہتے ہیں جن کی برکت سے اسلام کے شجر کوتن آور ہونے کا شرف ملا۔تو یادرکھئے صوفی وہ ہوتا ہے جو تصوف کا حامل ہو۔۔۔اور لفظ تصوّف۔۔۔صفاء سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں پاکیزگی۔۔۔یا یہ لفظ۔۔۔صوف۔۔۔سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں۔۔۔یکسوئی۔۔۔یا یہ لفظ صُوفٌ۔۔۔سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں۔۔۔موٹا لباس۔۔۔کیونکہ یہ لوگ اکثر موٹا لباس پہنتے ہیں اس لئے انہیں صوفی کہا جاتا ہے۔۔۔اگر صوفی۔۔۔صف۔۔۔سے مشتق مانا جائے تو یہ مطلب ہوگا نماز کی ادائیگی کے لئے صف اول میں بیٹھنے والے لوگ۔۔۔

حضرات محترم! علم دو قسم پر ہے۔۔۔ایک ظاہری علم اور دوسرا باطنی علم۔۔۔علم ظاہری اسے کہتے ہیں جو ظاہری اعضاء سے ظاہر ہو۔۔۔یہی علم شریعت ہے۔ جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، کفارہ و قصاص وغیرہ۔۔۔جب یہ اعمال ظاہری۔۔۔ظاہر سے گزر کر باطن میں جاگزیں ہو جائیں۔۔۔تو انہیں طریقت اور علم باطن کہا جاتا ہے۔۔۔پھر انسان شوقِ عشق و محبت وتقویٰ، توکل، صبر، تسلیم و رضا کا پیکر کہلاتا ہے۔۔۔اس کا خلاصہ یوں سمجھیں۔۔۔ایک شخص نماز کی ادائیگی کرتا ہے۔۔۔علم ظاہری کے جاننے والے کی نظر اس کی ظاہری نماز پر ہوگی کہ کیا اس کا وضو درست ہے۔۔۔کیا اس نے

نماز کے فرائض و واجبات، سنت و مستحبات کو درست ادا کیا ہے۔۔۔اس کی نماز میں کوئی مفسد نماز یا نماز کو مکروہ کرنے والا فعل تو سرزد نہیں ہوا۔۔۔علم ظاہری کے جاننے والے کے مطابق اگر اس کے ظاہری افعال و اعمال درست ہیں تو اس کی نماز درست ہے۔

مگر علم باطنی رکھنے والے ان ظاہری افعال و اعمال حرکات و سکنات کے علاوہ اس کے دل پر نگاہ رکھتے ہیں۔۔۔کہ نمازی جب نماز ادا کرتا ہے تو اس کے دل کی کیا کیفیت ہے۔۔۔آیا اسے خلوص نیت اور خشوع وخضوع کی دولت حاصل ہے یا نہیں۔۔۔بزرگ فرماتے ہیں۔

، کس کم او نیتی
جے اندروں نہ گئی پلیتی

یادرکھیں شریعت کا علم رکھنے والے ظاہر کو صاف کرنے کا درس دیتے ہیں۔۔۔اور یہ علم طریقت کے ماہر باطن کی صفائی کا سبق دیتے ہیں۔۔۔وہ ظاہری علم سے ظاہر کو صاف کرتے ہیں اور صوفیائے کرام باطنی علم سے، اپنی نگاہِ ولایت سے دل کی دنیا کو صاف کرتے ہیں۔۔۔شریعت اور طریقت کوئی جدا چیز نہیں بلکہ ایک ہی چیز کے دو رخ ہیں۔۔۔جو آپس میں لازم وملزوم ہیں۔

ظاہری صفائی اور اندرونی طہارت دونوں کے یکجا ہونے سے ہی مالکُ الملک کی قربت حاصل ہوتی ہے۔۔۔بندہ اس کے پیارے محبوب مکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں مقبول ومحبوب ہوتا ہے۔۔۔

سیدنا حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا سارا طریقہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلام مبارک یعنی قرآن کریم کا بتایا ہوا راستہ

Scanned with CamScanner

ہے۔۔۔اور سنت رسول کی پابندی لازمی ہے۔۔۔جو شخص قرآن وسنت کو نہیں جانتا۔۔۔تو اس شخص کی تابعداری کرنا درست نہیں اس لئے کہ طریقت کا علم اس وقت تک فائدہ نہیں دیتا جب تک شریعت کا علم نہ ہو۔

تصوف کی بنیاد

سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔شریعت کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔۔۔علم۔۔۔عمل۔۔۔اخلاص۔۔۔جب تک ان تین کا علم نہ ہو تو شریعت کی پابندی فائدہ نہیں دے گی۔۔۔علم کے بغیر۔۔۔عمل نہیں ہوسکتا۔۔۔یعنی عمل کرنے کے لئے علم کا ہونا ضروری ہے۔۔۔اور عمل کی قبولیت کے لئے اخلاص کا ہونا ضروری ہے۔۔۔اور اخلاص تصوف کی بنیاد ہے۔

اکابر بزرگانِ دین، اولیاء کاملین کے ارشادات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تصوف کوئی علیحدہ چیز نہیں بلکہ دین کے افعال واعمال کی ادائیگی میں پُرخلوص ہو کر چلنے کا نام تصوف ہے۔۔۔کتاب وسنت میں گم ہو کر معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کا نام تصوف ہے۔۔۔

اہل تصوف کے کئی سلسلے قائم ہیں مثلاً قادری۔۔۔چشتی۔۔۔سہروردی، نقشبندی۔۔۔ہر ایک کا گو ظاہری طریقہ مختلف ہے مگر منزل سب کی ایک ہے۔۔۔ان چار مشہور سلاسل میں سلسلہ چشتیہ ہے۔جس کے سربراہِ اعلیٰ خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ہیں۔

بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بابا صاحب کا نام نامی اسم گرامی۔۔۔فرید الدین مسعود بعض روایات کے مطابق۔۔۔مسعود۔۔۔مسعود الدین۔۔۔اور فرید۔۔۔اور آپ کا لقب فرید الدین ہے آپ کا زیادہ مشہور لقب گنج شکر ہے۔

سامعین محترم! آپ ولایت، تصوف اور طریقت کے جس درجہ پر فائز تھے وہ محتاج تعارف نہیں آپ کا بیس واسطوں سے نسبی تعلق سیدنا ومولانا امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔۔۔آپ کے خاندان میں بڑے بڑے اولیاء پیدا ہوئے۔۔۔جن میں ابراہیم بن ادھم جو کہ بلخ کے فرمانروا تھے۔۔۔جنہوں نے شاہی قصر کو ترک کر کے فقیری اختیار کی۔۔۔

آپ کے والد محترم خواجہ جمال الدین سلیمان تھے۔۔۔جن کی رہائش ملتان شہر کے قریب ایک قصبہ جو کہ کھوتوال کے نام سے مشہور تھا وہاں تھی، خواجہ فرید الدین علیہ الرحمہ کے نانا جان ایک عظیم عالم دین، عابد وزاہد بزرگ تھے۔۔۔جن کا نسبی تعلق حضرت عباس ابن مطلب سے تھا۔۔۔ان کی بیٹی کا نکاح خواجہ جمال الدین سے ہوا اور ان کے بطن اطہر سے بابا فرید الدین گنج شکر پیدا ہوئے۔۔۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ کی والدہ محترمہ، عابدہ، زاہدہ، متقی اور پرہیزگار عورت تھیں انہوں نے بچپن ہی سے آپ کی اچھی تربیت فرمائی۔

شکر

بچپن کا زمانہ تھا۔۔۔ایک روزہ والدہ نے اپنے بیٹے کو نماز کی تلقین

Scanned with CamScanner

فرمائی۔۔۔بیٹا فرید نماز پڑھا کرو۔۔۔آپ نے اپنی والدہ محترمہ کے حضور عرض کیا۔۔۔کہ نماز پڑھنے سے کیا ملتا ہے۔۔۔ماں نے کہا بیٹا نماز پڑھنے سے شکر ملتی ہے۔۔۔آپ نے نماز شروع کر دی۔۔۔والدہ روز شکر کی ایک پڑیا بنا کر مصلے کے نیچے رکھ دیتیں۔۔۔جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو مصلے کے نیچے سے شکر مل جاتی منہ میٹھا کر کے خوش ہو جاتے۔۔۔

ایک روز آپ باہر بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا۔۔۔آپ نے بچوں سے کہا۔۔۔ساتھیو۔۔۔نماز کا وقت ہو گیا ہے کھیلنا چھوڑ دو آؤ سب مل کر نماز پڑھیں۔۔۔نماز پڑھنے سے شکر ملتی ہے۔

آپ کی سیرت پاک میں آتا ہے کہ آپ میٹھی چیز بہت پسند فرماتے تھے ایک مرتبہ ایک سوداگر اپنی سواریوں پر شکر لادے کہیں جا رہا تھا کہ اس کا گزر بابا فرید کے قریب سے ہوا آپ نے سوداگر سے تھوڑی سی شکر مانگی سوداگر نے جواب دیا کہ اس میں شکر نہیں بلکہ نمک ہے۔۔۔تو آپ نے فرمایا اگر تو کہتا ہے شکر نہیں نمک ہے اچھا جا پھر نمک ہی ہوگا۔ چنانچہ جب اس نے اپنے مقام پر پہنچ کر شکر کی بوریوں کو کھولا۔۔۔تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ ساری شکر کی بوریاں نمک بن چکی ہیں۔۔۔یہ دیکھ کر وہ دوڑتا ہوا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔۔۔اور عرض کرنے لگا خدارا مجھے معاف فرما دیجئے میں نے آپ سے جھوٹ بولا جس کی وجہ سے میری شکر کی بوریاں نمک بن گئیں۔ خدا کے لئے دعا کیجئے وہ نمک دوبارہ شکر بن جائے۔۔۔آپ کو اس پر ترس آیا دعا فرمائی وہ نمک دوبارہ شکر بن گیا۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ آپ نے فرمایا ساتھیو۔۔۔نماز پڑھو نماز پڑھنے سے شکر ملتی ہے۔۔۔ادھر آپ کی والدہ گھر میں انتظار فرما رہی ہیں کہ

میرا فرید گھر پہنچے اور نماز پڑھے۔۔۔جب نماز کا وقت ہو گیا۔۔۔تو اللہ کی بندی نے مصلی بچھا کر اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دعا کی۔۔۔اے اللہ تجھے معلوم ہے کہ میرا بیٹا نماز پڑھتا ہے۔۔۔اور شکر کوئی غائب سے نہیں آتی بلکہ میں خود رکھتی ہوں۔۔۔آج میرا فرید نماز ادا کرے گا تو شکر نہیں ملے گی تو میرا بھید کھل جائے گا۔

ہن رکھ لویں میرے پردے مولا

ادھر ماں دعا کر رہی تھیں۔۔۔ادھر بابا فرید بچوں کو ساتھ اکٹھا کر کے نماز ادا کر رہے ہیں۔۔۔جب نماز سے فارغ ہوئے تو۔۔۔مصلی اٹھایا۔۔۔تو نیچے سے شکر ملی مگر۔۔۔آج معمول سے زیادہ شکر ملی۔۔۔چنانچہ جب گھر واپس آئے ماں کو سلام کیا۔۔۔تو آپ کی والدہ نے سب سے پہلے یہ پوچھا۔۔۔فرید نماز پڑھی ہے؟ آپ نے عرض کیا امی حضور۔۔۔نماز پڑھی شکر بھی ملی۔۔۔مگر یہ سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔گھر میں نماز پڑھتا تھا۔۔۔تو پُڑی ملتی تھی۔۔۔آج باہر نماز پڑھی ہے۔۔۔تو پُڑا۔۔۔ملا ہے۔

حضرات محترم! کاش آج کل کی ماں بھی فرید الدین کی ماں جیسا کردار ادا کرے۔۔۔اور اپنے بچوں کی تربیت اچھی کرے۔۔۔بچوں کو بچپن سے ہی نماز کی ادائیگی۔۔۔اور اپنے خالق و مالک کے حضور سر جھکانے کی تلقین کرے۔۔۔تو ہمارے معاشرے کا نقشہ بدل جائے۔۔۔اس لئے کہ بچے کی سب سے پہلی درسگاہ ماں کی آغوش ہوتی ہے۔۔۔اگر ماں نمازی ہوگی نیک ہوگی۔۔۔تو اولاد بھی نیک ہوگی۔

Scanned with CamScanner

بے ادب ماں باادب اولاد جن سکتی نہیں
معدن در معدن فولاد بن سکتی نہیں

افسوس آج ہماری گھریلو زندگی کا نقشہ اسلامی نہ رہا۔۔۔گھر گھر ناچ گانا۔۔۔فحش فلموں کے سین دکھائے جاتے ہیں۔۔۔وی سی آر، ڈش اور کیبل کے بے حیائی والے پروگرام نسلوں کوخراب کر رہے ہیں۔ ایک وقت تھا۔۔۔جب کوئی صبح کے وقت کسی مسلمان کے مکان کے قریب سے گزرتا تو مسلمان کے گھر سے تلاوت قرآن کی میٹھی پرسوز آواز آیا کرتی تھی۔۔۔مگر آج مسلمانوں کے گھر سے بے ہودہ، فحش گانوں کی آوازیں آتی ہیں۔۔۔ساری ساری رات سجدہ میں گزارنے والی قوم رات کوفلمیں دیکھتی ہے۔۔۔اور صبح سورج نکلنے کے بعد آنکھ کھلتی ہے۔۔۔کئی ایسے بدبخت بھی ہیں جنہیں فجر کی نماز پڑھنا تو بہت بڑی بات ہے کبھی فجر کی اذان سننا بھی نصیب نہیں ہوئی۔۔۔آج مسلمان ایک رسمی طور پر مسلمان رہ گیا ہے۔۔۔علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

رہ گئی رسم اذاں روحِ بلالی نہ رہی

دور حاضر میں تقریباً ہر ماں باپ کو شکایت ہے کہ ان کی اولاد ان کی تابعدار نہیں۔۔۔ان کے بچے ان کی عزت نہیں کرتے۔۔۔باوجود کہ وہ ایجوکیٹڈ ہیں۔۔۔پڑھے لکھے ہیں۔۔۔مگر والدین کے نافرمان ہیں۔۔۔ان کا رویہ ان سے درست نہیں۔

توسنیئے جب والدین کا تعلق اپنے خالق ومالک سے درست نہیں۔۔۔ تو ان کی اولاد کا رویہ ان کے ساتھ کیسے درست ہوسکتا ہے۔

آیئے عہد کریں کہ ہم اپنے خالق و مالک اور اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کریں گے۔۔۔اگر اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جائیں گے۔۔۔تو اولاد کیا دنیا کی ہر شے تمہارے تابع ہو جائے گی۔۔۔اللہ فرماتا ہے جس کی ترجمانی علامہ اقبال نے یوں کی ہے:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

تو میں عرض کر رہا تھا کہ۔۔۔کہ بابا فرید الدین کا تعلق ایک نیک اور پاک سیرت گھرانے سے تھا۔۔۔عابدہ، زاہدہ ماں نے آپ کو نیک اور نمازی بنا دیا۔۔۔آپ کے والد محترم نے آپ کو دین کی تعلیم دی۔۔۔ابھی آپ نوعمر ہی تھے کہ آپ کے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔

والد گرامی کے وصال کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لئے آپ کو ملتان شریف بھیجا۔ جہاں ایک مسجد میں ایک عالم دین جن کا نام مولانا نہاج الدین ترمذی تھا۔۔۔آپ نے ان سے علم کی دولت حاصل کی۔۔۔چند سالوں میں۔۔۔علم تفسیر وحدیث۔۔۔اصول ومعانی۔۔۔فلسفہ منطق۔۔۔اور دیگر علوم وفنون حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کو مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔۔۔

آپ کی سیرت سے جہلا پیروں اور اندھی عقیدت رکھنے والے مریدوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔۔۔کہ شریعت کے علم کو حاصل کئے بغیر کوئی۔۔۔سلوک کی منزلوں کو طے نہیں کرسکتا۔۔۔آج جو بھی اٹھتا ہے پیر طریقت، رہبر شریعت بن بیٹھتا ہے۔۔۔جبکہ اس کونماز روزہ کے احکام کا بھی علم

Scanned with CamScanner

نہیں ہوتا۔۔۔بعض پیر تو ایسے ہوتے ہیں۔۔۔جنہیں وضو کے فرائض کا بھی علم نہیں ہوتا۔۔۔پھر بھی وہ رہبر شریعت کے منصب پر فائز رہتے ہیں۔۔۔دعا کریں اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ایسے جاہل پیروں کے فریب سے بچائے۔۔۔اور حقیقی اور اصلی متبع سنت اور قرآن وحدیث کے جاننے والوں سے محبت و عقیدت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ تاریخ کا مطالعہ کریں اور اولیاء اللہ کے حالات زندگی پڑھیں تو پتہ چلے گا ہر اللہ والا تمہیں عالم دین اور شریعت کا عالم ملے گا۔۔۔اور مولوی ہوگا۔۔۔غوث اعظم سرکار کو دیکھو۔۔۔وہ عالم دین تھے۔۔۔خواجہ معین الدین چشتی عالم دین تھے۔۔۔سرکار داتا علی ہجویری کو دیکھو۔۔۔وہ عالم دین تھے۔۔۔سلطان العارین کو دیکھو۔۔۔وہ عالم دین تھے۔حضرات صوفی باکمال ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم المرتبت عالم دین بھی تھے قرآن میں بھی ایک ولی کا ذکر ہے۔

ولی اللہ

ملکہ بلقیس جب حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کے لئے آپ کے محل کے قریب پہنچ گئی۔۔۔تو آپ نے اپنے درباریوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔۔۔اے درباریو! ملکہ بلقیس ہمارے پاس حاضر ہو رہی ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی جائے اور اس کا تخت جو کہ۔۔۔ملک سبا میں یہاں سے سینکڑوں میل دور سات دروازوں میں مقفل ہے۔۔۔بہت بڑا تخت قرآن نے اس کا تذکرہ یوں فرمایا:

يَاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ O [پ۱۹ النمل:۳۸]

"اے درباریو! تم میں سے کون ہے جو اس کا تخت ان کے میرے پاس مطیع ہو کر حاضر ہونے سے پہلے لے آئے۔"

آپ کا یہ فرمان سن کر آپ کے درباریوں میں سے عفریت جن بولا، قرآن حکیم میں بیان ہوتا ہے۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ. [پارہ۱۹، النمل:۳۹]

"ایک بڑا جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کے اجلاس ختم ہونے سے پہلے حاضر کر دوں گا۔"

حضور والا وہ تخت میں لاتا ہوں اور اس کے لانے میں اتنا وقت خرچ کروں گا کہ آپ کی کچہری برخاست ہونے سے پہلے اسے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔۔۔آپ نے فرمایا ہمیں تخت اس سے بھی جلدی درکار ہے تو قرآن کہتا ہے۔۔۔ایک اللہ کا ولی بولا۔

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ.

"تو پھر وہ عرض کرنے لگا۔۔۔جو کتاب کے علم کا جاننے والا تھا۔"

یا یوں کہیئے۔۔۔کہ پھر ایک عالم دین بولا۔۔۔جن کا نام آصف بن برخیا لکھا گیا ہے۔

اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ O

"حضور والا وہ تخت میں پلک جھپکنے سے پہلے آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا"

تو قرآن کہتا ہے۔

فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ.

"پس جو آپ نے دیکھا تو اس تخت کو

Scanned with CamScanner

"اپنے قریب پایا۔" [پ۱۹،ع۱۸]

یہاں ایک بات قابل غور ہے۔۔۔کہ اس عالم ربانی اور جناب سلیمان علیہ السلام کی امت کے ولی نے یہ نہیں عرض کیا کہ حضور آپ سر ہلائیں تو اتنے وقت میں تخت حاضر کردوں گا۔۔۔ یہ نہیں کہا کہ آپ اپنی انگلی مبارک ہلائیں تو میں اتنی دیر میں تخت حاضر کردوں گا۔۔۔یا آپ اپنے لبوں کو ہلائیں تو میں تخت حاضر کردوں گا۔۔۔یہ کس لئے کہا کہ آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے تخت حاضر ہو جائے گا۔ عشاق فرماتے ہیں اس میں اشارہ یہ تھا کہ حضور میں اتنا قوی نہیں ہوں۔۔۔مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ تخت اتنی دور سے لاکر آپ کے سامنے رکھ دوں۔۔۔ہاں اگر آپ میری طرف نگاہِ مقدس فرمادیں گے تو تخت فوراً آ جائے گا۔۔۔تو قرآن کہتا ہے۔۔۔فَلَمَّا رَاٰهُ۔۔۔جب نبی سلیمان علیہ السلام نے ان کی طرف دیکھا۔۔۔ تو تخت کو اپنے پاس موجود پایا۔۔۔یہ قوت ولایت بھی ہے۔۔۔طاقتِ نظرِ نبوت بھی ۔۔۔ یہ کرامت ولی بھی ہے۔۔۔ اور اعجازِ نبوت بھی۔

بہرحال اتنا بڑا تخت لانے والے صاحب کرامت بعد میں۔۔۔ صاحب علم پہلے تھے۔۔۔تو معلوم ہوا ولی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صاحب علم ہو۔۔۔ بے علم جاہل ولی۔۔۔صوفی۔۔۔ پیر۔۔۔ پیر طریقت، رہبر شریعت نہیں بن سکتا۔۔۔سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

علموں باجھ جو کرے فقیری
کافر مرے دیوانہ ہُو

میں بیان کررہا تھا حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے مکمل علم دین۔۔۔علم شریعت حاصل کیا۔۔۔آپ ایک عظیم المرتبت عالم دین، حافظ قرآن تھے۔۔۔آپ نے زندگی کا ایک حصہ حصول علم کے لئے مسجد کی سرائے میں بسر کیا۔۔۔

مرشد سے ملاقات

آپ کی سیرت پاک میں آتا ہے کہ ایک روز آپ ملتان شریف میں وہ مسجد جہاں آپ نے علم دین حاصل کیا۔۔۔اُس کے صحن میں بیٹھے۔۔۔فقہ کی ایک کتاب جس کا نام نافع ہے۔۔۔اس کا مطالعہ فرمارہے تھے۔۔۔کہ اچانک حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری ہوئی۔۔۔آپ نے حضرت خواجہ فریدالدین کو نافع کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا۔۔۔تو آپ نے فرمایا۔۔۔بیٹا کس کتاب کا مطالعہ کررہے ہو۔۔۔تو آپ نے عرض کیا حضور نافع پڑھ رہا ہوں۔۔۔پھر جونہی اس مردحق کے چہرے پر نظر پڑی تو دل کی دنیا بدل گئی اور قدم پکڑ کر عرض کی حضور آپ کی نگاہِ عنایت نافع ہے۔۔۔اس کتاب کا نام نافع مگر آپ کی ذات نافع ہے (یعنی نفع دینے والی) ہے۔۔۔حضرت بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی ایک نظرعنایت نے آپ کو کہاں تک پہنچا دیا۔۔۔

نظراں ناں ملا کے نظراں سارا کجھ بڑھا گئے
عشق دیاں بندیاں کتاباں نئیں کھولیاں

یہ وہی سمجھ سکتا ہے جنہیں کبھی کسی اللہ والے کی نگاہ سے مراتب حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہو۔۔۔علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ پر نظر ولایت ڈالی آپ کے سینہ میں نور ولایت موجزن کر دیا۔۔۔ بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا۔۔۔ اور پھر جتنے روز خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ ملتان شریف میں قیام پذیر رہے وہ آپ کی مجلس میں جاتے رہے۔۔۔ اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔

پھر جب خواجہ بختیار کاکی ملتان سے دہلی واپس جانے لگے بابا فرید الدین نے بھی آپ کے ساتھ جانے کا ارادہ فرما لیا۔۔۔ جس پر آپ کو حکم ہوا۔۔۔ کہ آپ ابھی کچھ عرصہ ملتان ہی میں گزاریں اور علوم ظاہری حاصل کریں۔۔۔ تکمیل ہو جانے پر ہمارے پاس آ جانا بابا فرید نے آپ کے حکم کے مطابق چند سال مزید حصول علم کے لئے ملتان شریف گزارے۔۔۔ اور پھر آپ نے کچھ عرصہ سیاحت میں گزارا۔۔۔ جس کے دوران آپ نے کئی اولیاء اللہ کی زیارت و صحبت سے فیض پایا۔ اور بالآخر آپ دہلی میں خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔۔۔ اور آپ سے بیعت کی بیعت کا سلسلہ پہلے ملتان میں بھی ہو چکا تھا۔۔۔ مگر باقاعدہ تربیت اور نگاہ شفقت کے حصول کے لئے آپ نے دوبارہ بیعت کی۔

حضرت بابا فرید گنج شکر فرماتے ہیں جو عظمت و نعمت میں نے اپنے مرشد ذی وقار میں دیکھی وہ مجھے کہیں نظر نہیں آئی کہ میں آپ کا مرید ہوا۔۔۔ بیعت کے تیسرے روز آپ نے مجھ پر عطا و کرم کا دروازہ کھول

دیا۔۔۔

فوائد السالکین میں بابا فرید الدین گنج شکر اپنی بیعت کا ذکر یوں فرماتے ہیں:۔۔۔ کہ جب بندہ کو پیر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا تو آپ نے۔۔۔ کلاہِ چارترکی۔۔۔ میرے سر پر رکھی اس مجلس میں قاضی حمید الدین ناگوری۔۔۔ مولانا علاؤالدین کرمانی۔۔۔ سید نور الدین مبارک۔۔۔ شیخ نظام الدین۔۔۔ اور بہت سے درویش موجود تھے۔۔۔ میرے سر پر کلاہِ چارترکی۔۔۔ رکھتے ہوئے فرمایا۔ اے فرید مرشد میں اتنی قوت باطنی ہونی چاہئے کہ جو شخص اس سے بیعت کرنے کا طالب ہو۔۔۔ اس کے سینے کی آلائش کو اپنے روحانی تصرف سے ایک ہی نگاہ میں دور کر دے۔۔۔ اور اس کے بعد بیعت لے کر واصل الٰہی کر دے۔۔۔ اگر مرشد میں اتنی قوت نہیں ہے تو پیر اور مرید دونوں گمراہی کی بستی میں مقیم ہیں۔۔۔ جنہیں اپنی منزل مقصود کا علم نہیں۔

باب فرید کلاہِ چارترکی لینے کے بعد عرصہ دراز تک مرشد کی خدمت میں مصروف رہے بالخصوص وضو کرانے کی خدمت آپ کے حصہ میں آ گئی تھی۔

بابا فرید الدین گنج شکر مرشد برحق کی خدمت بھی بجا لاتے اور ساتھ ساتھ آپ کے حکم کے مطابق عبادت و ریاضت اور مجاہدہ میں مشغول رہتے۔۔۔

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی کے دروازہ غزنین کا ایک حجرہ مخصوص کر دیا جہاں آپ عبادت میں مشغول رہتے۔ کثرت ریاضت کی وجہ سے آپ کی یہ حالت ہو گئی کہ کمزوری کے باعث اٹھ کر کھڑے نہ ہو سکتے تھے۔

انہی ایام میں حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری

Scanned with CamScanner

دہلی تشریف لائے اور حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید جناب بابا فرید کے مجاہدہ کا ذکر کیا۔

تو حضرت معین الدین جناب بختیار کاکی کے ساتھ بابا فرید کی چلہ گاہ میں تشریف لے گئے بابا فرید نے اپنے پیر اور دادا پیر کو دیکھا تو ازراہ ادب کھڑے ہونے کی کوشش کی مگر ضعف اور ناتوانی کے سبب گر گئے۔

خواجہ معین الدین چشتی نے فرمایا۔۔۔ اے بختیار کاکی۔۔۔ اس نوجوان کو مجاہدہ کی آگ میں کب تک جلاؤ گے اسے کچھ عنایت کر دو۔۔۔

خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور میں تو آپ کا مرید ہوں آپ کے ہوتے ہوئے میری کیا مجال ہے کہ میں اسے کچھ دے سکوں۔

یہ سن کر خواجہ غریب نواز نے بابا فرید کا ہاتھ پکڑا اور اپنی فیض باطنی سے مالا مال کر دیا۔۔۔

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد آپ کو منصب خلافت سے سرفراز فرمایا۔۔۔ اور سند خلافت لکھ کر آپ کے حوالے کر دی۔

حضرت بابا فرید گنج شکر نے مسند خلافت پر فائز ہونے سے قبل سالہا سال اپنے مرشد گرامی کی زیر نگرانی سلوک کی منازل کو طے کیا۔۔۔ جونہی آپ درجہ کمال پر پہنچے تو آپ کو خلافت عطا کی گئی۔۔۔ اسلام کی تبلیغ واشاعت کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔۔۔

اور آپ مرشد پاک کے حکم سے۔۔۔ ہانسی تشریف لے گئے تھوڑے ہی عرصہ بعد حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا آپ کو جب اس بات

کی خبر ہوئی تو آپ فوراً دہلی پہنچے۔

حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے قبل اپنا خرقہ۔۔۔ عصا نعلین۔۔۔ مصلی اور دیگر تبرکات اپنے عزیز دوست قاضی حمید الدین ناگوری کو عطا کئے اور فرمایا یہ سب تبرکات میرے جانشین فرید الدین گنج شکر کو دے دینا۔

حضرت بختیار کاکی کے وصال کے تین دن بعد بابا فرید دہلی پہنچے۔۔۔ اور مرشد ذی وقار کے مزار پرانوار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔۔۔

اس کے بعد حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام خلفاء جمع ہوئے اور سب نے حضرت بابا فرید کو حضرت بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا جانشین تسلیم کیا۔۔۔ قاضی حمید الدین ناگوری نے تبرکات کی امانت جناب بابا فرید الدین کے سپرد کر دی۔

مرشد ذی وقار کے وصال کے بعد آپ نے دہلی ہی میں قیام کیا اور دن رات عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔

اہل ہانسی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے درخواست کی آپ وہاں تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ دہلی سے ہانسی دوبارہ تشریف لے گئے۔ اور کچھ عرصہ وہاں قیام فرمایا۔ حضرت جمال ہانسوی جو کہ عبادت و ریاضت میں مشغول تھے جب وہ درجہ کمال کو پہنچے تو آپ ہانسی چھوڑ کر پاک پتن تشریف لے آئے۔۔۔ پاک پتن کفر وطغیان میں ڈوبی ہوئی بستی تھی۔۔۔ جہاں ارد گرد مندر اور پجاریوں کا زور وشور تھا۔۔۔

پاک پتن میں آپ کی تبلیغ سعید کی برکت سے آپ کے قال وحال کی قوت سے چار سُو اسلام کی عظمت کے ڈنکے بجنے لگے۔۔۔

Scanned with CamScanner

بے ہدایتوں کو ہدایت، اسلام کی نورانیت سے محروم انسانوں کو اسلام کی نورانیت حاصل ہوئی۔۔۔آپ کے فیض باطنی سے ہزاروں تاریک دل جگمگانے لگے۔

آپ نے اٹھارہ یا چوبیس سال اس جگہ بسر کئے اس کی وجہ سے اس علاقہ کو رونق حاصل ہوئی۔۔۔آپ کے آستانہ پر مخلوق خدا کا میلہ سا لگا رہتا ہے۔آپ کی خانقاہ روحانی یونیورسٹی بن گئی۔۔۔جہاں سے ہزاروں خوش بخت علوم ظاہری و باطنی سے کامیابی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔۔۔

بیٹا مل گیا

ایک روز بابا فرید الدین گنج شکر کی مجلس میں ایک ضعیفہ عورت روتے ہوئے حاضر ہوئی۔۔۔آپ نے اس سے پریشانی کی وجہ دریافت فرمائی تو اس نے عرض کیا۔۔۔حضور بیس سال گزر گئے ہیں میرا ایک بچہ گم ہو گیا ہے۔۔۔ معلوم نہیں کہ وہ زندہ ہے۔۔۔یا فوت ہو چکا ہے۔۔۔اس کی جدائی کے زخم نے مجھے زندہ درگور کر دیا ہے۔۔۔ بزبان حال عرض کرنے لگی۔۔۔ تو حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑی دیر مراقبہ فرمایا۔۔۔پھر سر اٹھایا۔۔۔اور فرمایا۔۔۔ جا تیرا بیٹا گھر پہنچ گیا ہے۔۔۔ چنانچہ وہ عورت خوشی خوشی گھر کی جانب گئی تو ابھی گھر پہنچنے بھی نہ پائی تھی کہ بیٹے سے اس کی راستہ میں ہی ملاقات ہوگئی۔

ماں نے خوشی سے گلے لگا لیا۔۔۔اور آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پوچھا بیٹا تو۔۔۔اتنے دراز عرصہ کے بعد کیسے واپس آ گیا۔۔۔تو بیٹے نے عرض

کیا۔۔۔ امی حضور۔۔۔ میں اس وقت یہاں سے پندرہ سو کوس کے فاصلہ پر تھا۔۔۔آج اچانک میرے دل میں آپ کو ملنے کی تڑپ پیدا ہوئی۔۔۔فوراً آپ تک پہنچنے کی کوئی ظاہری سبیل نہ تھی۔۔۔مایوسی کے عالم میں ایک دریا کے کنارے کھڑا تھا۔۔۔کہ ایک نورانی صورت والا خرقہ پوش بزرگ نمودار ہوا اور اس نے مجھ سے پوچھا تم کیوں پریشان ہو۔۔۔تو میں نے اپنی پریشانی اس سے بیان کی۔۔۔اس نے مجھ سے کہا۔۔۔اگر تو گھر پہنچ جائے تو کیسا رہے۔۔۔ میں نے کہا اگر ایسا ہو جائے تو مجھے اور کیا چاہئے۔۔۔تو انہوں نے مجھ سے کہا۔۔۔آنکھیں بند کر کے میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ سے پکڑ میں نے اُن کے حکم کی تعمیل کی۔۔۔

اب جو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ آنکھیں کھولو۔۔۔تو میں آپ کے پاس کھڑا ہوں۔۔۔وہ حقیقت سمجھ گئی یہ سرکار بابا فرید الدین گنج شکر تھے۔۔۔ چنانچہ وہ آپ کے حضور حاضر ہوئی اور آپ کا شکریہ ادا کیا۔ [راحت القلوب]

چھٹا رکن

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کے بنیادی ارکان پانچ ہیں۔کلمہ۔ نماز۔روزہ۔حج۔زکوٰۃ۔حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ان ارکان اسلام کے ماننے والے تھے۔

ایک دفعہ ایک مولانا صاحب اجودھن کے قریب میں رہنے والے تھے۔علم کا بہت غرور تھا۔۔۔اور اپنے سوا کسی کو مولوی نہ جانتے تھے۔۔۔حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں وہ ایک روز خواجہ فرید الدین گنج

Scanned with CamScanner

شکر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے۔۔۔آپ اپنے عقیدت مندوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور وعظ ونصیحت کا سلسلہ جاری تھا۔

یہ حضرت صاحب بڑے غرور وتکبر کے ساتھ مجلس میں بیٹھ گئے۔۔۔ اور آپ سے گفتگو کا سلسلہ شروع اس انداز میں کیا کہ اس کے سوا کوئی دوسرا صاحب علم نہیں۔۔۔ بابا صاحب اس کے انداز گفتگو کو ملاحظہ فرما کر زیر لب مسکراتے رہے وہ مسلسل اپنا زور علم دکھاتا رہا۔۔۔جب اُس کی بات ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا۔۔۔مولوی صاحب ماشاءاللہ آپ صاحب علم ہیں۔۔۔ذرا یہ تو بتائیں کہ اسلام کے بنیادی ارکان کتنے ہیں۔

مولانا صاحب کہنے لگے جناب۔۔۔ پانچ۔۔۔کلمہ۔۔۔نماز۔۔۔ روزہ۔۔۔حج۔۔۔زکوٰۃ۔

بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے سنا ہے کہ اسلام کا ایک چھٹا رکن روٹی ہے۔

مولانا صاحب آپ کی یہ بات سن کر سیخ پا ہو گئے۔۔۔اور کہنے لگے آپ جیسے کم علم لوگ لایعنی مسئلے گھڑ لیتے ہیں اور دینی مسائل میں دخل اندازی کرتے ہیں۔۔۔اور بڑے غصہ میں آ کر مجلس سے اٹھ کھڑا ہوئے۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد وہ مولانا صاحب حج کے لئے تشریف لے گئے۔۔۔اور سات برس مکہ معظمہ میں قیام کیا۔۔۔اور پھر بحری راستہ سے واپس اپنے ملک کو آئے۔راستہ میں جہاز سمندری طوفان کی نذر ہو گیا۔۔۔مولانا نے ایک تختہ پر بیٹھ کر اپنی جان بچائی۔۔۔اور ایک کنارے پر پہنچ گئے۔۔۔تختہ سے اتر کر خشکی پر بیٹھ گئے۔۔۔وہ ایک سنسان بے آباد جزیرہ نما جگہ تھی۔۔۔کھانے

کی کوئی چیز وہاں میسر نہ تھی مسلسل فاقوں کی وجہ سے جاں بلب ہو گئے۔۔۔پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے پاس کوئی چیز نہ تھی۔۔۔اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص اس جزیرہ میں ظاہر ہوا۔۔۔جس کے سر پر روٹیاں تھیں اور اس نے روٹی بیچنے کی آواز لگائی۔۔۔یہ سن کر مولانا کے بدن میں جان آ گئی۔۔۔مگر پاس پیسہ بھی نہ تھا جس سے روٹی کی خریداری کی جا سکے۔۔۔

مولانا نے بڑی عاجزی سے اس شخص سے کہا بھائی میرا جہاز سمندر میں غرق ہو گیا ہے۔۔۔اور میں بڑی مشکل سے یہاں تک پہنچا ہوں میرے پاس کوئی پیسہ نہیں میں بھوک کی وجہ سے مر رہا ہوں۔۔۔اس شخص نے کہا جناب میں تو بغیر قیمت کے کھانا نہیں دیتا۔۔۔مولانا کہنے لگے۔۔۔کیا تم مسلمان ہو۔۔۔ اس نے جواب دیا ہاں میں مسلمان ہوں۔۔۔مولانا صاحب نے فرمایا۔۔۔ میں بھی الحمدللہ ایک مسلمان ہوں۔۔۔عالم دین ہوں۔۔۔میں نے سات بار حج کا فریضہ ادا کیا ہے۔۔۔میں علم دین پر پورا پورا عبور رکھتا ہوں۔۔۔اسلام کی یہ تعلیم ہے جو شخص بھوکوں کو کھانا۔۔۔پیاسوں کو پانی دے۔۔۔مسافروں بے وطن لوگوں کی امداد کرے گا وہ اجر عظیم پائے گا۔۔۔اس لئے تم مجھے کھانا بلا معاوضہ دے دو۔۔۔

اس آدمی نے کہا۔۔۔کہ اگر میں بلا معاوضہ کھانا لوگوں کو کھلا کر گھر چلا جاؤں۔۔۔تو اپنے بچوں کی ضروریات کیسے پوری کروں گا۔۔۔

مولانا صاحب بڑے مایوس ہوئے اور کہا۔۔۔خدارا مجھ پر ترس کرو۔۔۔اور میری جان بچا دو۔۔۔اس پر اس روٹی بیچنے والے نے کہا۔۔۔ اچھا اگر کھانا لینا چاہتے ہو تو سات حج جو تم نے ادا کئے ہیں اُن کا ثواب مجھے دے

Scanned with CamScanner

دو۔۔۔اور روٹی لے لو۔۔۔مولانا صاحب کی جان پر بنی ہوئی تھی۔۔۔کہنے لگے اچھا بھئی سات حج لے لو اور مجھے کھانا دے دو۔۔۔

اب اُس شخص نے مولانا صاحب کو کھانا پیش کر دیا آپ نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔۔۔اور وہ شخص غائب ہو گیا۔۔۔مولانا نے اس کا پتہ ٹھکانہ معلوم کرنے کی کوشش کی مگر ناکام ہوئے۔۔۔پھر رات دن سمندر کی طرف نظر جمائے بیٹھے دیکھتے کہ کوئی جہاز کشتی کا گزر ادھر سے ہو اور اُن کے یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل بن جائے۔

حتیٰ کہ مولانا کو پھر بھوک نے نڈھال کر دیا تو پھر وہی روٹیوں والا آ گیا۔۔۔پھر گفتگو ہوئی اب مولانا نے روٹی کے عوض نمازیں دے دیں۔۔۔ وہ روٹی دے کر پھر چلا گیا۔۔۔پھر بھوک نے ستایا۔۔۔تو اس نے زکوٰۃ کا ثواب بھی دے دیا۔۔۔

حتیٰ کہ چار مرتبہ یہ واقعہ پیش آیا۔۔۔نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا ثواب دے کر روٹی لے کر کھالی۔۔۔اب پھر بھوک نے ستایا۔۔۔تو وہ شخص پھر آ گیا تو مولانا کہنے لگے اس بار اگر تمہیں روٹی دوں تو اب تو تمہارے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہا۔۔۔

وہ شخص کہنے لگا کہ پہلے تو تو مجھے زبانی حج، روزہ، نماز، زکوٰۃ کا ثواب دیتا رہا اور اس کے عوض کھانا لیتا رہا۔۔۔اس بار ایسا کرو۔۔۔کہ مجھ سے روٹی لے لو اور مجھے تحریر کر دو۔۔۔کہ تم مجھ کو اپنی نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ روٹی کے عوض دے چکے ہو۔

مولانا نے تحریر کر دیا۔۔۔اور اس نے کھانا دے دیا چنانچہ اس نے یہ

تحریر لکھوا کر حسب سابق اپنی راہ لی۔۔۔اس واقعہ کے تھوڑی دیر بعد ایک جہاز کا ادھر سے گزر ہوا۔۔۔اور مولانا کو بٹھا کر ساتھ لے گیا۔۔۔یہ ہندوستان کے حاجیوں کا جہاز تھا۔۔۔مولانا۔۔۔واپس وطن پہنچ گئے۔

اور ایک روز بابا فریدالدین گنج شکر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔۔۔ اور اپنے حج کا حال سنا کر بڑے مسرور ہو رہے تھے۔

مولانا کی طبیعت تو صاف ہو چکی تھی آپ نے فرمایا مولانا اب تو آپ ہم سے ناراض نہیں۔۔۔مولانا نے عرض کی حضور اگر ناراض ہوتا تو آپ کی خدمت میں کیوں حاضر ہوتا۔۔۔

آپ نے فرمایا۔۔۔حج پر تشریف لے جانے سے قبل آپ میرے پاس آئے تھے۔۔۔اور میں نے آپ کو اسلام کا چھٹا رکن بتایا تھا۔۔۔تو آپ یہاں سے ناراض ہو کر چلے گئے تھے۔۔۔مولانا صاحب کہنے لگے اوہ مجھے تو یہ یاد نہیں۔۔۔میرا خیال اب بھی یہی ہے۔۔۔درویش لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں۔۔۔ہمارے خیال میں اب بھی یہی ہے۔۔۔اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔اسلام کا چھٹا رکن کوئی نہیں۔۔۔

بابا فرید فرمانے لگے مولانا۔۔۔اسلام کا چھٹا رکن روٹی ہے۔۔۔یہ بات زبانی نہیں بلکہ لکھی ہوئی کر رہا ہوں۔۔۔پھر آپ نے اپنے خادم سے فرمایا جاؤ اندر سے فلاں کتاب اٹھا کر لاؤ۔۔۔خادم نے کتاب لا کر دے دی تو بابا صاحب نے دوسرے احباب کو مجلس سے ایک طرف کر دیا۔

اور پھر وہ ورق مولانا صاحب کے آگے کر کے فرمایا یہ دیکھو مولانا یہ تمہاری تحریر ہے یا کسی اور کی۔۔۔تمہیں وہ شخص یاد ہے۔۔۔جسے تم نے روٹی

Scanned with CamScanner

کے بدلے ساری عمر کی نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ فروخت کر کے تحریر کر دیا۔

اب جو مولوی صاحب نے یہ اپنی تحریر دیکھی تو چیخ نکل گئی اور آپ کے قدموں کو بوسہ دیا اور اپنی تحریر دیکھ کر تائب ہو گیا۔

سچے مرد صفائیاں والے جو گل کہن زبانوں
مولا پاس اوہوہ منیندا بکی خبر قرآنوں
کامل لوگ کرامت والے صاحب صدق صفائیاں
مٹی نوں اکسیر بنا دے کنڈاں نال رلائیاں

سونا بنا دیا

ایک روز حسن قوال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا حضور میری بیٹی کی شادی ہے میں غریب نادار ہوں میرے پاس خرچہ نہیں ہے مہربانی فرما کر مجھے کچھ عنایت کر دیں تاکہ میں بچی کی شادی کے فریضہ سے فارغ ہو سکوں۔۔۔ آپ نے فرمایا۔۔۔ ہم درویش فقیر لوگ ہمارے پاس دنیاوی مال و منال کہاں ہے۔۔۔ تو اس خادم نے اصرار کیا سرکار آپ جو بھی مجھے عطا کریں گے وہ میرے لئے کافی ہوگا۔۔۔ آپ کے پاس ایک اینٹ پڑی تھی فرمایا اچھا فقیر سے یہ اینٹ لے جاؤ۔۔۔ اب جو اس نے اینٹ کو دیکھا تو مٹی کی تھی۔۔۔ جب اسے اٹھایا تو سونے کی ہو گئی۔۔۔ چنانچہ وہ اسے لے گیا اور بچی کی شادی کی جملہ ضروریات کو پورا کر لیا۔

(۱) علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

جیڑا کم نہ عمر وچ مک سکے

بوہے ولی دے کم اوہ جھب ہندا
سو ہتھ رسہ سرے تے گنڈھ صائم
جدھر ولی ہوندا ادھر رب ہندا

(۲) عارف کھڑی شریف میاں محمد بخش علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔

کامل لوگ کرامت والے صاحب صدق صفائیاں
مٹی نوں اکسیر بناوندے کنڈاں نال رلائیاں

وصال

زندگی کے آخری ایام میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے۔ ہر طرح علاج کیا گیا مگر صحت یابی نہ ہوئی۔۔۔ بالآخر پانچ محرم الحرام ۶۷۰ھ کو آپ کی طبیعت مبارکہ زیادہ بگڑ گئی۔ آپ نے عشاء کی نماز ادا فرمائی اور اس کے بعد آپ پر بے ہوشی کا عالم طاری ہو گیا۔۔۔ جونہی آپ کو دوبارہ ہوش آئی تو آپ نے احباب سے پوچھا کہ میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی ہے۔۔۔ تو خدام نے عرض کیا حضور والا آپ نے نماز ادا فرما لی تھی۔۔۔ مگر آپ نے پھر حکم فرمایا۔۔۔ پانی لا دو۔۔۔ دوبارہ تازہ وضو کیا اور نماز عشاء ادا فرمائی۔۔۔ پھر بے ہوش ہو گئے۔۔۔ جب ہوش آیا۔۔۔ تو پھر پانی منگوایا اور تازہ وضو کیا۔۔۔ اور تیسری مرتبہ نماز عشاء ادا فرمائی۔۔۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ نے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا اور زبان مبارک سے یا حی یا قیوم فرمایا اور سجدہ کی حالت میں جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔۔۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

Scanned with CamScanner

اور کوئی غیب سے پکار رہا تھا جس کی آواز کو یوں محسوس کیا گیا۔

دوست بہ دوست پیوسه

[اخبارالاخبار]

سفرِ آخرت

خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال باکمال کی خبر پاک پتن میں آناً فاناً پھیل گئی۔۔۔ پورے علاقہ سے لوگ چشم بہ گریاں جمع ہونا شروع ہو گئے۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے آپ کے عقیدت مندوں کی کثیر تعداد جمع ہو گئی۔۔۔

جب کفن کی تیاری کا مرحلہ پیش آیا تو آپ کی ایک عقیدت مند بڑھیا نے کفن کا کپڑا پیش کیا اور بتایا کہ میں نے اس کپڑے کا سوت اپنے ہاتھ سے کاتا ہے اور اس کپڑے میں ایک ایک تار باوضو بنائی ہے۔

میں نے یہ کفن کا کپڑا اپنے لئے تیار کیا تھا۔ میری خوش بختی ہوگی اگر اس کو باباصاحب کے کفن کے لئے منظور کر لیا جائے۔۔۔ عورت کے اس حسن عقیدت اور کفن کی شانِ نفاست وطہارت کو دیکھتے ہوئے ہی آپ کا کفن بنا۔۔۔ پھر ہزاروں اشکبار آنکھوں میں آپ کا جسد اٹھایا گیا اور جنازہ کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

آپ کا مدفون وہ حجرہ مبارک بنایا گیا جہاں پر سینکڑوں مرتبہ ختم قرآن ہوا تھا۔

آپ کے مدفن پر ایک عظیم الشان روضہ مبارک تعمیر کیا گیا سلطان

غیاث الدین بلبن رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر رقم پیش کی اور حضرت محبوب الٰہی نے اسے اپنی نگرانی میں تعمیر کروایا۔

بہشتی دروازہ

خواجہ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار کا جنوبی طرف والا دروازہ بہشتی دروازہ ہے۔۔۔ اس پر آج بھی باب جنت لکھا ہوا ہے۔۔۔ اس دروازہ سے گزرنا اہل عقیدت اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔۔۔ آپ کے سالانہ عرس کے موقع پر جب یہ دروازہ کھولا جاتا ہے۔۔۔ تو لاکھوں عقیدت منداس دروازے سے گزرتے ہیں۔ ذوق وشوق کا عالم قابل دید ہوتا ہے۔

اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔۔۔ کہ سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء کو ایک روز خواب میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دروازہ کے متعلق فرمایا: جو اس دروازہ میں (ایمان واخلاص کے ساتھ) داخل ہوگا وہ امن میں ہے۔

چنانچہ حضرت محبوب الٰہی نے منادی کروادی کہ جو شخص سچے دل سے تائب ہو کر اس دروازے سے گزر جائے گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔۔۔

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ صرف دروازے ہی سے گزرنا جنت کی ضمانت ہے۔۔۔ اُن کو ایمان اخلاص کی شرط کو بھی ذہن نشین رکھنا چاہئے۔

حضرت دیوان شیخ ابراہیم کبری جب آستانہ عالیہ پر سجادہ نشین تھے تو

Scanned with CamScanner

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ اس دروازے کو بہشتی دروازہ کہنا خلافت شریعت ہے۔۔۔تو جناب دیوان صاحب خاموش رہے۔عرس کے ایام آئے تو آپ نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سر پر ایک چادر ڈال کر فرمایا۔۔۔اب جو اس نے اپنے پیچھے آتی ہوئی خلقتِ کثیر کو دیکھا کہ اُن میں بعض لوگوں کے چہرے گناہوں کی وجہ سے مسخ نظر آئے۔۔۔لیکن جب وہ روتے توبہ استغفار کرتے اس دروازے سے گزرے تو پاکیزہ اور اچھی صورتوں میں تھے وہ شخص آپ کی یہ کرامت دیکھ کر دل وجان سے معترف ہو گیا۔

رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ مجھے اور آپ کو ولیوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ اَنَا اٰتِیْکَ بِہٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ ط فَلَمَّا رَاٰہُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَہٗ قَالَ ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ.○ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ○

اُن لوگوں کی عظمت کا اللہ بھی ذاکر ہے
گُن آپ کی عظمت کے دن رات جو گاتے ہیں
جو شاہِ مدینہ کو لجپال، سمجھتے ہیں
دامانِ طلب بھر کر محفل سے وہ جاتے ہیں
آقا کی ثناء خوانی دراصل عبادت ہے

ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں
اس آس پہ جیتا ہوں کہہ دے یہ کوئی آ کر
چل تجھ کو مدینے میں سرکار بلاتے ہیں
اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں نبی سرور
یہ سچ ہے نیازیؔ ہم سرکار کا کھاتے ہیں

میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو!

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپ کو اس نورانی وجدانی ایمانی اور پر کیف محفل میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی۔ آج میں نے قرآن مجید، فرقان حمید کی سورۃ نمل آپ کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں یعنی اولیاء اللہ کی عظمت وشان بیان فرمائی۔ اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے۔ رب تعالیٰ مجھے اور آپ کو قرآن پڑھنے، قرآن سیکھنے، قرآن سکھانے اور قرآن سننے سنانے اور قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں پر زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ o [سورۃ نمل، آیت نمبر ۴۰]

''اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا۔ کہ میں اُسے حضور میں حاضر کردوں گا۔ ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس دیکھا۔ کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔''

میرے دوستو اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ مبارکہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی امت کے ایک ولی کی کرامت کا ذکر کیا۔ اُس نے ایک پل مارنے سے پہلے ملکہ بلقیس کا تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں لاکر رکھا تھا۔ تو اگر دوسرے انبیاء کرام کی امت کے ولی میں اتنی طاقت ہوسکتی ہے۔ کہ آنکھ جھپکنے سے پہلے تخت لاکر رکھ سکتا ہے۔ تو امام الانبیاء، ہمارے پیارے آقا جو نبیوں کے آقا ہیں۔ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی امت کے ولی کی طاقت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہمارے آقا سارے نبیوں سے افضل اور اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔

آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سارے نبیوں سے اعلیٰ۔
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہمارے رسولوں سے اعلیٰ۔
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا دین اعلیٰ۔
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل کی گئی کتاب اعلیٰ۔
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا قبیلہ اعلیٰ۔
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خاندان اعلیٰ۔
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام اعلیٰ۔
آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مقام اعلیٰ۔

تو مجھے کہنے دو کہ ہمارے نبی اعلیٰ ہیں
تو آپ کی امت کے ولی بھی اعلیٰ ہیں

تو آج میں اللہ تعالیٰ کے جس پاک ولی کامل کا ذکر آپ حضرات کے

سامنے کرنے والا ہوں۔اُن کی شان بے مثال ہے۔

وہ جن کی سیرت اعلیٰ
وہ جن کی صورت اعلیٰ
وہ جن کا کلام اعلیٰ
وہ جن کا مقام اعلیٰ

وہ نہایت ہی پیارے ولی کامل حضرت پیر سید مہر علی شاہ چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔جن کو اللہ رب العزت نے بڑا بلند مقام عطا فرمایا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلام دشمن قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔اور دین اسلام کی خلاف اٹھنے والے لوگوں کا سر کچل کے رکھ دیا۔اور آپ نے ساری زندگی دین اسلام کی خاطر گزار دی۔رات دن اسی کوشش میں رہے کہ کسی نہ کسی طریقہ سے اسلام کو اور زیادہ طاقت حاصل ہو۔اور آپ کی زندگی سے اس بات کا بھی بخوبی پتہ چلتا ہے۔کہ سرکار گولڑہ شریف اللہ تعالیٰ کے سچے ولی کامل تھے۔

ولی کا معنی ہے قرب اور نزدیکی والا۔محبت کرنے والا،دوست،فرمانبردار،مددگار اور نگہبان اور ولی ہونے کی یہ تمام صفات سرکار گولڑہ شریف میں نظر آتی ہیں۔

آپ ہر ایک کی مشکل کو حل کرتے ہیں۔آپ سب کی مدد بھی کرتے ہیں۔بالخصوص آپ اپنے ماننے والوں سے محبت بھی کرتے ہیں۔اور پھر اُن کی نگہبانی بھی فرماتے ہیں۔شاعر نے ایسے اللہ کے بندوں کے متعلق کیا خوب کہا ہے۔

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ ولیاں دے آئی
ولی نگاہ کرے جس ویلے تے مشکل رہے نہ کائی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ میرے خاص بندوں کی شان یہ ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. [پ۱۱،ع:۱۳] ”خبردار جو اللہ کے ولی ہیں اُن پر نہ کوئی خوف اور نہ کوئی غم ہے۔“

لہٰذا اللہ تعالیٰ کا ولی اللہ کے انتہائی قریب ہو جاتا ہے۔یعنی جب اللہ کا ولی معرفت الٰہی میں مُسْتَغْرِق ہو جاتا ہے۔تو اس طرح کا قرب حاصل کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی چیز اُس کے دل پر اثر انداز نہیں ہوتی ایسی حالت میں وہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کا مصداق بن جاتا ہے۔

اگر وہ بولتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں بولتا ہے۔
اگر وہ حرکت کرتا ہے۔تو اللہ کی رضا کے لئے حرکت کرتا ہے۔
اللہ کا ولی سنتا ہے۔دیکھتا ہے۔سوتا ہے۔

جاگتا ہے۔چلتا ہے۔پھرتا ہے۔یعنی کوئی کام وہ اپنی زندگی میں سرانجام دیتا ہے۔سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کا ولی ہونے کی تمام کیفیات سرکار گولڑہ شریف میں دیکھنے کو ملتی ہے۔اس اللہ کے ولی کے آستانے پر جا کر تو دیکھو کہ ان کے مزار پر کتنی رونقیں لگی ہوئی ہیں۔دن رات دنیا کے کونے کونے سے لوگ آ کر اس اللہ کے ولی کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔مزار کے قریب نظارہ کریں۔تو آنے والے لوگ بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں۔نعتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں۔سرکار مدینہ پر درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔نفل ادا کرتے ہیں۔اور نیک عمل کرتے ہیں۔اور یہ سب فیض سرکار گولڑہ شریف کا ہی ہے۔کہ لوگ اُن

Scanned with CamScanner

سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے آنے والے مہمانوں سے کتنی محبت کرتے ہیں۔ آپ کی سیرت پاک یعنی آپ کی زندگی کے حالات جب بندہ سنتا ہے۔ پڑھتا ہے۔ تو حیران ہو جاتا ہے اور یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کہ سرکارِ گولڑہ شریف واقعہ ہی اللہ کے ولی ہیں۔

حضرت قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب کی ولادت باسعادت یکم رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ بمطابق 14 اپریل 1859ء بروز پیر کو گولڑہ شریف کی مقدس بستی میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی تبلیغ کے لئے حضرت ''قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ'' کو مسلمانوں کا رہنما اور پیشوا بنا کر بھیجا۔

سرکار گولڑہ شریف کی ولادت کے متعلق پہلے ہی بشارتیں مل رہی تھیں کہ حضرت پیر سید فضل دین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے والد ماجد کے ماموں تھے۔ اور اُس وقت اس خاندان کی مسند ارشاد پر جلوہ فگن تھے۔ اور اس امر پر مطلع تھے کہ اس گھر میں ایک روشن چراغ پیدا ہونے والا ہے۔

[مہر منیر ص ۶۱]

دنیا سے علیحدہ ہو کر رہنا

سرکار گولڑہ شریف فرماتے تھے کہ بچپن کے زمانہ میں مجھے آبادی سے وحشت تھی۔ اور ویرانوں میں جی لگنے کا احساس ہوتا تھا۔ اور ابھی اتنا چھوٹا تھا کہ میں اپنے گھر کا دروازہ نہیں کھول سکتا تھا۔ اس لئے شام کو ایک چٹو دھکیل کر دروازے کے قریب رکھ کر اس کے اوپر چڑھ کر دروازہ کھول لیتے۔ اور رات کا بیشتر حصہ جنگل کی جھاڑیوں میں گزارتے اور رات کو ٹھنڈے پانی سے وضو

کرتے تھے۔ [ماخوذ مہر منیر، ص ۶۴]

شیطان کو گرا دیا

سات سال کی عمر میں آپ کی بحالت خواب شیطان سے قوت آزمائی ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ خواب میں شیطان نے مجھے کہا کہ آؤ میرے ساتھ کشتی کرو جب میں اسے گرانے کے قریب ہوتا تو مجھے دل میں بڑی خوشی پیدا ہوتی کہ میں غالب آ رہا ہوں مگر اچانک رخ بدل جاتا جب وہ مجھے گرانے کی کوشش کرتا۔ تو تائید الٰہی سے میری زبان پر لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔ جاری ہو جاتا اور وہ مغلوب ہونے لگتا تین چار مرتبہ ایسے ہی ہوا بالآخر اللہ تعالیٰ کی مدد سے میں شیطان کو گرانے میں کامیاب ہو گیا۔

آپ کا دورِ تعلیم

آپ قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک مدرسہ میں داخل ہوئے۔ آپ اتنے کم عمر تھے کہ آپ مدرسہ کی طرف اکیلے آ جا نہ سکتے تھے۔ تو آپ کا خادم آپ کو اٹھاتا اور مدرسہ چھوڑ آتا۔ اور پھر پڑھائی سے فارغ ہو کر واپس گھر لے آتا اور حضرت قبلہ عالم نے جب قرآن کو ناظرہ پڑھنا شروع کیا۔ تو دیکھنے والوں نے کیا دیکھا۔ کہ جب آپ نے قرآن دیکھ کر پڑھ لیا۔ یعنی مکمل کر لیا تو آپ کو اس وقت سارا قرآن زبانی یاد ہو چکا تھا۔ [سیف چشتیہ، ص ۲۱]

سرکار گولڑہ کے پاس کوئی بھی آیا اپنی جھولی بھر کے گیا۔ آپ نے کسی کو خالی نہ لوٹایا۔

کوئی ناکام آیا، کامیاب ہو گیا۔

Scanned with CamScanner

بے اختیار آیا، بااختیار گیا۔

غریب آیا، امیر ہو گیا۔

ذرہ آیا، ستارا ہو گیا۔

قطرہ آیا، سمندر ہو گیا۔

گدا آیا، بادشاہ ہو گیا۔

کمتر آیا، ذیشان ہو گیا۔

خادم آیا، سلطان ہو گیا۔

روتا ہوا آیا، فرحان ہو گیا۔

بے چین آیا، سراپا چین بن گیا۔

دشمن آیا، خادم سرورِ کونین بن گیا۔

سرکار گولڑہ شریف کی کیا شان بتاؤں۔ اللہ نے آپ کو بڑی بلندیاں عطا فرمائیں۔

آپ کی دینی خدمات

آپ تعلیم قرآن اور علم حدیث پر خصوصی توجہ دیتے تھے۔ آپ نے دینی درسگاہوں کے ساتھ بڑا تعاون فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ طالب علم یعنی قرآن پڑھنے والے، حدیث پڑھنے والے لوگوں سے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ اور اُن کو زیادہ سے زیادہ علم پڑھنے کی نصیحت کرتے تھے۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح عیسائیت، مرزائیت، اور دیگر

مذاہب کا رد فرمایا اسی طرح دیو بندیت، وہابیت کے فکرِ باطل کی تردید فرمائی۔

جب مولانا احمد حسن صاحب نے شملہ سے میلاد شریف کے جلوس کے بارے میں سوال کیا۔ تو قبلہ پیر سید مہر علی شاہ نے جواب دیا۔ جو فتاویٰ مہریہ ص ۱۸ میں موجود ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ مسلمانوں کے لئے خوشی میلاد جائز ہے۔ اس کے علاوہ زیارت قبور۔ مسئلہ استمداد۔ سماع موتیٰ وَ مَا اُهِلَّ بِهٖ بِغَیْرِ اللّٰهِ کی تفسیر کے لئے آپ کی کتاب اِعْلَاءُ کَلِمَةُ اللّٰهِ کا مطالعہ کریں آپ نے ان مسائل پر کئی بار مناظرے کئے۔ اور لوگوں کو سیدھا راستہ دکھایا۔

دشمن تلوار سے حملہ آور

آپ پر کئی بار حاسد لوگوں نے حملے کئے تا کہ کسی طرح اسلام کو پھیلانے والے اس دنیا میں نہ رہیں۔ لیکن اُن کو کیا معلوم کہ جن کی حفاظت کرنے والا خود خدا تعالیٰ ہو اُن کو کون مار سکتا ہے۔

دوستانِ محترم اس عظیم ہستی کا ذکر میں نے آپ حضرات کے سامنے کیا۔ جن کی وجہ سے آج پاکستان میں سنت کا بول بالا ہے۔

جنہوں نے اسلام کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔

جن کی تبلیغ سے غیر مسلم مسلمان ہو گئے۔

آپ عظیم مبلغ اسلام ہیں۔

آپ روشنی کا مینار ہیں۔

آپ خالقِ کائنات کا انعام ہیں۔

آپ زینتِ اولیاء عظام ہیں۔

Scanned with CamScanner

آپ اولیاء کے تاجدار ہیں۔

آپ قاسمِ نور وانوار ہیں۔

آپ ہمارے سید وسردار ہیں۔

آپ محبت علی میں سرشار ہیں۔

آپ نیک ہیں ابرار ہیں۔

آپ فیضان وکرم کے انبار ہیں۔

آپ غریبوں اور فقیروں کا بھرم ہیں۔

آپ سراپا فیض وکرم ہیں۔

آپ کملی والے کی تنویر ہیں۔

آپ مریدوں کے نصیر ہیں۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

میرے بزرگو، دوستو میں عرض کر رہا تھا کہ کئی بار حاسدوں نے آپ پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر جسے خدا بچائے اسے کون مار سکتا ہے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

حملہ آور

ایک حاسد نے ایک آدمی کو اجرت دے کر بھیجا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر تلوار کا وار کر دو وہ شخص تلوار لے کر آیا اور موقع پاتے ہی آپ کی چارپائی کے نیچے چھپ گیا۔ اور سرکار گولڑہ شریف عشاء کی نماز ادا کر کے اپنی چارپائی پر لیٹ گئے مگر اُس کو آپ پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور جب آپ سو گئے تو آپ نے

کروٹ بدلی اور آپ کا بازو اس حملہ آور کو لگ گیا تو وہ ڈر کر بھاگ گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ شخص کسی مقدمہ میں پکڑا گیا۔ اور قید میں ہو گیا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ اس معاملے میں میں بے قصور ہوں۔ البتہ حضرت سرکار گولڑہ شریف پر حملہ کرنے کے اقدام میں گنہگار ہوں۔ اب میں جو قید میں ہوں یہ سزا اس عمل کی ہے۔

[ماخوذ مہر منیر، ص ۳۶۱]

کھانے میں زہر

ایک شخص ساگ کا سالن پکا کر اس میں زہر ملا لایا۔ آپ کو شک ہو گیا۔ کہ اس کھانے میں زہر موجود ہے مگر آپ نے اس کی دل جوئی کے لئے دو تین لقمے کھا لئے۔ جس سے زہر کا معمولی سا اثر بھی ہوا۔ شیخ الجامعہ کا قول نقل کیا جاتا ہے کہ حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے شبہ ہو گیا تھا کہ کھانے میں زہر ہے۔ لیکن اگر نہ کھاتا تو یہ لوگ شرمندہ ہو جاتے، لیکن اُن کے ارادوں سے میری زندگی خطرہ میں پڑ گئی تھی۔ لیکن دل میں خیال آیا کہ اے مہر علی موت کا وقت تو مقرر ہوتا ہے۔ اگر تقدیر میں ابھی موت نہیں ہے۔ تو اس زہریلے کھانے سے تیرے جسم کو کوئی اثر نہیں ہوگا۔ [مہر منیر، ص ۳]

جادو کا اثر

آپ کے جانی دشمنی نے سری نگری کے برہمن سے جادو کرایا۔ جس سے آپ سرکار سخت بیمار ہو گئے۔ بے ہوشی کے دورے پڑنے لگے اور بے حس و حرکت لیٹے رہتے۔

مہینہ بھر گزر گیا تو جان کا دشمن بڑا خوش ہوا کہ میرا وار بڑا کامیاب ہو

گیا۔ کہ حضرت جی بستر پر لیٹ گئے۔ بیمار ہو گئے۔ بڑا خوش ہوا۔ اور یہ بات مولانا محبوب عالم کے کان میں پڑی کہ دشمن بڑا خوش ہے۔ مولانا حضرت صاحب کے ہاں آئے اور سارا ماجرہ بتایا تو آپ بستر سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور کہا کہ مولانا یہ مرض عارضی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان بن کر آیا ہے۔ کافر کا جادو مجھے نہیں مار سکتا۔ جاؤ تسلی رکھو۔

اور جادوگر کا اعلان تھا کہ دس دن میں میں حضرت کو ختم کر دوں گا۔ اگر حضرت ختم نہ ہوئے تو یہ جادو میرے پر خود چل جائے گا اور میں خود مر جاؤں گا۔ اور جب پیر سید مہر علی شاہ تندرست ہو گئے۔ تو جادوگر کو علم ہوا کہ جس پر میں نے جادو کیا تھا وہ تو تندرست ہو گیا۔ اب میں مر جاؤں گا وہ پیر حیدر علی شاہ جلال پوری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ حضرت میرا کچھ علاج کریں ورنہ میں مر جاؤں گا۔ زور زور سے رونے لگا۔ میں مر جاؤں گا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ سے مجھے معافی دلوادیں یا خود نظر کرم فرمائیں۔

آپ نے فرمایا کہ تم نے ہمارے چراغ کو بجھانے کی کوشش کی ہمارے پاس تیرے لئے پھٹکار کے علاوہ کچھ نہیں۔ چنانچہ وہ سری نگر واپس چلا گیا اور اپنے ہی جادو کی ناکامی کے ردِعمل سے ہلاک ہو گیا، اور جس نے پیسے دے کر جادو کروایا تھا وہ بھی کچھ عرصہ بعد چل بسا۔

آپ پر جادو کرنے والے خود جادو کی زد میں آ گئے آپ سرکار گولڑہ اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اس لئے آپ کو مٹانے والے خود مٹ گئے۔ اور آپ کے دربار پر آج بھی روشنی ہی روشنی نظر آتی ہے۔ کہ شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

نہ وزیراں تے نہ امیراں دے
دیوے بلدے سدا فقیراں دے

آپ کو کھانے میں زہر ملا کر دیا گیا۔ آپ کو پتہ بھی چل گیا لیکن آپ نے کھانا کھلانے والے کے ہاتھ سے کھانا کھا لیا۔

آپ پر حملہ کیا گیا۔ آپ پر جادو کروایا گیا۔ اس کے باوجود آپ نرم دل اور مہربان ہیں۔

آپ کی سخاوت بے مثال
آپ کی عنایت بے نظیر
آپ کی عادت عادتِ فقیرانہ
آپ کا جمال جمالِ یگانہ
آپ کا دل گزرگاہ رب جلیل
آپ کی سیرت ولائیت کی دلیل
آپ قاسم ایمان ہیں
آپ قاسم عرفان ہیں
آپ قاسم فیضان ہیں
آپ قاسم علم قرآن ہیں
آپ قاسم ایقان ہیں
آپ قاسم صداقت ہیں
آپ قاسم ولایت ہیں

یہ سب کچھ سرکار گولڑہ کے ہنرفراز کی برکت کی وجہ سے وہاں موجود ہے

Scanned with CamScanner

۔اور دن رات رونق لگی ہوئی ہے۔

آپ کا جام جامِ محبت

آپ کا انعام انعامِ محبت

آپ کا کلام کلامِ محبت

آپ کی شام شامِ محبت

آپ کا دربار سراپا محبت

اور مجھے کہنے دو آپ اولیاء اللہ کی شان ہیں۔

اور آپ ولایت کے سلطان ہیں

اور آپ ہر اک پہ مہربان ہیں (رحمۃ اللہ علیہ)

اور آپ کا آستانہ غریبوں کی جائے پناہ ہے۔آج بھی آپ اگر دربار شریف کی حاضری کے لئے جائیں تو سب سے پہلے آپ کو عزت سے بٹھایا جائے گا۔اور لنگر خانہ سے کھانا لاکر پیش کیا جائے گا۔آرام کے لئے جگہ دی جائے گی۔

حضور سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ آپ کی بے شمار کرامات موجود ہیں۔جن کو پڑھ کر غلاموں کے دل روشن ہو جاتے ہیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

شاہکارِ قدرت

ایک روز حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سواری سے اتر کر مہمان خانہ میں داخل ہوئے وہاں آنکھوں سے معذور ایک مریض تھا۔آپ سرکار نے فرمایا کہ میں کل پاکپتن کے سفر پر جا رہا ہوں تم اب واپس چلے جاؤ۔اُس شخص نے جب آپ کی آواز سنی تو کہنے لگا حضور خدا کے لئے آپ مجھے بینائی عطا فرما دیں۔آپ نے فرمایا کہ بینائی دینے والی خدا کی ذات ہے۔ایسا مت کہو۔کارساز بینائی عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ہاں جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔تو اپنے خاص بندوں کا دل اس طرف متوجہ کر دیتا ہے۔یہ کہہ کر آپ چلے گئے میاں حیدر بخش چشتی کا بیان ہے۔اگلے روز جب وہ شخص واپس جانے کے لئے ریلوے اسٹیشن گیا۔تو اپنے بچے کو کہتا ہے کہ میری چھڑی واپس لے لو اب مجھے سب کچھ ٹھیک ٹھاک نظر آ رہا ہے۔میاں حیدر بخش صاحب چشتی کہتے ہیں کہ یہ واقعہ میرے سامنے پیش آیا۔اور میں نے خود ریلوے اسٹیشن پر اس شخص کو چلتے دیکھا۔ [مہر منیر،ص ۵۸۵]

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

پانی میٹھا ہو گیا

جناب سید صدیق شاہ صاحب مانگوال تحصیل خوشاب نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔کہ گاؤں میں بہت سا روپیہ خرچ کر کے کنواں کھدوایا گیا ہے۔جس کا پانی سخت کڑوا ہے،پانی کی بڑی تکلیف ہے،بہت دور سے پینے کے

Scanned with CamScanner

لئے پانی اٹھا اٹھا کر لانا پڑتا ہے۔

تو ولی کامل پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔ کوئی چیز دم کر کے صدیق شاہ صاحب کو دے دی جس کے ڈالنے سے کنواں میٹھا ہو گیا۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اولاد کی دعا

ملک غلام فرید صاحب ٹوانہ سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور کے والد محترم ملک محمد خان صاحب مرحوم 1905ء میں ساہیوال میں ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھے۔ حضرت پیر مہر علی شاہ جاتے ہوئے اُن کے ہاں رک گئے۔ اُس نے عرض کیا حضرت جی میرے ہاں اولاد ہوتی ہے۔ مگر چند روز بعد میرے بچے ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ آپ نے ملک غلام فرید کے والد صاحب کو فرمایا کہ ان شاء اللہ آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ تجھے زندگی والی اولاد عطا فرمائے گا۔ ملک صاحب کہتے ہیں۔ آپ کی دعا سے سارا معاملہ درست ہو گیا۔ [مہر منیر]

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میرے عظیم بزرگو! دوستو اللہ تعالیٰ نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بڑی عظمت شان سے نوازا ہے۔ آپ کی کرامات تو بہت ہیں۔ لیکن یہ چند کرامات جو میں نے آپ حضرات کے سامنے بیان کیں۔ میرے

دوستو! ولی اپنی کرامات کا اظہار نہیں کرتے۔ بلکہ کبھی اتفاق سے کرامت ظاہر ہو جاتی ہے اور ولی کامل کی سب سے بڑی خوبی اور کرامت یہ ہے۔ کہ وہ شریعت مطہرہ کا پابند ہوتا ہے۔

آج کل لوگ پیر کی پہچان نہیں کرتے بڑی جلدی کرتے ہیں اور بیعت ہو جاتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اچھی طرح غور و فکر کر کے تسلی کر کے جانچ پڑتال کریں کہ جس پیر کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے رہا ہوں آیا میرا پیر شریعتِ مصطفیٰ کا پابند ہے یا نہیں۔ حضرت صاحب نمازی ہیں یا نہیں۔ روزہ رکھتے ہیں یا نہیں۔ کیا وہ نیک عمل کرتے ہیں؟ کیا اُن کے چہرہ پر سنت رسول ہے؟

دراصل جو اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ اس کا چہرہ جب بندہ دیکھتا ہے تو خدا یاد آ جاتا ہے جس کے چہرہ پر سنت رسول نہ ہو۔ یا وہ شریعت کا پابند نہ ہو، نماز نہ پڑھتا ہو، روزہ نہ رکھتا ہو، ایسے پیر سے بچنا بہتر ہے۔ پیر وہ ہے جس کا حال، قال، رفتار، گفتار اور جس کا چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو۔ اور جس کا چہرہ دیکھ کر بندے کو اپنا خالق و مالک یاد آ جائے۔ جس کا چہرہ نورانی ہو۔ یہ سب دیکھ کر پیر کی بیعت کی جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہٗ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے ساری زندگی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق گزار دی اور ہمیشہ حق کا ساتھ دیا۔ اللہ کے حضور دعا ہے۔ رب تعالیٰ ہمیں بھی ولیوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا o صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ o

نہ صرف آنکھیں ہیں پر نم بلکہ دل رویا ہے
ہم نے دُرِّ نایاب، ملت کا کنول کھویا ہے
جس کی پرواز تھی شاہین کی نظروں سے بلند
اب خاکی شبستان میں جا سویا ہے
جس کی تدبیر و سیاست تھی شبنم سے شفاف
اس کا پس مرگ بھی رحمت نے کفن دھویا ہے

ہے کانوں میں اب تک اس کی تلاوت کی مٹھاس
اس کا آہنگِ خطابت بھی یوں گویا ہے
اہلسنت کے سپوت ہوں گر وقفِ چمن
ہے وہ صدیوں کی بہار اس نے جو بویا ہے
آصف تم ہی نہیں اس کی فرقت میں حزیں
اس کی الفت میں تو سارا جہاں رویا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا. "اس کے بندوں میں اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔"

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! جس آیۂ کریمہ کی تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اپنے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمت کے علماء کرام کی عظمت و شان بیان فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ مجھے اور آپ کو قرآن سے محبت نصیب فرمائیں آج کی یہ پیاری پیاری محفل پاک سرکار مدینہ سرور وقلب سینہ آقائے دوجہاں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غلاموں کے غلام عاشقِ مدینہ قائد اہلسنت مبلغ اسلام علامہ الحافظ والقاری شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں منعقد کی گئی ہے۔ قائد اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ 11 دسمبر 2003ء کو اچانک ہم سے جدا ہو گئے۔ اللہ کی مرضی میں کسی کو دخل نہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے ایسی مکمل اور جامع شخصیت میں نے اور شائد

Scanned with CamScanner

آپ نے بھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھی۔ علم و عمل میں بھی ان کا ایک اپنا مقام تھا۔ وضع اور قطع بھی منفرد وہ ایک سچے باعمل مسلمان اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کسی محفل میں بھی ہوتے چھا جاتے آپ 65 دفعہ قرآن تراویح میں سنا کر اس دنیا سے رُخصت ہوئے اور بہت بڑے دنیا میں قابل انسان اور مایہ ناز عالم دین تھے۔

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پچھلی تمام اُمتوں سے افضل ہے۔ تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے علمائے کرام بھی افضل ہیں اعلیٰ ہیں۔

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا زَارَنِيْ وَ مَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا صَافَحَنِيْ وَ مَنْ جَالَسَ عَالِمًا فَكَأَنَّمَا جَالَسَنِيْ اَجْلَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الْجَنَّةِ.

[نزہۃ المجالس: ص ۶۷]

”اگر کسی نے کسی عالم دین کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اگر کسی نے عالم دین سے مصافحہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا۔ جو عالم دین کی مجلس میں بیٹھا وہ میری مجلس میں بیٹھا، اور جو میری مجلس میں بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ روز قیامت اسے جنت میں بٹھائے گا۔“

ممتاز عالم دین

آپ نے دیکھا کہ عالم دین کی کتنی شان ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے

علم دین کو پڑھنے والے کو کتنا اونچا مقام عطا فرمایا ہے۔

میرے بھائیو آج ہم بھی ایک ایسے ہی عالم دین کو یاد کرنے کے لئے یہاں جمع ہیں۔ جن کی صورت اعلیٰ، جن کی سیرت اعلیٰ، جن کا نام اعلیٰ۔ جن کا مقام اعلیٰ۔ جن کا چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، اٹھنا، بیٹھنا، سب کچھ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تھا۔ اور یہ صرف ایک عالم دین ہی نہیں تھے بلکہ ایک ولی کامل بھی تھے۔ آپ کی نگاہ فیض سے کئی غیر مسلم کلمہ پڑھ کر مشرف بااسلام ہوئے۔ آپ نے صرف ملک پاکستان میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے بہت سے ممالک میں جا کر دین اسلام کی تبلیغ کی۔ ہزاروں لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ اکثر دوسرے ممالک کے تبلیغی دورے پر جایا کرتے تھے۔

نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی جدوجہد سے اہل سنت میں خصوصی طور پر ایک جذبہ پیدا ہوا نظام مصطفیٰ کا نعرہ پورے پاکستان میں گونجا۔ لوگوں میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا۔ ان تمام معاملات میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جماعت اہلسنت کے دیگر علمائے کرام کی کثیر تعداد نے شمولیت فرمائی۔ یہ بھی امام شاہ احمد نورانی کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ علماء کی اتنی بڑی تعداد آپ کے ساتھ تھی۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیاست نے پاکستانی سیاست کو ایک نئی جہت سے متعارف کروایا۔

قومی اسمبلی

1970ء کی قومی اسمبلی میں جو کارنامہ قائد اہلسنت علامہ نورانی نے

Scanned with CamScanner

سرانجام دیا وہ پاکستان کی تاریخ میں ایک سنہری باب ہے۔ میرے دوستو، بزرگو! میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ قائد اہلسنت کا یہی کارنامہ اُن کی مغفرت کے لئے، بخشش کے لئے یہی کافی ہے اور اُسے ساری دنیائے اسلام جانتی ہے کہ آپ نے قادیانیوں کو سرکاری طور پر غیر مسلم قرار دلوایا۔

قائد اہلسنت کی مصروفیات

زندگی کا عملی نظارہ جو قائد اہلسنت میں تھا۔ وہ کسی اور میں نہ دیکھا گیا۔ وہ ایک باعمل عالم دین تھے۔ ان میں دین کے فرائض میں کبھی کوتاہی دیکھنے میں نہ آئی، نماز باجماعت ادا کرتے تھے، خوش شکل ہونے کے ساتھ ساتھ خوش آواز بھی تھے۔ ان کی قرأت قرآن سن کر لوگ جھوم اٹھتے تھے۔

پوری محفل نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت سے گونج اٹھتی تھی۔ ان کی تقریر سننے کے لئے لوگ بے چین ہوتے تھے۔ ہر سیاسی، دینی اجتماع میں ان کی موجودگی اس اجتماع کی کامیابی کی ضمانت ہوتی تھی۔ آپ کو انگریزی، اردو، عربی، فارسی بلکہ مریدین کہتے ہیں کہ حضرت قائد رحمۃ اللہ علیہ کو تقریبا 17 زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ اور شاید اس سے بھی زیادہ زبانوں پر آپ مہارت رکھتے تھے۔ اور ہر زبان میں آپ بغیر دیکھے، پڑھے تقریر فرما لیتے تھے۔ آپ جو وعدہ کرتے وہ پورا کرتے۔

ولادت باسعادت

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں بعض پکارنے والے

نورانی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت 1926ء میں میرٹھ کے ایک دینی گھرانے میں ہوئی۔ ان کے والد محترم کا نام مولانا عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ وہ بھی ایک ممتاز عالم دین تھے۔ انہوں نے افریقہ میں اسلام کا نور پھیلانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ قائد اہلسنت نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک مکمل حفظ کیا۔ اور قائد کی باتوں میں گلوں کی ایسی خوشبو ہوتی تھی کہ ہر شخص اس سے معطر ہو جاتا۔

ہمارے قائد مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ ایک پھول کی طرح تھے۔ اور آپ کی خوشبو سے آپ سے عقیدت و محبت رکھنے والے لوگ استفادہ حاصل کر رہے تھے۔ مگر افسوس آج ہم میں آقا علیہ الصلاۃ والسلام کی اُمت کا پھول نہیں رہا۔ نورانی میاں ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔

میرے دوستو ہمارے قائد اگرچہ اس دنیا میں نہیں رہے، لیکن اُن کی خوشبو ہم میں موجود ہے۔ اُن کی محبت تا زندگی ہم میں موجود رہے گی۔

سامعین محترم! موت ایک اٹل حقیقت ہے۔

موت بوڑھے کو بھی آتی ہے۔
موت جوان کو بھی آتی ہے۔
موت بچے کو بھی آتی ہے۔
موت بادشاہ کو بھی آتی ہے۔
موت وزیر کو بھی آتی ہے۔

موت کسی کو نہیں چھوڑتی۔ خواہ کوئی امیر ہو، غریب ہو، تاج والا ہو، تخت والا ہو، جائیداد والا ہو، مال والا ہو۔ لیکن میرے دوستو موت تو ہر ایک کو آنی ہے۔

Scanned with CamScanner

لیکن اللہ کے خاص بندے کو جتنی آسانی سے موت آتی ہے۔ وہ کسی اور کو کہاں نصیب ہوتی ہیں، پھر اُس شخص کی کیا شان ہوگی۔ جس نے سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمان کی پیروی کی ہو۔ اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت میں خود کو قربان کر دیا۔ آقائے دو جہاں کے عشق میں اپنی ساری زندگی بسر کی ہو۔ چنانچہ ایسے اللہ کے بندے کی موت بھی حیاتِ دوام بن جاتی ہے۔ جو اپنی ساری زندگی سرکار صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نام روشن کرتے رہے۔ اللہ کا اُن پر سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صدقے اتنا کرم و فضل ہوتا ہے کہ اللہ کا بندہ اگر دنیا سے پردہ بھی کر جائے تو بھی اُس کے مزار پر ہمیشہ چراغ جلتے رہتے ہیں۔ اور وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ اور تا قیامت اُن اللہ کے بندوں کا چرچا دنیا میں ہوتا رہے گا۔ شاعر نے اس مقام پر کیا خوب کہا ہے۔

موت آ جاندی وڈھیاں نوں
کدو ایس تو کوئی بچ سکدا اے
چنگے عمل کر کے رب نوں یاد جے کر لئے بندہ
اپنی قبر نوں چمکا سکدا اے

شاعر کا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ موت تو سب کو آنی ہے۔ مگر اگر بندہ اپنے خالق و مالک کو یاد کرے تو وہ اپنی قبر کو چمکا سکتا ہے۔ ایک مقام پر شاعر نے اللہ کے خاص بندوں کا ذکر کچھ اس طرح بھی کیا ہے۔

نہ وزیراں تے نہ امیراں دے
دیوے بلدے سدا فقیراں دے

اللہ کے نیک بندے ہی ہیں۔ جن کی قبریں روشن نظر آتی ہیں۔ ہر

مسلمان کی یہ خواہش ہوتا ہے کہ اللہ اسے عزت کی موت عطا فرمائے۔ تو ایمان والوں کے لئے تو موت ایک خوشی کا پیغام بن جاتی ہے۔ ہمارے قائد علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ پکے سچے ایمان والے اور دین اسلام سے محبت رکھنے والے تھے۔ آج اللہ اور اُس کے رسول کی محبت کا اُن کو یہ صلہ عطا ہوا کے پوری دنیائے اسلام میں آپ کو اللہ نے ایک بلند مقام عطا فرمایا ہے۔

آپ ایک روشنی کا پیغام تھے۔
آپ عظیم مبلغ اسلام تھے۔
آپ اہلسنت کے امام تھے۔
آپ کی تبلیغ سے پاکستان پُرنور ہوگیا۔
آپ کی وجہ سے سنّیت کا بول بالا ہوگیا
آپ کی تبلیغ سے ہزاروں کافر و مشرک مسلمان ہوگئے۔

قائد اہلسنت سے محبت رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہمارے قائد رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو کلمہ پڑھا کر مشرف با اسلام کیا، اور سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا غلام بنا دیا۔

قومی اسمبلی میں خاتم الانبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کا زندہ معجزہ

ہم یہ سمجھتے ہیں، کہ جہاں یہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کا زندہ معجزہ ہے۔ وہاں شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک زندہ کرامت بھی ہے۔ قومی اسمبلی میں جب قادیانیوں کے سربراہ ناصر (ناسور) پر جرح ہو رہی تھی۔ اس موقع پر

Scanned with CamScanner

قومی اسمبلی کے اراکین نے اپنی آنکھوں سے زندہ معجزہ کا مشاہدہ کیا کہ اسلام آباد کے شہر میں کئی منزلہ عمارت قومی اسمبلی ہال جہاں پر حکومت کا اجلاس ہوتا ہے۔ بالکل بند اور مکمل ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ اور ایسا کبھی بھی نہ ہوا تھا، کہ کوئی بھی چیز اوپر سے کسی اسمبلی کے ارکان پر آگری ہو۔ لیکن اس وقت کے اراکین قومی اسمبلی اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ جب مرزا ناصر نے اپنا 80 صفحات پر مشتمل محضر نامہ پڑھنا شروع کیا، تو کسی پرندے کا ایک پَر جو غلاظت سے بھرا ہوا تھا۔ اسمبلی ہال کی چھت سے گھومتا ہوا سیدھا مرزا ناصر کے محضر نامہ پر آگرا اور لوگوں نے دیکھا کہ مرزا ناصر کا محضر نامہ گندگی سے بھر گیا۔ اور وہ بری طرح کانپ گیا۔ اور ڈر گیا۔ اور مرزا ناصر کے منہ سے نکلا۔ آئی۔ ایم۔ ڈسٹربڈ۔ قومی اسمبلی کے ممبران نے علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ مولانا نورانی کی کرامت ہے۔ اس پر مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً جواب دیا۔ نہیں یہ میری کرامت نہیں بلکہ یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے۔

پچاس لاکھ کی پیشکش

ایک دفعہ کراچی میں ایک جگہ دعوت تھی، اس موقع پر حضرت مولانا مفتی ظفر علی نعمانی صاحب اور مفکر اسلام پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب سے اگرہ کے اکبر عادل صاحب سی۔ ایس۔ پی ریٹائرڈ سیکرٹری وزارت صنعت وتجارت پاکستان نے ذکر کیا کہ آپ کے قائد میاں نورانی صدر جمعیت ایک عجیب آدمی ہیں، دولت اُن کو اچھی نہیں لگتی۔ یہ قرارداد جو انہوں نے قادیانیوں کے خلاف اسمبلی میں پیش کی۔ مرزائیوں نے آپ کو پچاس لاکھ روپے کی آفر کروائی کہ آپ

ہمارے خلاف اسمبلی میں کوئی بات نہ کریں۔ آپ نے کہا کہ میں ان دنیا کے روپوں کی خاطر اپنا ایمان نہیں بیچ سکتا۔ چنانچہ آپ نے پچاس لاکھ روپے کی رقم ٹھکرا دی۔

یہ ہمارے قائد اہلسنت کے پکے، سچے ایمان دار ہونے کی نشانیاں ہیں۔ آپ کی زندگی ایسے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہے کہ آپ نے کبھی کسی برے آدمی کے ساتھ کھانا پینا یا بیٹھنا مناسب نہ فرمایا اور اگر کوئی غلط کام آپ کے سامنے ہو رہا ہو تو آپ فوراً اُس غلط کام کرنے والے کو اپنی پوری کوشش سے روکنے کی کوشش فرماتے۔

یحییٰ خان کی میز

امام شاہ احمد نورانی کا سب سے پہلا مقابلہ یحییٰ خان سے ہوا۔ ولی خان آج بھی زندہ اور مفتی محمود جیسے لوگ بھی گواہ ہیں۔ کہ جب یحییٰ خان نے پارلیمانی لیڈروں کو ڈھاکہ بلوایا۔ انتقال اقتدار کا مسئلہ پیش کرنا چاہا۔ اور اُس وقت یحییٰ خان کے میز پر شراب خانہ کے جام و مینا دھرے ہوئے تھے۔ اور پھر تمام پارلیمانی لیڈروں نے دیکھا کہ امام شاہ احمد نورانی کے اندر کا صدیقی بول اٹھا۔

آپ نے کہا۔ کہ مسٹر پریذیڈنٹ آپ کو خدا کا خوف ہونا چاہئے کہ ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ اور آپ شراب پی رہے ہیں۔ یہ جام و مینا ہٹایئے ورنہ ہم آپ سے کسی بھی موضوع پر کوئی بات نہیں کریں گے۔ فقیر کی اس للکار سے اقتدار لرز گیا اور یحییٰ خان نے فوراً اپنی میز سے جام ہٹا دیئے۔

آپ کو شراب پر اس لئے غصہ آیا کہ ہمارے آقائے دو جہان صلی اللہ

Scanned with CamScanner

علیہ وسلم نے تو اس کے قریب جانے سے منع فرمایا ہے ہم مسلمان ہیں۔ لہٰذا ہمارا شراب پینا اللہ اور اُس کے رسول کو ہرگز پسند نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری ہمیشہ یہ دعا ہے۔ اللہ ہم کو بھی قائد اہلسنت جیسا دیندار بنادے، نمازی بنادے۔

گاڑی کی چابی

امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی بہت سفر کیا۔ لیکن انہوں نے عمر بھر اپنی گاڑی نہ خریدی۔ آپ کے ساتھی، سلطان القلم علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اور شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ ماریشس میں تھے۔ کہ وہاں پر آپ سے محبت کرنے والے ایک لڑکے نے آپ کو ایک نئی کار کی چابی پیش کی اور کہا کہ آپ اہلسنت کا کام کرتے ہیں۔ آپ ہمارے قائد ہیں۔ آپ نے آئندہ جو بھی کام کرنا ہو کہیں جانا ہو تو اس گاڑی پر سفر کریں میں یہ گاڑی آپ کو بطور تحفہ پیش کرتا ہوں اور یہ گاڑی آپ کی جمعیت کے نام پیش کرتا ہوں۔ آپ نے گاڑی کی چابی پکڑی اور کہا کہ بیٹا تم مجھے گاڑی ماریشس میں دے رہے ہو میں یہ گاڑی پاکستان میں کیسے لے جاؤں گا۔ وہ کہنے لگا حضرت جی۔ میں یہ گاڑی آپ کو پاکستان پہنچادوں گا۔ آپ مسکرائے اور کہا کہ یہ گاڑی اگر پاکستان چلی بھی گئی تو میں اس میں پٹرول کہاں سے ڈلواؤں گا۔ وہ کہنے لگا میں یہ بھی بندوبست کردوں گا آپ نے فرمایا بیٹا گاڑی تو مجھے چلانی نہیں آتی۔ گاڑی کون چلائے گا۔ کہنے لگا حضرت میں آپ کو ایک ڈرائیور بھی مہیا کردوں گا۔ آپ نے فرمایا بیٹا یہ گاڑی کی چابی تم اپنے پاس

رکھو میں ایسے ہی ٹھیک ہوں کہنے لگا حضرت جی میں یہ گاڑی آپ کی جمعیت کے نام کردیتا ہوں آپ پھر تو رکھ لیں گے۔ آپ نے فرمایا گاڑی تو جمعیت کے نام ہوگی۔ اگر میرے بچوں نے اس کو چلایا تو یہ امانت میں خیانت ہوگی۔ بیٹا یہ کام میں نہیں کرسکتا۔ بیٹا میں نے تمہارا تحفہ قبول کرلیا یہ گاڑی تم اپنے پاس رکھو۔ آپ نے مفت کی گاڑی کو قبول نہ فرمایا۔ اور زندگی بھر دوستوں کی گاڑیوں اور ٹیکسیوں پر سفر کیا۔ یوں قائد اہلسنت کی بے شمار خصوصیات ہیں۔ جن کا اس تحریر میں لانا ناممکن ہے۔

نورانی کے نام پر

مجاہد اسلام مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ذکر کیا کہ میں افریقی ممالک میں مولانا شاہ احمد نورانی کے تبلیغی پروگرام کو دیکھ کر حیران ہوگیا اور بڑا خوش ہوا کہ مولانا کے نام پر سینکڑوں تعلیمی ادارے، اخبارات، ٹرسٹ، شفا خانے، دیکھنے میں آئے جو خدمتِ خلق میں دن رات مصروف ہیں۔ اور لاکھوں لوگوں کی خدمت کرنے والے اور کروڑوں روپے ماہانہ رفاہی کاموں میں خرچ کرنے والے مرد درویش نے ساری زندگی کرائے کے مکان میں گزاردی قلندرانہ روش معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے کامل ولی تھے۔ اور آپ کی نظر ولایت سے یہ سارے کام ہو رہے تھے ہمارا تو عقیدہ ہے کہ یہ سب بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت اور غلامی کا صلہ تھا جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا تھا۔ شاعر نے کیا خوب کہا:

محمد سے نسبت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

Scanned with CamScanner

جن کی نسبت اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو جائے وہ عظیم الشان ہو بن جاتا ہے اس کو اس دنیا میں بلند مقام حاصل ہو جاتا ہے۔

فیصل آباد آمد

ایک دفعہ حضرت مولانا شاہ احمد نورانی فیصل آباد کے نواحی علاقہ چک جھمرہ ہے میں کسی تقریب کے سلسلہ میں تشریف لانا تھا۔ احباب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے کہ آپ کے استقبال کے سلسلہ میں ہم گاڑیاں لے کر حاضر ہوتے ہیں اور جلوس کی شکل میں آپ کو تقریب گاہ کی طرف لے جاتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: اے بندہ خدا میں خود آ جاؤں گا۔ غلاموں کے بار بار کہنے پر آپ نے کہا کہ بس ایک ڈرائیور اور گاڑی کے ساتھ آ جاؤں گا۔

مریدین نے بار بار عرض کیا حضور آپ اکیلے مت آئیں ملکی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ میں اپنا انتظام کر کے آؤں گا۔ اور جلسہ گاہ میں پہنچ جاؤں گا۔ جب مریدین آپ کا استقبال کرنے کے لئے گاڑیوں کے ذریعے موڑوے فیصل آباد پر پہنچے اور وہاں کھڑے آپ کا انتظار کرنے لگے تو جب حضرت قائد اہلسنت تشریف لائے تو سب مرید حیران ہو گئے۔ کہ اتنا بڑا قائد، اتنا بڑا عہدہ، لیکن کوئی گارڈ، کوئی گن مین، کوئی حفاظتی دستہ آپ کے نہ آگے تھا، نہ پیچھے تھا۔ آپ بالکل تنہا اپنی گاڑی میں تشریف فرما تھے۔ اور ڈرائیور گاڑی کو چلا رہا تھا۔ آپ سے ایک صاحب عرض کرنے لگے حضور آپ کو اکیلے آتے جاتے ڈر نہیں لگتا۔

آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے ساتھ ایک دو گارڈ رکھیں تا کہ آپ کی حفاظت کی جا سکے۔ آپ نے فرمایا: اے بندہ خدا میری حفاظت یہ گارڈ نہیں کر سکتے۔ میرے رب کا فضل ہر وقت میرے ساتھ ہے اور میرے رب اور میرے نبی کی رحمت ہر وقت میری حفاظت کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے:

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. [پ۱۱،ع۱۲]

"خبردار جو میرے بندے ہیں اُن کو نہ کوئی خوف نہ کوئی غم ہے۔"

ہمارے قائد اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے ولی تھے۔ اُن کو نہ کوئی خوف اور نہ کوئی غم تھا۔ وہ اللہ کے پکے اور سچے ولی کامل تھے۔ اور آپ کی شان کا اندازہ آپ کے جنازہ سے لگایا جا سکتا ہے۔

یومِ وصال

حضرت شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ کراچی کی تاریخ میں حضرت قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد سب سے بڑا جنازہ تھا۔ اور آپ کی نماز جنازہ نشتر پارک کراچی میں ادا کی گئی۔ آپ کو عبداللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے احاطے میں دفن کیا گیا۔

جب قائد کا جنازہ جا رہا تھا تو تمام لوگوں کی آنکھیں پُرنم تھیں اور زبان پر کلمہ حق بلند کیا جا رہا تھا۔ کوئی نعت مصطفےٰ پڑھ رہا تھا، کوئی تلاوت قرآن کر رہا تھا، کوئی اللہ کا ذکر کر رہا تھا اور آپ کے غلام پکار پکار کر کہہ رہے تھے اور رو رہے تھے کہ ہمارے قائد اب ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ ملک کے

Scanned with CamScanner

کونے کونے سے لاکھوں افراد آپ کے جنازہ میں شرکت کرنے کے لئے کراچی پہنچ گئے آپ کی آخری زیارت کی اور آپ کا جنازہ پڑھا۔ اور آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ اَنس نورانی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کے فرائض سرانجام دیئے۔

کراچی کے بازار اور سڑکیں تنگ ہوگئیں لوگوں کا اتنا ہجوم تھا کہ لوگوں کے سر ہی سر دکھائی دے رہے تھے۔ پاکستانی پولیس اور فوج کے افسران اور جماعت اہلسنت کے کارکنان جگہ جگہ لوگوں کی رہنمائی کے لئے کھڑے تھے۔ اور عقیدت مند حضرات ایک دوسرے کو گلے مل کر رو رہے تھے۔

حضرات گرامی! ہمارے قائد بھی اس معزز گروہ میں شامل ہیں۔ جس کی عظمت خالق دوجہان نے قرآن حکیم میں اس طرح بیان فرمائی۔

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ۔ [پ۲۸،ع۲]

"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں۔ اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ اُن کے درجے بلند کرے گا۔"

اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قائد اہل سنت جیسے علماء و مشائخ کے فیضان سے سب اہل اسلام کو مالا مال فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ. وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَہٗ. صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥ یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ٥ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ الْاَمِیْنُ٥ [پ۲۸،ع۲]

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے
جو یاد مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے
زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
یہ دربارِ محمدؐ ہے یہاں ملتا ہے بن مانگے
ارے نادان یہاں دامن پھیلایا نہیں کرتے
ارے او نا سمجھ قربان ہو جا ان کی چوکھٹ پر

یہ ہے دربار آقا کا یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے
جو ان کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہیں اے حامد
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلایا نہیں کرتے

معزز سامعین حضرات بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے مجھے اور آپ کو اِس نورانی ایمانی اور پر کیف محفل میں حاضر ہونے کی توفیق بخشی میں نے آج جو آیۃ کریمہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔ اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ. [پ۲۸، رکوع۲] ''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ اُن کے درجے بلند کرے گا۔''

اللہ رب العزت جل وعلاء نے اس آیۃ کریمہ میں ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو معزز دوستو! تمہارے خالق و مالک نے تم میں سے اہل علم کو برتری و بلندی عطا فرمائی۔

محترم سامعین! علم ایک ایسی لازوال دولت ہے۔۔۔ جو صاحب عزت وحشمت انسانوں کو بھی چار چاند لگا دیتی ہے۔۔۔ اور کمتر لوگوں کو بھی عزت وجاہ سے سرفراز کر دیتی ہے۔۔۔ میرے دوستو! جسے دنیاوی علم کی دولت حاصل ہو جائے وہ دنیا مین کامیاب ہو جاتا ہے۔۔۔ اور اگر کوئی بندہ دنیاوی علم کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث کا علم حاصل کر لے ایسا شخص دنیا میں بھی اور

آخرت میں بھی کامیاب وکامران ہو جاتا ہے۔۔۔ اور جو قرآن وحدیث کا علم یعنی علم دین حاصل کر لے اللہ تعالیٰ جل وعلا اُس کے درجے بلند کر دیتا ہے۔۔۔ اور پھر وہ ایک عالم دین بن جاتا۔۔۔ اور ایک عالمِ دین کی عظمت وشان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

سرکارِ مدینہ سرورِ قلب وسینہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی امت کے علماء کے بارے میں یوں فرمایا:

عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ. ''میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ. [مشکوٰۃ] ''علماء انبیاء کے (علم کے) وارث ہیں۔''

میرے دوستو! تاریخ گواہ ہے۔۔۔ کہ اسلام پر جب بھی کوئی کٹھن مرحلہ آیا اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے جب بھی اپنے خالق و مالک سے روگردانی کی تو علماء فقہاء نے ایسے حالات میں مخلوق خدا کی رہنمائی اور پیشوائی کر کے انہیں صراط مستقیم پر گامزن کر دیا۔۔۔ اور خود بھی اپنے خالق و مالک سے ڈرے اور لوگوں کو تقویٰ اور پرہیزگاری کا درس دیا۔۔۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ. [پ۲۲، ع۱۶] ''بیشک اُس کے بندوں میں اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فرمان اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشادات سے معلوم ہوا کہ علمائے کرام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے بڑا عظیم مقام ملا۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے علمائے کرام کے درجات بلند فرما دیئے۔۔۔ معزز

Scanned with CamScanner

سامعین حضرات! پتہ چلا کہ عالم دین کی بڑی شان ہے۔۔۔آج میں ایک ایسے ہی عظیم عالمِ دین حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال زندگی کے حالات و واقعات پیش کروں گا۔

محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

نامور عالم دین محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک بہترین عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ اللہ کے ولی بھی تھے۔۔۔اور آپ کی زندگی کا سرمایہ عشق رسول اور اتباعِ رسول تھا۔۔۔آپ نے ساری عمر قرآن وحدیث پڑھنے اور پڑھانے میں گزاردی اور بلخصوص آپ کی زندگی کا ہر لحہ سنت مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے مطابق تھا۔۔۔آپ کا بیٹھنا۔۔۔اٹھنا۔۔۔سونا۔۔۔جاگنا۔۔۔یعنی آپ کی ہرادا سنتِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عین مطابق تھی۔۔۔ آپ نرم دل اور مہربان تھے۔۔۔آپ ایک عظیم مبلغ اسلام تھے۔۔۔آپ کی تبلیغ کے اثر سے پاکستان پرنور ہوگیا۔۔۔آپ حق وصداقت کی پہچان تھے۔۔۔آپ کپے سچے ایمان دار نڈر اور بے باک انسان تھے۔۔۔اور آپ کے سامنے اگر کوئی گستاخ رسول آجاتا تو آپ اپنے علم کے ذریعے اس کا علاج کرتے اور اُس کو مدینے کے تاجدار کا پکا سچا عاشق رسول بنانے کی سعی فرماتے۔

آپ پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کا بہت فضل وکرم تھا۔۔۔اسی لئے آپ کو اللہ کی طرف سے ایک بلند مقام حاصل ہوا۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

اللہ بھی انہیں رکھے گا محبوب یقیناً
اللہ کے محبوب سے جو پیار کرتے ہیں

ولادتِ باسعادت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز قصبہ دیال گڑھ ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب، بھارت) میں پیدا ہوئے اور آپ کا سالِ ولادت ۱۳۲۱ھ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۳ء ہے۔۔۔اور آپ کے والد محترم کا نام چوہدری میراں بخش تھا۔۔۔اور آپ کے والدین بھی مذہبی امور میں خاص دلچسپی رکھتے تھے۔پابند صوم وصلاۃ تھے۔۔۔پورا خاندان مشائخ کرام کا مرید اور عقیدت مند تھا۔اور حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔۔۔ والدین نے آپ کا نام نامی اسم گرامی باقی بھائیوں کے ناموں کی مناسبت سے سردار محمد رکھا۔۔۔جب آپ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بریلی شریف چلے گئے تو وہاں کے تمام طالب علم۔۔۔تمام اساتذہ آپ کو سردار احمد کے نام سے پکارتے تھے۔۔۔اس طرح آپ کا نام مبارک محمد سردار احمد پکارا جانے لگا۔

نائبِ دینِ نبی سردار احمد تیرا نام
یعنی تو فضل خدا سے قوم کا سردار ہے

حصولِ تعلیم

حضرت مولانا محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں دیال گڑھ کے پرائمری سکول میں حاصل کی اور آپ نے قرآن مجید کی

ابتدائی تعلیم بھی وہیں سے شروع فرمائی۔۔۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ کے والدِ محترم میراں بخش رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا۔۔۔ اور والدہ محترمہ کا وصال چھ سال کی عمر میں ہی ہو چکا تھا۔۔۔ پرائمری تعلیم کے بعد اسلامیہ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور میں داخل ہو گئے۔۔۔ پھر آپ حضرت حُجۃُ الاسلام کے ساتھ بریلی تشریف چلے گئے۔۔۔ اور وہاں جا کر دارالعلوم منظرِ اسلام میں داخل ہو گئے۔۔۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم دین کی تمام روشنیاں عطا فرما دیں بالآخر آپ نے پڑھنے کے ساتھ ساتھ پڑھانا بھی شروع فرما دیا۔ [محدث اعظم، ص ۲۵، ج ۱]

آپ کی مصروفیات

حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ دین کی تبلیغ کے کاموں میں ہر وقت مصروف رہتے تھے۔۔۔ کم کھانا۔۔۔ کم سونا۔۔۔ شب و روز تحصیل علم میں مصروف رہنا آپ کا معمول تھا۔۔۔ سلسلہ وظائف اور نماز باجماعت کے پابند تھے۔۔۔ خشیتِ ربانی کا یہ عالم تھا۔۔۔ کہ نماز میں جب امام سے آیات کی تلاوت سنتے تو آپ پر لرزا طاری ہو جاتا۔۔۔ حتیٰ کہ پاس والے نمازی کو محسوس ہوتا تھا۔۔۔ کہ میرے ساتھ اللہ کا کوئی خاص بندہ نماز پڑھ رہا ہے۔۔۔ اور اسی طرح آپ عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے رہتے۔۔۔ اور آپ کو اولیاء اللہ سے بڑی عقیدت و محبت تھی۔۔۔ آپ ولیوں کے مزارات پر حاضری دیا کرتے۔۔۔ بالخصوص آپ لاہور میں داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیا کرتے تھے۔۔۔ اور اللہ کے ولیوں کے آستانوں پر حاضری دینا بھی آپ کی

مصروفیات میں شامل تھا۔ [محدث اعظم پاکستان، ص ۱۹۲، ج ۱]

داتا دربار حاضری

ایک مرتبہ مولانا عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ سانگلہ ہل والے اور مولانا ابوداؤد صادق رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ والے دونوں کو ایک تقریر کے موقع پر گرفتار کر لیا گیا۔ اور یہ دونوں افراد گوجرانوالہ جیل میں تھے۔۔۔ اور انہوں نے ضمانت کے لئے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی۔۔۔ تاریخ سماعت سے ایک دن پہلے حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ لاہور داتا دربار حاضری دینے کے لئے تشریف لے گئے اور سانگلہ ہل سے صاحبزادہ مولانا عزیز احمد بھی ہمراہ ہو گئے۔۔۔ حضرت موصوف حسب عادت رات داتا دربار پر رہے۔۔۔ دربار کی مسجد میں رات کافی دیر تک محفل نعت خوانی ہوتی رہی۔۔۔ اور حضرت موصوف نے بھی یہ اشعار وہاں بیٹھ کر پڑھے۔

تمنا ہو پوری جو فرمائیں حضرت
کہ صادق عنایت کو چھٹی ملی ہے
تیرے صادق عنایت دوڑے آئیں
کرم تیرا اگر باذل ہو یا غوث

خدا تعالیٰ کی یہ شان کہ صبح تاریخ تھی۔۔۔ اور اسی دن دونوں علماء جیل سے رہا ہو گئے۔۔۔ اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں کا اثر تھا۔۔۔ آپ کو حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور سرکار غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے برکات حاصل ہوئیں۔ [محدث اعظم پاکستان، ص ۱۹۴، ج ۱]

Scanned with CamScanner

یہ سب برکتیں ذکر مصطفیٰ سے آپ کو حاصل ہوئیں۔۔۔ جو آپ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کسی موقع پر یاد کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پر کرم فرما دیا۔۔۔ اور نے آپ کی ہر مشکل آسان فرما دی

کوئی تسکیں نہ ملی اور نہ دوا کام آئی
ہر کڑے وقت میں آقا کی ثناء کام آئی

طلباء سے محبت

حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا بولنا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق تھا۔۔۔ اور آپ جب بھی کسی شخص کو بلاتے تو بڑے پیارے انداز سے بلاتے۔۔۔ بڑی محبت سے بلاتے۔۔۔ آپ سے علم حاصل کرنے والے اور آپ کو ملنے والے آج بھی آپ کی محبت بھری آواز کو یاد کرتے ہیں۔۔۔ اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ۔۔۔ حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ بڑے اخلاق سے اور محبت سے پیش آتے تھے۔۔۔ اور طالب علم حضرات جو اس وقت آپ سے علم دین حاصل کرتے تھے۔۔۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ کو طالب علموں سے بڑی محبت تھی۔۔۔ آپ نے کبھی بھی کسی طالب علم سے اپنے گھر کا کام یا اپنا کوئی ذاتی کام نہیں کروایا۔۔۔ اور اگر کوئی اور اُن کا وقت ضائع کرتا تو آپ اس کو بھی سختی سے منع فرما دیتے اور فرماتے کہ بھائی یہ تو ہمارے مہمان ہیں۔۔۔ یہ علمِ دین پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔۔۔ اور ہمیں ان کی خدمت کرنی چاہئے۔۔۔ کیونکہ یہ قرآن اور حدیث کا علم سیکھتے ہیں۔۔۔ ان کا وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

معزز سامعین کرام! حضور محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ واقعی ہی ایک بہت بڑے عالم دین اور اللہ کے ولی تھے۔۔۔ اور جن لوگوں نے آپ کی زیارت کی وہ یہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ آپ کا چہرا بڑا نورانی تھا۔۔۔ اور آپ کا چہرہ دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتا تھا۔۔۔ اور مُلک پاکستان میں سینکڑوں آپ کے ماننے والے رہتے ہیں۔۔۔ وہ بھی یہ کہتے ہیں۔۔۔ کہ آپ کو دیکھتے ہی دل کو سکون ہو جاتا تھا۔

میرے دوستو! عالم دین کی بڑی شان ہے۔۔۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ عَالِمًا فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ وَ مَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَکَاَنَّمَا صَافَحَنِیْ وَمَنْ جَالَسَ عَالِمًا فَکَاَنَّمَا جَالَسَنِیْ وَ مَنْ جَالَسَنِیْ اَجْلَسَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِی الْجَنَّۃِ۔ [نزہۃ المجالس، ص ۶۷، ج ۲]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی عالم دین کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی جس نے عالم دین کی ساتھ مصافحہ کیا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا جو کسی عالم کی مجلس میں بیٹھا گویا وہ میری مجلس میں بیٹھا جو میری مجلس میں بیٹھے گا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت جنت میں بٹھائے گا۔"

سامعین کرام! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عالم

Scanned with CamScanner

دین کی بڑی شان ہے۔

عالم کی زیارت کرنا — گویا مدینے کے تاجدار کی زیارت کرنا

عالم سے مصافحہ کرنا — گویا مدینے کے والی سے مصافحہ کرنا

عالم کی مجلس میں بیٹھنا — گویا میرے آقا ؐ کی مجلس میں بیٹھنا

عالم دین کا کتنا اونچا مقام ہے۔۔۔اور جس جس نے شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ہوگی کتنا لطف اٹھایا ہوگا۔

ایک اور جگہ میرے حضور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

عذاب اٹھ جاتا ہے

اِذَا مَرَّ الْعَالِمُ اَوِالْمُتَعَلِّمُ عَلٰی قَرْيَةٍ رَفَعَ اللّٰهُ الْعَذَابَ عَنْ مَقْبَرَتِهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا. (نزہۃ المجالس، ص ۶۷، ج ۲)

"جب کوئی عالم دین یا طالب علم کسی بستی پر سے گزرے تو اللہ تعالیٰ اُس بستی کے قبرستان سے چالیس دن کیلئے عذاب اٹھا دیتا ہے۔"

سامعین محترم! سبحان اللہ۔۔۔کیا شان ہے۔۔۔عالم دین کی کہ وہ جدھر سے گزر جائے۔۔۔اللہ کی رحمت ہو جاتی ہے۔

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت یہ بھی ہے۔۔۔آپ نے شہر فیصل آباد میں قدم رکھا۔۔۔تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا۔۔۔آج ہم اس شہر میں جدھر بھی دیکھتے ہیں۔۔۔سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثناخوان نظر آتے ہیں۔۔۔آپ کی جگہ سے اہلسنت و جماعت کو پورے ملک میں ایک

نمایاں حیثیت ملی۔

محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بازار

محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف فیصل آباد میں ایک بڑا ہی پر رونق بازار ہے۔۔۔جس کا نام جھنگ بازار ہے۔۔۔وہاں آپ کا مدرسہ جامعہ رضویہ ہے۔۔۔اور آپ کے مزار کے ساتھ ایک بہت عالی شان اور دیدہ زیب مسجد ہے۔۔۔جس کے اونچے اونچے میناروں سے اذان اور درود و سلام کی پکار پورے شہر میں گونجتی ہے۔۔۔اور پتہ چلتا ہے کہ یہ فیصل آباد میں اہلسنت جماعت کا مرکز ہے۔۔۔ایک دفعہ میں اسی بازار میں گیا۔۔۔جہاں آپ کا مزار شریف ہے۔۔۔وہاں بازار میں میرے ایک دوست کی دکان تھی۔۔۔میں نے اس دوست سے کہا کہ بھائی اس بازار میں بڑا رش ہے۔۔۔پیدل گزرنا بھی کتنا مشکل ہے۔۔۔تو وہ کہنے لگا۔میرے بھائی یہ بازار محدث اعظم پاکستان کا بازار ہے کوئی عام بازار نہیں اُن کے قدموں کی برکت سے اس بازار میں گاہکوں کا ہر وقت میلہ لگا رہتا ہے۔۔۔فیصل آباد کے آٹھ مین بازار ہیں۔۔۔جو کاروبار کے مرکز ہیں۔۔۔لیکن سب سے زیادہ پُر رونق بازار محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔۔۔اور آپ کے مزار کی برکت سے اس بازار میں سودا بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں ہی خوش دکھائی دیتے ہیں۔

کوئی محدث ایسا نہیں

معزز سامعین کرام! محدث اعظم پاکستان جیسا شاید ہی کوئی ہو۔۔۔میرے دوستو حدیث شریف پڑھانے والے بڑے بڑے محدث دیکھے۔۔۔

Scanned with CamScanner

لیکن محدث اعظم پاکستان کی شان ہی نرالی ہے۔

ایک دفعہ آپ کلاس میں درس حدیث فرما رہے تھے۔۔۔کہ ایک ایسی حدیث مبارکہ سامنے آئی کہ جس میں یہ لکھا تھا کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم مسکرائے۔۔۔ اُس حدیث حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھاتے پڑھاتے مسکرانا شروع کر دیا۔۔۔اور اپنی کلاس میں بیٹھے ہوئے طلباء سے بھی فرمایا:۔۔۔اس حدیث مبارکہ میں سرکار مسکرائے ہیں۔۔۔تم بھی تبسم کرو یعنی تم بھی مسکراؤ اگر تم مسکرا نہیں سکتے لہٰذا کم از کم اپنے چہرے پر خوشی لاؤ۔۔۔اس سے بڑھ کر خوشی کا اور کون سا مقام ہو سکتا ہے۔

[محدث اعظم پاکستان، ج ا، ص ۳۱۰]

میرے دوستو! اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے بڑی محبت تھی۔

ایام المرض کی حدیث

حضور محدث اعظم پاکستان ۱۹۵۵ء میں دوران تدریس ایک موقع پر سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ایام المرض کی احادیث پڑھی جا رہی تھیں۔۔۔ اور تقریر کے دوران آپ نے یہ حدیث پڑھی جو مشکوٰۃ شریف کے صفحہ نمبر ۵۴۸ میں درج ہے۔۔۔حدیث کے حصہ میں (عَاصِبًا رَأْسَهٗ بِخِرْقَةٍ) پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

"جب سرکار کے سرِ انور میں درد تھا اور آپ نے کپڑے سے سر مبارک کو باندھا ہوا تھا۔ آپ اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے۔

سرِ انور کی شدت کی بناء پر آپ کا کپڑے سے باندھنا۔ جب یارِ غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا ہوگا تو اُن کا کیا حال ہوگا۔ جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا ہو گا تو اُن پر کیا گزری ہوگی۔ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ منظر دیکھا ہوگا۔ تو انہوں نے کیا محسوس کیا ہوگا۔"

اسی طرح آپ اس شدتِ درد میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر وارد ہونے کے احوال بیان فرما رہے تھے۔۔۔محسوس ہوتا تھا۔۔۔کہ سرکارِ مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سرِ انور میں درد کی کلفت آپ بھی محسوس فرما رہے ہیں۔۔۔ دورانِ بیان آپ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ اسی عالم میں آپ نے کتاب بند فرما دی۔ سبق ختم ہو گیا۔۔۔آپ حلقہ درس سے اٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔۔۔اس کے بعد نہیں معلوم کہ آپ پر یہ کیفیت کتنی دیر طاری رہی۔

[محدث اعظم، ص۳۱۴، ج ا]

میرے دوستو! محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پاکستان کے دل میں عشق رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم ہر وقت موجزن رہتا تھا۔

نامِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

ایک دفعہ حضور قبلہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اپنے مدرسہ جامعہ رضویہ جھنگ بازار میں طالب علموں کو احادیث مبارکہ پڑھا رہے تھے۔۔۔ آپ نے ایک حدیث مبارکہ پڑھی۔۔۔جس میں آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نامِ نامی اسم گرامی آ گیا۔۔۔آپ تو عاشقِ رسول تھے۔۔۔اس لئے جب سرکارِ دو

Scanned with CamScanner

عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اسم شریف پڑھا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے دوران سبق آپ پر رقت طاری ہوگئی اور آپ نے طلباء کرام سے فرمایا، پڑھو

بود درجہاں پر کسے راہ خیالے
مرا ازہمہ خوش خیالِ محمد

[محدث اعظم پاکستان ،ص ۳۱۴،ج ۱]

محدث اعظم پاکستان بڑی محبت سے احادیث مبارکہ کا درس دیتے تھے ۔۔۔اسی لئے بڑی دور دُور سے پاکستان کے کونہ کونہ سے طالب علم حضرات آپ سے علم دین پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے۔۔۔

کُوک مارنا سکھلایا

حضرت مولانا پیر غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔۔۔کہ ایک مرتبہ حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ وہ حدیث شریف سنا رہے تھے ۔۔۔جس میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو حکمِ الٰہی ہوا تھا کہ آپ اپنے خاندان والوں کو جمع کرکے تبلیغ کریں۔۔۔تو اس پر آپ نے پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ کر اپنے خاندان والوں کو بلایا۔۔۔اور سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُن کو بلاتے وقت باآواز بلند پکارا۔۔۔آپ کی بلند آواز مبارک کو سن کر خاندان کے لوگ پہاڑ کی جانب جمع ہوگئے ۔۔۔اس حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے قریش کو بلند آواز سے بلایا۔۔۔جیسے دیہاتی لوگ کوک مارتے ہیں۔۔۔تو آپ نے اس حدیث کی تفسیر کرتے ہوئے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی اتباع میں حدیث پڑھنے والے طلباء کرام سے فرمایا۔۔۔کہ بھلا کوک کیسے مارتے ہیں۔۔۔آپ نے بھی باآوازِ بلند کوک ماری اور طلباء سے بھی

ایسا کروایا۔ [محدث اعظم ،ج ۱،ص ۳۱۳]

ہر وقت آپ کی یہ دعا رہتی تھی۔۔۔جس کی شاعر نے یوں ترجمانی فرمائی۔

وہی سب سے میٹھی زبان ہے جو میرے نبی کی ثنا کرے
رہے جس میں یاد حضور کی میرا رب وہ دل بھی عطا کرے

آپ نے کبھی بھی کوئی کام غیر شرعی نہ کیا۔۔۔ہمیشہ قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزاری۔

فتویٰ فوٹو حرام

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سنت پر عمل کیا۔۔۔کوئی کام غیر شرعی نہ کیا کرتے۔۔۔اکابر علماء کے متفقہ فتویٰ کے مطابق آپ کا بھی فتویٰ تھا کہ فوٹو بنانا۔۔۔بنوانا اور تصویر سازی (خواہ عکسی ہو یا دستی) ناجائز وحرام ہے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے پہلا حج کیا۔۔۔تو پاسپورٹ کے لئے تصویر نہیں بنوائی۔

۱۹۴۷ء میں جب ہندوستان سے پاکستان علیحدہ ہوگیا تھا تو تھوڑے دن ایسے گزرے کہ اُن دنوں بھارت جانے کے لئے کسی پاسپورٹ ویزہ کی پابندی نہ تھی۔۔۔آپ ۱۹۴۸ء کو دوبارہ بریلی شریف تشریف لے گئے۔۔۔اور وہاں مظہر اسلام میں طلبہ کو اسباق پڑھانے شروع کردیئے۔۔۔تھوڑے عرصے بعد جب پاسپورٹ اور ویزہ کی پابندی شروع ہوگئی تو آپ پاکستان واپس آگئے باوجود انتہائی خواہش کے پھر بریلی شریف نہ جاسکے۔۔۔کیونکہ پاسپورٹ پر فوٹو لازمی ہو چکی تھی۔۔۔اور بوجہ فوٹو آپ دوبارہ بریلی شریف کا سفر نہ کرسکے۔۔۔

Scanned with CamScanner

اور ۱۹۵۶ء کو دوبارہ حج کے لئے درخواست دی اور اُس میں یہ وضاحت کردی کہ میں بغیر فوٹو کے پاسپورٹ حاصل کرنا چاہتا ہوں تو آپ کو حکومت پاکستان کی طرف سے خصوصی طور پر شناختی سرٹیفکیٹ کے ہمراہ آپ کو حج پاسپورٹ جاری ہوا اور اسی طرح آپ نے اپنے فتویٰ کی تصدیق اپنے عمل سے فرمادی۔۔۔ آپ کی زندگی سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محبت کی وجہ سے لاجواب تھی اسی لئے ہر بڑے سے بڑا بندہ آپ کی عزت کرتا تھا۔ [محدث اعظم پاکستان، ص ۳۴۰، ج ۱]

ہو جائے جو وابستہ سرکار کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی

میرے دوستو! ہمارا تو اس بات پر یقین ہے۔۔۔ کہ جس کی نسبت سرکار مدینہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ ہو جائے۔۔۔ زمانے کی ہر چیز اُس کے قدموں میں آگرتی ہے۔

ریل گاڑی رُکی رہی

ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ شاہین ایکسپریس گاڑی سے کراچی تشریف لے جانے والے تھے۔۔۔ اور آپ کو الوداع کہنے کے لئے بہت سے عقیدت مند حضرات اسٹیشن پر موجود تھے۔۔۔ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا اور اس گاڑی کی روانگی کا وقت بھی ہو گیا۔۔۔ گاڑی نے ہارن بجانا شروع کر دیا۔۔۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ میں سوار ہونے سے پہلے اسٹیشن پر ہی نماز ادا کروں گا اور ساتھی کہتے ہیں۔۔۔ کہ گاڑی نے وسل دے دیا۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی فکر والی بات نہیں۔۔۔ گاڑی ہم کو چھوڑ کے نہیں جائے گی۔۔۔ سگنل ہو گیا

۔۔۔ گاڑی مسلسل وسل دے رہی ہے۔۔۔ آپ نے نماز باجماعت ادا فرمائی اتنی دیر تک گاڑی صرف ہارن بجاتی رہی۔۔۔ آپ جب سوار ہو گئے تو پتہ چلا کہ گاڑی میں تھوڑی سی فنی خرابی پیدا ہو گئی اس لئے گاڑی تھوڑی دیر رکی رہی اور جب آپ سوار ہو گئے تو گاڑی چل پڑی۔ [محدث اعظم پاکستان، ج ۲، ص ۱۳۲]

بڑے بڑے اسے جھک کر سلام کرتے ہیں
گدائے کوئے نبیؐ کب غریب ہوتا ہے

سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے در کے گدا کو کبھی کوئی چیز دھوکہ نہیں دے سکتی۔۔۔ ایسا ہی ایک منظر اللہ کے ولی محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا اثر دیکھیں اور محسوس کریں کہ اُن کو کیا مقام ملا ہے۔

بارش رک گئی

حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ فیصل آباد کے نواح میں ایک گاؤں میں محفل میلاد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جلسہ میں تشریف لے گئے فروری کا مہینہ تھا ۱۹۶۰ء کا واقعہ ہے جب شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نماز عشاء کے بعد تقریر فرمانے کے لئے اسٹیج پر پہنچے تو گہرے بادل چھا گئے۔۔۔ اور بارش کا سماں بن گیا۔۔۔ اور ایسا لگتا تھا کہ ابھی بارش شروع ہو جائے گی۔۔۔ بارش شروع ہونے پر سارا پروگرام دھرم بھرم ہو جانے کا خدشہ تھا۔۔۔ آپ نے تقریر شروع فرمائی اور ابتداء میں فرمایا:

”اے بادل کے فرشتے آپ کو معلوم ہے کہ ذکر مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی محفل ہے۔ ہم سب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غلام ہیں۔ تو

Scanned with CamScanner

بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے جب تک ہم ذکرِ رسول میں مشغول ہیں تو اتنی دیر تک بارش کو نہ برسا"۔

گاؤں کے لوگوں نے دیکھا کہ دو گھنٹے تک تقریر جاری رہی۔۔۔اور اس دوران بارش کی ایک بوند بھی نہ گری تقریر کے بعد رات کو خوب بارش ہوئی۔ میرے دوستو! اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا بہت اعلیٰ ارفع مقام ہے۔ [محدث اعظم، ج۲، ص۱۲۸]

سبحان اللہ کیا ہی شان ہے۔۔۔محدث اعظم پاکستان کی کہ جن کی دعا کو اللہ تعالیٰ فوراً قبول فرماتا ہے۔۔۔اور یہ سب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا نتیجہ ہے۔۔۔اسی لئے ہر چیز اللہ کے ولی کا حکم مان لیتی ہے۔

اُن پر راضی خدا کی ذات ہوئی
مصطفیٰ سے جو پیار کرتے ہیں

ایک اور شاعر نے کیا خوب کہا:

انہیں کا ہو گیا سارا زمانہ
جنہیں سرکار اپنائے ہوئے ہیں

سوکھا پن دور ہو گیا

محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بہت سے لوگ دعا کے لئے حاضرِ خدمت ہوتے تھے۔۔۔ایک دفعہ کا ذکر ہے۔۔۔کہ آپ کے پاس ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی جس کا جسم بہت کمزور ہو چکا تھا۔۔۔یعنی اس بچے کو سوکھے پن کا مرض تھا۔۔۔آپ نے دو بینگن منگوائے اور اُن پر دم کیا اور ہدایت کی کہ اس

بچے کو ان بینگنوں کے نیچے لٹا دینا۔۔۔الحمد للہ آپ کی دعا سے اور دم سے جوں جوں بینگن خشک ہوتا گیا۔۔۔توں توں بچہ تندرست ہوتا گیا۔۔۔ایک دو بار کے اسی عمل سے بچہ بالکل موٹا تازہ اور تندرست ہو گیا۔ [محدث اعظم، ص۱۲۵، ج۲]

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

سامعین کرام! آپ کی اور ایک کرامت آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

تربوز کا بیج نکل گیا

ایک دفعہ شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ دعوت پر تشریف لے گئے۔ واپسی پر آپ کی خدمت میں ایک بیمار بچہ لایا گیا اُس کا مرض یہ تھا کہ تربوز کا بیج بچے کے گلے میں پھنس گیا۔۔۔اور یہ بیج خوراک والی نالی کی بجائے سانس والی نالی میں چلا گیا۔۔۔نتیجہ یہ ہوا کہ لڑکے کو سانس لینا دشوار ہو گیا۔۔۔ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس کو دمہ کی بیماری ہے۔۔۔اس کا بڑا علاج کروایا مگر کوئی فرق نہ پڑا۔۔۔حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے کھڑے دعا فرمائی اور دم کیا اور چلے گئے۔۔۔گھر والے بتاتے ہیں۔۔۔کہ نماز عصر کا وقت تھا۔۔۔کہ لڑکے کو ایک زور دار چھینک آئی اور تربوز کا بیج باہر نکل گیا اور لڑکا فوراً تندرست ہو گیا۔ [محدث اعظم، ص۱۲۶، ج۲]

کسی نے کیا خوب کہا۔

Scanned with CamScanner

شاہوں نے بھی دی اُن کے فقیروں کو سلامی
ہر ایک کو بھیک اُن کے گدا بانٹ رہے ہیں

وصال شریف

حضور محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی تبلیغ میں گزار دی۔۔۔دن رات کام میں مصروف رہنے کی وجہ سے آپ کی صحت پر برا اثر پڑا ایک دن ایسا بھی آیا کہ آپ کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی۔۔۔پھر آپ ٹھیک ہو گئے۔۔۔لیکن ۲۳ دسمبر ۱۹۶۲ء کو آپ کی صحت زیادہ بگڑ گئی ہائی بلڈ پریشر۔۔۔اور ذیابیطس کی وجہ سے آپ کافی حد تک کمزور ہو گئے۔ایک دن آپ نے عصر کی نماز کے لئے وضو فرمایا۔۔۔تو آپکو اپنی طبیعت گرتی ہوئی نظر آئی ایک دن آپ نے دونوں ہاتھوں کو باندھ لیا اور اللہ ہو اللہ ہو کی آواز آپ کی سانس کی ساتھ آنے لگی۔۔۔پیر فاروقی صاحب کراچی سے تشریف لائے۔۔۔آپ نے آنکھیں کھولیں۔۔۔اور پیر صاحب کو دیکھا اور زبان پر اللہ ہو اللہ ہو جاری رکھا۔۔۔پھر پیرزادہ سید عبدالقادر گیلانی سفیر عراق تشریف لائے۔۔۔جب تک پیرزادہ صاحب موجود رہے۔۔۔آپ اُن کی طرف ہی دیکھتے رہے اور ہر سانس کے ساتھ اللہ اللہ کی آواز آتی رہی۔۔۔رُشد و ہدایت کا وہ مہر خیر جس کی نورانی کرنوں نے عالمِ اسلام کی فضاؤں کو منور کر دیا اور جس کی تنویر پُر ضیا نے ضلالت و جہالت کی تاریکیوں کو چاک کر دیا جس کا ایک ایک سانس صراط مستقیم پر چلنے والوں کے لئے خضر راہ تھا۔۔۔علم و فضل، عرفان و ایقان کا وہ بے کراں سمندر جس کی فیاض موجوں نے برصغیر پر پھیل کر علم و عمل

رشد و ہدایت اور اخلاص وللّٰہیت کے دریا بہا دیئے اس مقدس ہستی نے یکم شعبان ۱۳۸۲ھ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۲ء کو جمعہ ہفتہ کی درمیانی رات ایک بج کر چالیس منٹ پر اللہ ہو کی آواز سے داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

سامعین محترم! اللہ تعالیٰ کے خاص بندے حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ جیسے اس دنیا میں بہت کم ہیں۔۔۔جس نے اپنی ساری زندگی سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق گزاری ہو۔اور جب تک اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھنے والے آپ کے غلام باقی ہیں۔آپ کو ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے۔اور آپ پر سلام پڑھتے رہیں گے۔

جن کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ.

Scanned with CamScanner

شہرِ مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ [النحل:۴۱]

ایتھے دل نہیں او لگدا یار میں مدینے ہوواں
کراں روضے دا دیدار میں مدینے ہوواں
جیکر سوہنا کرم کماوے میں کوجی نوں کول بلاوے
رکھے بھاویں دن دو چار میں مدینے ہوواں
رحمت اسدی واجاں مارے چلیے اسیں مدینے سارے
چھڈ دیئے سب گھر بھار میں مدینے ہوواں
سوہنی جالی لاٹاں مارے سبز گنبد دے عجیب نظارے

میں وی ویکھاں تیرا دربار میں مدینے ہوواں
کر دے کرم کر کے کریں تیرے در تے آ وے نعیمی
کرو کرم میری سرکار میں مدینے ہوواں

معزز سامعین حضرات، بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو! جب کبھی کسی انسان کو کسی چیز سے محبت ہو جاتی ہے۔۔۔ تو اُس کو یاد کرنے کے لئے محبت کا اظہار کرنے کے لئے اُس کا نام لیتا ہے۔۔۔ اور اُس کا نام لینے سے ایک عجیب قسم کی مٹھاس اپنی زبان میں اور اپنے دل میں ٹھنڈک محسوس کرتا ہے۔۔۔ یہ تو عام محبت کا عالم ہے۔۔۔ تو اس خوش نصیب کی محبت کا عالم کیا ہوگیا جس کو حضور تاجدار انبیاء محبوب کبریا صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت ہو جائے۔۔۔ اس کی حالت کو کون سمجھ سکتا ہے۔۔۔ اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھنے والا آپ کی ہر ادا سے محبت کرتا ہے۔۔۔ آپ کی ہر چیز سے پیار کرتا ہے۔

اور خصوصی طور پر اُس مقدس شہر سے محبت کرتا ہے۔۔۔ جس مقدس شہر نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں کے بوسے لئے۔۔۔ اور جہاں سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدم لگ گئے۔۔۔ وہ شہر مقدس عاشقوں کے دل کا قبلہ بن گیا۔۔۔ اور جو مدینہ سے حاضری دے کر آتے ہیں وہ پکارتے اٹھتے ہیں۔۔۔

کہیں نہ دیکھا زمانے بھر میں جو کچھ مدینے میں جا کے دیکھا
تجلیوں کا لگا ہے میلہ جدھر نگاہیں اٹھا کے دیکھا

مدینہ منورہ

مدینہ منورہ شریف ہمارے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا شہر مقدس ہے

Scanned with CamScanner

۔۔۔عاشق صادق کا دل ودماغ اُس نام کی یادآوری سے معطر ہو جاتا ہے۔۔۔

دنیا میں بے شمار ملک ہیں۔۔۔اور اُن میں بے شمار شہر ہیں لیکن مدینہ منورہ جیسا شہر دنیا میں اور کوئی نہیں ہوسکتا۔۔۔اور مدینہ منورہ جیسی گلیاں کوچے کہیں نظر نہیں آسکتے۔کسی نے کیا خوب کہا۔

سارے جگ نالوں لگ دیاں چنگیاں مدینے دیاں پاک گلیاں
اوتھے رحمتاں نے آکے جگہ ملیاں مدینے دیاں پاک گلیاں

میرے دوستو! حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے شہر مقدس کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔۔۔کہ جتنے اس شہر کے اسمائے مبارکہ ہیں۔۔۔اتنے کسی اور شہر کے نہیں۔آیئے برکت حاصل کرنے کے لئے مدینہ منورہ کے اسمائے مبارکہ اوراس کے القابات کا ذکر کرنے اور سننے کی سعادت حاصل کریں شہر محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بے شمار اسماء مبارکہ ہیں۔۔۔بعض علمائے کرام نے پچانوے ۹۵ بیان فرمائے ہیں۔۔۔اور شیخ محقق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جذب القلوب میں فرمایا کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے شہر مدینہ کے اسمائے مبارکہ تقریباً ایک سو ۱۰۰ کے قریب ہیں۔۔۔تو میں آج آپ حضرات کے سامنے کچھ اسمائے مبارکہ کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

طیبہ

مدینہ منورہ کا یہ نام حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بہت زیادہ پسند تھا۔۔۔حدیث شریف میں آتا ہے۔۔کہ حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی جلوہ گری سے پہلے لوگ مدینہ کو یثرب کے نام سے پکارتے تھے۔۔۔رسول اللہ صلّی

اللہ علیہ وسلّم نے ہجرت فرمانے کے بعد اس کا نام تبدیل فرمادیا۔

فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْبَةَ. [وفاالوفا،ص۱۶،ج۱] ”پس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کا نام طیبہ رکھا۔“

مدینہ پاک کے نام طیبہ سے اس کی طہارت ونفاست، ستھرائی اور پاکیزگی کا اظہار ہوتا ہے۔۔۔اور یہ وہ زمین مقدس ہے۔۔۔جس کو کفر وشرک کی آلودگی سے علمبردار توحید حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پاک فرمادیا۔۔۔اور مدینہ شہر کی زمین کی مٹی بھی پاک ہے۔۔۔اوراس کی آب وہوا اوراُس کے درودیوار سے اہل عشق خوشبو پاتے ہیں۔۔۔اس لئے کہ اس نے آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں کے بوسے لئے اور آپ کی سانس مبارکہ سے اس شہر کو معطّر ہونے کا شرف ملا۔

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

خوشبوئے مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں۔۔۔کہ جب ہم کسی وقت حضور تاجدار انبیاء صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تلاش کرنے کے لئے نکلتے تو ہمیں کسی سے راستہ پوچھنے کی حاجت نہ ہوتی تھی بلکہ جس طرف سے خوشبو آتی ہم اُس خوشبو کے پیچھے پیچھے چلتے اس لئے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا گزر جس گلی کوچہ سے ہو جاتا۔۔۔وہ تمام راستے خوشبودار ہو جایا کرتے تھے۔۔۔اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہتے ہیں۔۔۔

Scanned with CamScanner

کہ آپ کی وجہ سے مدینہ کی ہوا خوشبودار ہوگئی ۔۔۔شاعر نے اس مقام پر کیا خوب کہا۔

ایسی خوشبو نہیں ہے کسی پھول میں
جیسی میرے نبی کے پسینے میں ہے

سامعین محترم! اب ادب کا تقاضہ اور محبت کی آرزو یہی ہے ۔۔۔ کہ اس شہر مقدس کو مدینہ طیبہ کہا جائے کیونکہ یہ شہر شفاؤں کا مرکز ہے۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لے جائے تھوڑی سی خاک اُن کے آستانے سے

اسی لئے کہ میرے دوستو!

اسلام کا مرکز مدینہ ہے۔
جنت کا مظہر مدینہ ہے۔
سب سے معطر مدینہ ہے۔
سخاوت کا در مدینہ ہے۔
رحمت کا گھر مدینہ ہے۔
شہروں کا اختر مدینہ ہے۔
اور اللہ کے محبوب کا شہر مدینہ ہے۔

اہل عشق مدینہ طیبہ کی شان میں یوں عرض کرتے ہیں۔

مدینے دی ٹھنڈی ہوا اللہ اللہ
ہے جنت دی جس توں فدا اللہ اللہ

میرے دوستو! مدینہ شریف کا ایک اور بھی مقدس نام ہے۔

اَرْضُ اللّٰہِ یَا اَرْضُ الْھِجْرَتِ

اس شہر مقدس کا نام مبارک ارض اللہ یعنی اللہ کی زمین اور ارض الہجرت اور ہجرت گاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔۔۔اس لئے اس کا نام ارض اللہ ارض الہجرت رکھا گیا۔ [جواہر البحار، ج۱، ص۷]

اَکَّالَۃُ الْبُلْدَانِ . اَکَّالَۃُ الْقُرٰی

مدینہ طیبہ کے یہ اسماء مبارکہ ہونے کی یہ وجہ تھی کہ یہ وہ بستی تھی جس کو تمام شہروں پر غلبہ ونصرت حاصل ہوئی ۔۔۔اسلام اور اس کے احکام کا نفاذ یہاں سے شروع ہوا۔ اموالِ غنیمت اور خزانوں کی آمد بھی یہاں ہوتی تھی۔

ایمان

مدینہ منورہ کا ایک نام ایمان بھی ہے۔۔۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ. [الحشر:۹] یہ آیۂ کریمہ انصار کی شان میں نازل کی گئی ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس شہر کا نام ایمان اس لئے رکھا۔۔۔کیونکہ مدینہ پاک مظہر ایمان اور مرجع ایمان ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔۔۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ایک فرشتہ ہے۔۔۔اور وہ فرشتہ کہتا ہے۔۔۔کہ میں مدینہ طیبہ کا رہنے والا ہوں۔۔۔اور ہرگز اس شہر سے باہر نہیں جاؤں گا۔۔۔اس کی یہ بات جب حیا کا فرشتہ سنتا ہے۔۔۔تو وہ کہتا ہے

Scanned with CamScanner

۔۔۔ میں بھی تیرے ساتھ ہوں ۔۔۔ اور کبھی بھی تجھ سے علیحدگی اختیار نہیں کروں گا ۔۔۔ تو خوب جان لو یہ دونوں صفتیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں پائی جاتی ہیں ۔۔۔ اور دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم ہیں ۔۔۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ. [جذب القلوب، ص ۱۱]

یثرب

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے مدینہ شریف کو لوگ یثرب کے نام سے پکارتے تھے ۔۔۔ یعنی بیماریوں کا گھر ۔۔۔ بعض نے کہا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک آدمی تھا جس کا نام یثرب تھا ۔۔۔ اور جب نوح علیہ السلام کی اولاد دنیا میں پھیلی تو یثرب نے اس جگہ قیام کیا ۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کا نام یثرب پڑ گیا ۔۔۔ تاریخ کا علم رکھنے والے علماء فرماتے ہیں ۔۔۔ یثرب مدینہ منورہ شہر کا نام نہیں تھا ۔۔۔ بلکہ اُحد پہاڑ کے غربی جانب کا جو حصہ تھا اُس کو یثرب کہا جاتا ہے ۔۔۔ جہاں کھجوروں کے درخت اور چشموں کی کثرت تھی ۔۔۔ امام بخاری کی تاریخ میں ایک حدیث ہے ۔۔۔ کہ جو شخص مدینہ منورہ کو ایک بار یثرب کے نام سے پکارے اُس کے گناہ کی تلافی یہ ہے ۔۔۔ کہ وہ دس بار کہے مدینہ ۔۔۔ مدینہ ۔۔۔ مدینہ ۔۔۔

امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص مدینہ منورہ کو یثرب کہے ۔۔۔ اس کو لازم ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرے۔

[مظاہرہ حق، ص ۴۲۵۶ ـ جذب القلوب، ص ۱۱]

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔ جو مدینہ طیبہ کی

مٹی کو برا کہے ۔۔۔ مدینہ کی زمین کو پاک نہ سمجھے کہ وہ بندہ سزا کا مستحق ہے ۔۔۔ اور اسے قید کر دیا جائے ۔۔۔ حتیٰ کہ وہ توبہ کر لے۔

میرے دوستو! اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائے ۔۔۔ جو خاک مدینہ کو برا کہتے ہیں ۔۔۔ مگر ہمارا مسلک اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے ۔۔۔ الحمد للہ ہم مدینہ شریف کی مٹی کو خاک شفا کہتے ہیں ۔۔۔ اور مدینہ کے گرد و غبار سے بھی پیار کرتے ہیں ۔۔۔ کیونکہ ۔۔۔ میرے دوستو!

رحمت برس رہی ہے محمد کے شہر میں
ہر شے میں تازگی ہے محمد کے شہر میں

منور منور مدینہ ۔ معطر معطر مدینہ
اعلیٰ و برتر مدینہ ۔ شہروں کا صدر مدینہ
نجات و ظفر مدینہ ۔ باعث غفر مدینہ

ہر شے میں تازگی ہے محمد کے شہر میں

حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شہر کی عظمت بیان فرمائی۔

غُبَارُ الْمَدِیْنَةِ شِفَآءٌ مِّنَ الْجُذَامِ. ”کہ! مدینہ کا گرد و غبار جزام (یعنی کوڑھ) کیلئے شفا ہے۔“ [زرقانی علی المواہب، ج ۸، ص ۳۳۶]

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کے گرد و غبار میں بھی شفا ہے۔

رحمت برس رہی ہے محمد کے شہر میں
ہر شے میں تازگی ہے محمد کے شہر میں

سامعین کرام! مدینہ پاک کی عظمت و شان کا اندازہ کون لگا سکتا ہے ۔۔۔

رحمت مدینے میں ہے — راحت مدینے میں ہے
عظمت مدینے میں ہے — برکت مدینے میں ہے
فرحت مدینے میں ہے — فیضان مدینے میں ہے
نبیوں کا سلطان مدینے میں ہے — اللہ کا احسان مدینے میں ہے

رحمت برس رہی ہے محمد کے شہر میں
ہر شئے میں تازگی ہے محمد کے شہر میں

اگر مدینہ طیبہ سارے شہروں سے شان والا ہے۔۔۔تو اس شہر کا ہر نام شان والا ہے۔

بَلَدُ

مدینہ طیبہ کا ایک نام بلد بھی ہے۔۔۔جیسا کہ قرآن مجید میں حکم ہوا۔ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ. بعض مفسرین کرام نے اس سے مراد مدینہ طیبہ لیا ہے ۔۔۔اس لئے کہ یہی وہ شہر مقدس ہے۔۔۔ جہاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تاحیات قیام پذیر رہے۔۔۔اور آج بھی اسی شہر مقدس میں آرام فرما رہے ہیں۔ [جواہر البحار، ج ۴ ص ۳]

بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس شہر مقدس کا نام بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔۔۔اس لئے کہ اس شہر کی نسبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔۔۔اور خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہا جاتا ہے۔۔۔اس لئے کہ وہاں اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ موجود ہے۔۔۔اور اس کو بیتِ رسول اس لئے کہا جاتا ہے۔۔۔کہ

اس شہر مدینہ طیبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک گھر ہے۔ [جواہر البحار، ج ۴، ص ۳]

حسنہ

یہ بھی مدینہ شریف کا نام مبارک ہے۔۔۔کیونکہ مدینہ شریف باغات، چشمے۔۔۔کنویں۔۔۔بلند پہاڑ۔۔۔بڑی بڑی عمارات سے بھرا پڑا ہے۔۔۔ اور اس سے مدینہ شریف کا حسن ظاہر ہوتا ہے۔۔۔اور نور نے اس شہر کو اپنے دامن میں لپیٹ رکھا ہے۔۔۔اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مسجد نبوی کے حسن نے اس شہر کو حسین بنا رکھا ہے۔۔۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار اور آپ کی تجلیات اس شہر میں جگمگا رہی ہیں۔ اور صحابہ کرام و آل اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی برکات کا ظہور ہو رہا ہے۔۔۔جس کو اہل نظر دیکھ رہے ہیں۔۔۔اور اس شہر کے حسن سے لطف اندوز ہو رہے ہیں ۔۔۔اور اسی طرح یہ شہر انوار ظاہری اور باطنی سے منور ہے اور حسین ہے۔

[جواہر البحار، ج ۴، ص ۳]

رحمت برس رہی ہے محمد کے شہر میں
ہر شئے میں تازگی ہے محمد کے شہر میں

ایک اور شاعر نے کیا خوب کہا۔

ہر پاسے رحمت وسدی اے ہتھ بنھ کے بہاراں کھلیاں نے
سارے جگ توں مدینہ سوہنا اے سوہنے دیاں سوہنیاں گلیاں نے

اسی لئے عشاق کہتے ہیں۔

مدینہ میں نور ہی نور ہے — مدینہ میں سرور ہی سرور ہے

Scanned with CamScanner

مدینہ میں جلوہ وطور ہے　　　مدینہ میں حضور ہی حضور ہے

روشنی مدینہ ہے زندگی مدینہ ہے

ماہتاب آقا ہیں چاندنی مدینہ ہے

المؤمنة

یہ بھی مدینہ طیبہ کا ایک نام مبارکہ ہے۔۔۔کیونکہ یہ شہر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اس نے آپ کی نبوت ورسالت کی تصدیق کی۔۔۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔۔۔کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ تُرْبَتُھَا لَمُؤْمِنَةٌ۔ [جذب القلوب، ص۱۵]　　"کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مدینہ کی خاک مؤمن ہے۔"

یعنی جس طرح اس شہر میں رہنے والوں نے آپ پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کی اسی طرح اس شہر کی زمین بھی آپ پر ایمان لے آئی۔ قربان جاؤں اس شہر مقدس پر۔

خلد کی بہاروں کی دلکشی مدینہ
آنکھوں کو نور دیتا آج بھی مدینہ
روشنی ہے مدینہ زندگی ہے مدینہ

مبارکہ

یہ بھی مدینہ شریف کا ایک نام ہے۔۔۔اس لئے کہ اس شہر کی تمام چیزیں برکت والی ہیں۔۔۔کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ

اے اللہ اس شہر کی ہر چیز میں برکت ڈال دے۔

اَلْمَحْفُوْظَةُ

یہ بھی مدینہ شریف کا نام مبارک ہے۔۔۔اس لئے کہ مدینے کی گلیوں کے دونوں سروں پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے دربانی کرتے ہیں۔

اَلْعَاصِمَةُ

عاصمہ کے معنی بچانے والا ہوتا ہے اور مدینہ طیبہ نے بھی مہاجرین کو کفار کی ایذا سے بچایا۔۔۔اور وہ شخص بھی دنیا کی آفتوں سے بچ جاتا ہے۔۔۔ جو اس مقدس شہر میں ٹھہرے۔۔۔ بلکہ یہ شہر اُس کو قبر اور آخرت کے عذاب سے بچالیتا ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔۔۔جو مسلمان مکہ شریف یا مدینہ شریف میں وفات پائے گا۔۔۔وہ عذابِ قبر اور عذابِ دوزخ سے محفوظ ہو جائے گا۔

[جذب القلوب، ص۱۵۔ بیہقی بحوالہ مشکوۃ، ص۲۴۰]

سبحان اللہ! قربان جاؤں اس شہر پر جو بندے کو عذاب قبر سے بچاتا ہے۔۔۔اور جنت کا حقدار بنا دیتا ہے۔۔۔اسی لئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے عاشق لوگ کہتے ہیں۔۔۔کہ مدینہ شریف بڑا مقدس شہر ہے۔۔۔اس میں داخل ہوتے ہوئے اپنی نظریں جھکا لو اپنے آپ سے غرور وتکبر کا نشان تک مٹا دو مدینے کی گلیوں میں اکڑ اکڑ کر چلنے سے سارے عمل ضائع ہو جائیں گے۔۔۔کسی نے کیا خوب کہا۔

Scanned with CamScanner

سنبھل کر پاؤں رکھنا حاجیو شہر مدینہ میں
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہو جائے

میرے دوستو! اس جگہ اللہ کے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا روضہ مبارک ہے۔۔۔ اس لئے شہر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جانے والوں سے درخواست کی جاتی ہے۔۔۔ کہ احتیاط سے مدینہ شریف میں داخل ہوں۔

مدینے میں جاؤ تو ادب کے ساتھ
مدینے میں چلو تو ادب کے ساتھ
مدینے میں بیٹھو تو ادب کے ساتھ
مدینے میں بولو تو ادب کے ساتھ
سرکار سے مانگو تو ادب کے ساتھ

اور جو چیز سرکار دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ سے ادب و احترام سے مانگی جائے گی وہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم عطا فرمادیں گے۔۔۔ علامہ صائم چشتی فرماتے ہیں۔

نور خالق کے نور سے مانگو
جو لینا ہے حضور سے مانگو

میرے بزرگو اور دوستو۔۔۔ مدینہ طیبہ بڑی شان و شوکت اور عزت والا شہر مقدس ہے۔۔۔ اہل عشق اس کی مٹی اس کے گلی کوچے اور بازار اس میں رہنے والے لوگ۔۔۔ پھل۔۔۔ پھول۔۔۔ سبزہ زار۔۔۔ اس کے اونچے اونچے پہاڑ یہاں تک کہ مدینے میں اڑنے والے پرندوں کا بھی احترام کرتے ہیں۔

نہ جنت نہ جنت کی گلیوں میں دیکھا
مزہ جو محمد کی گلیوں میں دیکھا

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس شہر کی عظمت و رفعت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

مَا عَلَى الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّكُوْنَ قَبْرِىْ بِهَا [مشکوۃ، ص ۲۴۱]

"روئے زمین میں مجھے اس ٹکڑے سے زیادہ کوئی ٹکڑا محبوب نہیں جس میں میری قبر ہوگی۔"

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بھی مدینہ بہت پیارا تھا۔۔۔ ایک اور جگہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَاِنِّىْ اَشْفَعُ وَ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا. [ترمذی۔ مشکوۃ، ص ۲۴۰]

"جو مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو وہ اس میں مرے بیشک میں مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔"

میرے دوستو، بزرگو! مدینہ شریف مقدس شہر ہے۔۔۔ اس سے محبت کرو۔۔۔ اور اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ جس شیے سے ہمارے آقا و مولا صلّی اللہ علیہ وسلّم کو محبت ہے۔۔۔ ہم غلاموں کو بھی اُس چیز سے محبت ہو جاتی ہے۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔۔۔ کہ اللہ مجھے اور آپ کو مدینہ شریف کی حاضری نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ.

Scanned with CamScanner

عاشقِ مدینہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا. وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ. وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ. صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ٥ صَدَقَ اللّٰهُ مَوْلٰنَا الْعَظِيْمُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ الْاَمِيْنُ ٥

میرے نہایت ہی واجب الاحترام بزرگو، دوستو اور عزیز ساتھیو!

آج کی محفل پاک عاشقِ مدینہ حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں منعقد کی جارہی ہے۔۔۔اور یہ اُن کا سالانہ عرس مبارک ہو رہا ہے۔۔۔آج میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید فرقان حمید میں سے ایک آیۂ مبارکہ تلاوت کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔۔۔جس میں اللہ تعالیٰ نے علمائے کرام کی عظمت وشان کا ذکر فرمایا۔۔۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ٥ [پ۲۲، فاطر۲۸] بیشک اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔"

سامعین محترم! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں شانِ علماء بیان فرمائی ہے۔۔۔اور اللہ رب العزت نے علمائے کرام کو ایک بلند مقام عطا فرما رکھا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ. [مشکوٰۃ ص۲۶] "کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔"

ایک اور جگہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ. "میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔"

ایک اور جگہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا زَارَنِيْ وَ مَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا صَافَحَنِيْ وَ مَنْ جَالَسَنِيْ اَجْلَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الْجَنَّةِ. [نزہۃ المجالس، ص۶۷] "کہ جس نے کسی عالم دین کی زیارت کی گویا اُس نے میری زیارت کی اور جس نے عالم دین سے مصافحہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور جس کسی نے عالم دین کی مجلس میں شرکت کی اس نے میری مجلس میں شرکت کی اور جو میری مجلس میں بیٹھ گیا وہ کامیاب ہو گیا۔"

اور ایک جگہ حضور آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس کسی بستی میں عالم دین کا گزر ہو اللہ تعالیٰ اُس بستی کے قبرستان سے ۴۰ دن تک عذاب کو اٹھالیتا ہے۔"

Scanned with CamScanner

سامعین محترم! قرآن مجید فرقان حمید اور احادیث مبارکہ کو پڑھ کر یہ معلوم ہوا کہ عالم دین کا بڑا مقام ہوتا ہے۔۔۔تو آج ہم جس عالم دین کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔۔۔اُن کو بھی اللہ رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے بڑا مقام عطا فرما رکھا تھا۔

حضرت کی خصوصیات

حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ میں وہ ساری خصوصیات تھیں جو ایک عالم دین میں ہونی چاہئیں۔۔۔آپ ایک نعت خوان اور بہترین قاریِ قرآن اور بہترین مدرس اور صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت کے ایک نامور خطیب تھے۔۔۔آپ کو علم دین پڑھنے کا اور پڑھانے کا بڑا شوق تھا۔۔۔اور آپ کا وہ شوق بھی آپ کی زندگی میں پورا ہو گیا۔

ولادت

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۵۰ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔۔۔آپ کے والد محترم کا نام شیخ محمد اسمٰعیل تھا اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام اقبال بی بی تھا۔۔۔اور آپ کے والدین انتہائی سادگی پسند تھے۔۔۔اور نمازی، پرہیزگار تھے۔۔۔آپ کا تعلق (شیخ فیملی سے تھا) آپ کے والدِ محترم رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کا کام کیا کرتے تھے۔۔۔انہوں نے دن رات محنت مشقت کر کے اپنے پیارے بیٹے حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی کو پڑھایا لکھایا۔۔۔اور پڑھائی میں خصوصی توجہ علم دین کی طرف

دلوائی۔۔۔اور آپ پھر والدین کی دعاؤں کی برکت سے اس مقام تک پہنچ گئے۔۔۔کہ آج بھی لوگ حضرت علامہ کو یاد کرتے ہیں۔

سلسلہ تعلیم

حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۶۷ء میں میٹرک کا امتحان ڈسٹرکٹ فیصل آباد میں سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔۔۔اور یہ بات بھی سننے میں آئی کہ آپ نے تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کاروبار بھی کیا دن رات محنت کرتے رہے۔۔۔اور دنیا کا علم۔۔۔اور دین کا علم حاصل کرتے رہے۔۔۔آپ نے فیصل آباد کے نیو ماڈل ہائی سکول غلام محمد آباد میں تعلیم حاصل کی۔۔۔آپ نے ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء میں جامعہ رضویہ جھنگ بازار میں حضرت پیر غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ سے دورہ حدیث مکمل کیا۔۔۔لاتعداد آپ کی اسناد موجود ہیں۔۔۔کہ آپ نے کئی بار نعت شریف کے مقابلہ جات اور مقابلۂ حسن قرأت میں شرکت فرمائی اور تقریباً ہر مقابلہ میں آپ نے اول پوزیشن حاصل کی۔۔۔تقاریر کے مقابلہ جات میں بھی آپ ہی اول آتے تھے۔

امامت وخطابت

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خطابت و امامت کا سلسلہ ۱۹۶۷ء میں شروع فرمایا۔۔۔اور ابتداء میں آپ نے فیصل آباد کی ایک آبادی جس کا نام اسلام نگر ہے کی ایک مسجد تھی جس میں آپ جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا کرتے تھے۔۔۔اور پھر آپ کو آپ کی رہائش گاہ کے قریب

Scanned with CamScanner

ایک مسجد جس کا نام سنی رضوی جامع مسجد ہے۔۔۔اور اُس مسجد میں آپ نے جمعہ کا خطبہ دینا شروع کیا۔۔۔۱۹۶۸ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک یعنی اپنے وصال تک آپ اُسی مسجد میں خطبہ دیتے رہے۔۔۔یہ مسجد فیصل آباد مشہور و معروف اور بہت بڑے محلے رضا آباد کی گلی نمبر ۱۲ بازار نمبر ۳/۲ میں واقع ہے۔

مسجد و مدرسہ کی تعمیر و ترقی

حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ جب اِس مجد میں تشریف لائے تھے۔۔۔اُس وقت مسجد کی چھت۔۔۔فرش۔۔۔کچھ نہ تھا۔۔۔ آپ کی کوششوں سے آپ کے عقیدت مندوں کے تعاون سے رضا آباد کی یہ مسجد دو بلند میناروں والی عظیم الشان مسجد بن گئی۔۔۔اور اس مسجد کی خوبصورتی پورے فیصل آباد میں مشہور ہے۔۔۔اخبارات کے سروے کے مطابق نوائے وقت اخبار لکھتا ہے۔کہ خوبصورتی کے لحاظ سے پرانی طرز عمل کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد نمبر ون گنی جاتی ہے۔۔۔اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسجد کے ساتھ ایک مدرسہ بھی قائم فرمایا۔۔۔جس میں بچوں۔۔۔اور بچیوں کو قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے ۔۔۔اور اس مسجد کی ساتھ ساتھ حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے حکومت پاکستان نے عیدگاہ کے لئے تقریباً ۳ تین ایکڑ جگہ دی اور حضرت نے وہاں پر بھی ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی جس کی تعمیر و ترقی کا سلسلہ ابھی جاری و ساری ہے۔۔۔عیدگاہ والی مسجد میں بھی اپنے مدرسہ کی دوسری شاخ قائم فرمائی۔۔۔اِن مسجدوں اور مدرسوں کا سارا نظام اب حضرت کے صاحبزادے

حضرت علامہ مولانا قاری محمد نعیم الدین نعیمی اور حضرت علامہ مولانا قاری محمد امین الدین نعیمی کے سپرد ہے اور لوگ اُن کے ساتھ بھی وہی تعاون و محبت فرماتے ہیں جو قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ فرماتے تھے۔

آپ کی مصروفیات

حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سنی رضوی جامع مسجد رضا آباد میں امامت و خطابت میں ڈیوٹی دینے کے ساتھ ساتھ جامعہ نوریہ رضویہ بغدادی مسجد گلبرگ اے میں تجوید و قرأت کی مسندِ تدریس پر بھی فائز تھے آپ نے وہاں تقریباً بتیس ۳۲ سال مسلسل تعلیم و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔۔۔آپ میں ایک بڑی خصوصیت یہ بھی تھی اور یہ ہر عالم دین میں ہونی چاہئے۔۔۔آپ مسجد کا نظام سنبھالنے کے ساتھ ساتھ کاروبار بھی کرتے تھے ۔۔۔اور اپنے بچوں کے لئے حلال رزق کا اہتمام کرتے تھے۔

حضرت بڑے خوش اخلاق تھے آپ بڑے شفیق اور مہربان تھے
آپ قاریِ قرآن تھے آپ شہنشاہِ خطابت تھے
آپ عالمِ دین تھے آپ ثناخواں مصطفےٰ تھے
اس لئے پورے پاکستان میں آپ کے نام کا چرچا تھا۔

دعوت نامے

حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی مصروفیات میں یہ بھی شامل تھا۔۔۔کہ آپ رات کو اکثر روزانہ کسی نہ کسی محفل میں شرکت

Scanned with CamScanner

کے لئے تشریف لے جاتے۔۔۔آپ نے تقریباً پورے پاکستان یعنی پاکستان کے کونے کونے میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک۔۔۔معراج پاک اور کئی طرح کے موضوعات پر خطابات فرمائے۔۔۔اور لوگوں کو راہ ہدایت پر گامزن کیا۔۔۔اور اپنا وعظ لوگوں کو سناتے۔۔۔اتنی تاریخیں بک ہوا کرتیں کہ آپ کی ڈائری میں جگہ نہ رہتی۔۔۔آپ بڑے ہی خوش آواز تھے۔۔۔اور بڑی نرمی کے ساتھ وعظ فرماتے اور یہی وجہ تھی کہ لوگ آپ کی تقریر کو بڑی بڑی دور سے بلکہ دوسرے شہروں سے سننے کے لئے فیصل آباد آتے تھے۔اسی وجہ سے پورے پاکستان میں آپ کے نام کا چرچا تھا۔

حج بیت اللہ شریف

حضرت علامہ مولانا محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو ہر وقت دل میں یہ شوق رہتا تھا کہ میں مدینہ شریف جاؤں۔۔۔میں مدینہ شریف جاؤں آپ نے پہلا حج مبارک ۱۹۸۵ء میں کیا۔۔۔آپ کے صاحبزادے بتاتے ہیں۔۔۔کہ آپ کو مدینہ شریف جانے کا اتنا شوق تھا۔۔۔مدینہ پاک سے اتنی محبت تھی۔۔۔کہ آپ دن رات یہی دعا مانگتے کہ اے اللہ مجھے مدینے کا مسافر بنادے۔۔۔اور آپ نے تقریباً اٹھارہ مرتبہ مکہ شریف اور مدینہ شریف کی حاضری دی۔۔۔اور کہتے ہیں کہ آپ اپنے کپڑے وہاں چھوڑ آتے تھے کہ میں دوبارہ یہاں آ کر پہنوں گا۔سبحان اللہ۔سبحان اللہ۔۔۔آپ کی زندگی کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ایک سچے عاشق رسول تھے۔

شاگردوں کے تاثرات

آپ کے شاگرد خاص حضرت علامہ مولانا قاری محمد علی اکبر نعیمی مہتمم بانی انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی اسلام آباد و راولپنڈی والے ہیں۔۔۔آپ نے شروع میں حضرت قاری محمد الدین رحمۃ اللہ علیہ سے علم تجوید وقرأت حاصل کیا۔۔۔اور فن تقریر بھی سیکھا اور کچھ کتابیں بھی پڑھیں۔۔۔اپنے استاد محترم حضور قبلہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بڑے دکھ کے ساتھ فرماتے ہیں۔۔۔کہ ہمارے استادِ محترم کی وفات کی افسوس ناک خبر۔۔۔دکھ بھری خبر یقیناً ہم سب کے لئے انتہائی صدمے کا باعث ہے۔۔۔کہ ہمارے محسن۔۔۔شفیق۔۔۔مہربان۔۔۔استاد ہر دلعزیز شخصیت تھے۔۔۔اور اہلسنت کے عوام۔۔۔قراء حضرات۔۔۔اور علمائے کرام نے آپ کے وصال پر گہرے رنج وغم اور افسوس کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو علمی مرتبہ ومقام عطا فرما رکھا تھا۔۔۔اور آپ کی شان کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔۔۔کہ آپ نے ساری زندگی قرآن پڑھنے پڑھانے میں گزار دی اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر کروڑوں رحمتوں کا نزول فرمائے۔(آمین) [قاری علی اکبر نعیمی]

آپ کی تصانیف

حضرت مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے دن رات دین اسلام کا کام کیا۔۔۔آپ نے لوگوں کے لئے بالخصوص خطباء کے لئے ایک کتاب لکھی۔۔۔جو کہ ۱۰ دس جلدوں پر مشتمل ہے۔۔۔جس کا نام (الخطیب)

Scanned with CamScanner

ہے۔۔۔اوراس کی ۶ جلدیں آپ کی زندگی میں چھپ گئیں تھیں اور باقی چار جلدیں بعد میں آپ کے صاحبزادوں نے آپ کے بعد شائع کیں اور آپ نے فن تجوید وقرأت کی کتاب جس کا نام (التجوید) ہے۔۔۔اس کے علاوہ آپ نے فوائدمکیہ کا حاشیہ تحریر فرمایا۔۔۔اور آپ کی کتاب الخطیب اتنی مقبول ہوئی کہ اب تک لاتعداد ایڈیشن مارکیٹ میں ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔۔۔اور اب بھی اُس کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے اور اسی رفتار کے ساتھ یہ کتاب الخطیب شائقین تک پہنچ رہی ہے۔۔۔اور لوگوں نے ٹیلی فون کے ذریعہ خط کے ذریعہ خود آ کر حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کو مبارکبادیں دیں کہ آپ نے یہ بے مثال کتاب شائع کی اللہ آپ کو اس کا بھر پور اجر وثواب عطا فرمائے گا۔اور ایک بات سننے میں آئی کہ کتابیں فروخت کرنے والے دکاندار حیران ہوگئے کہ یہ کتاب اتنی کہاں جا رہی ہے۔۔۔بہر حال اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑا ہی عالی شان مقام عطا فرمایا۔۔۔آج بھی لوگ اُن کی کتابوں کو پڑھ کر اُن کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

تجوید قرأت کی تعلیم

حضرت علامہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ تجوید قرأت کے حوالے سے حضرت قاری منظور احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص تھے۔۔۔اور بتایا جاتا ہے۔۔۔کہ آپ کو علم دین کی طرف راغب کرنے میں اس مقام تک پہنچانے میں حضرت قاری منظور احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا ہاتھ تھا۔۔۔ایک دفعہ

حضرت قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے پاس تجوید قرأت پڑھنے کے لئے نہ آئے تو آپ اُن کے پیچھے اُن کے گھر چلے آئے اور پوچھا کہ کیوں بھائی تم پڑھنے کیوں نہیں آئے تو قاری صاحب کہنے لگے کہ میں کاروبار میں جاتا ہوں اس لئے ٹائم کم لگتا ہے۔۔۔میں تھک جاتا ہوں تو آپ کے استاد محترم نے فرمایا کہ تمہارا جو خرچہ ہے۔۔۔وہ میں پورا کروں گا۔۔۔لیکن تم پڑھائی نہ چھوڑو اور جب بھی آپ پڑھنے نہ جاتے تو آپ کے استاد محترم آپ کے گھر آپ کے پیچھے آ جاتے اور آپ کو دوبارہ مدرسے لے جاتے آپ نے حضرت کو اتنا شوق دلایا کہ پھر ساری زندگی قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پڑھتے پڑھتے گزار دی۔۔۔اور آپ اپنے استاد محترم قاری منظور احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔آپ کے استاد محترم بھی آپ سے بہت محبت اور شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔۔۔حضرت علامہ محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک سال اپنے ساتھ عمرہ کی ادائیگی کے لئے اپنے استاد محترم حضور قاری منظور احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کو ساتھ لے گئے اور قاری منظور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میری وہاں جا کر بڑی خدمت وتواضع کی اور میرے ہاتھ پاؤں دباتے تھے۔اور میرا بہت زیادہ ادب واحترام کرتے تھے۔

آپ کا وصال

حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ۲۴ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۷ جون ۲۰۰۰ء کو واصل بحق ہوئے اور شہر فیصل آباد کی تاریخ کا یہ دوسرا بڑا جنازہ تھا۔۔۔کہ آپ کی چارپائی تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر پیچھے تک

Scanned with CamScanner

جنازے میں شامل ہونے والوں کا جلوس تھا۔۔۔ ہزاروں افراد نے آپ کے جنازہ میں شرکت کی اور جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے چہرہ پر بڑا نور برس رہا تھا۔۔۔ جب آپ کا جنازہ جا رہا تھا۔۔۔ تو ایک خاموشی سی طاری تھی۔۔۔ گلیاں بازار بند ہو گئے۔۔۔ ہر طرف سناٹا چھا گیا۔۔۔ اور ایسے لگتا تھا۔۔۔ کہ ہر بندہ آپ کے وصال کی وجہ سے غمگین ہے۔۔۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔ آپ کے استاد محترم حضرت پیر غلام رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔۔۔ اور آپ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

آپ کا مزار شریف آپ کے والدین۔۔۔ اور بھائی کی قبروں کے ساتھ ہی فیصل آباد کے مشہور و معروف قبرستان ''بڑا قبرستان'' میں ہے۔۔۔ لوگ آپ کی قبر مبارک پر حاضری دیتے ہیں اور آپ کے لئے بلندی درجات کی دعائیں مانگتے ہیں۔

آپ کی قبر آپ کے والدین کے قدموں میں بنائی گئی۔۔۔ آپ کی قبر کے ساتھ آپ کے بڑے بھائی شیخ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔۔۔ آپ کے بھتیجے حضرت مولانا قاری عبد المصطفیٰ نعیمی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی وہیں پر موجود ہے۔۔۔ قاری عبد المصطفیٰ رضوی نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے اُن کو پڑھائی کی طرف راغب کرنے میں حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا ہاتھ تھا۔۔۔ آپ ہر وقت انہیں علم دین پڑھنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اس میں ہی مسلمان کی اصل زندگی ہے۔۔۔ کہ وہ علم دین حاصل کرے اور یہ عمل مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات ہے۔

شاگردوں کا حال

حضرت علامہ مولانا قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے سینکڑوں شاگرد ہیں۔۔۔ جنہوں نے آپ سے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی ہے۔۔۔ اب تو یہ حال ہے۔۔۔ کہ آپ کے شاگرد بھی تدریسی ذمہ داریوں مصروف ہیں۔۔۔ شاگردوں کا کہنا ہے کہ ہمارے شاگرد بھی ہمارے اُستاد محترم قبلہ قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی فیضان ہیں۔۔۔ چنانچہ آپ کا فیضان اللہ کے فضل و کرم سے جاری و ساری ہے۔ وہ کہتے ہیں: گویا ہمارے استاد محترم رحمۃ اللہ علیہ ہمارے شاگردوں کے دادا اُستاد تھے۔ ہر سال آپ کا عرس مختلف جگہ (کئی مدرسوں میں) جہاں جہاں آپ کے شاگرد موجود ہیں۔۔۔ منایا جاتا ہے۔۔۔ اور اُن کے ساتھ اپنے قلبی محبت و الفت کے رشتے کو تازہ کیا جاتا ہے۔

قاری علی اکبر نعیمی عالمی ایوارڈ یافتہ

قاری علی اکبر نعیمی جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے۔۔۔ کہ آپ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے شاگردوں میں سے ہیں۔۔۔ آپ نے ایک دفعہ انڈیا میں مقابلہ حسن قرأت میں شرکت فرمائی اور وہ آل پاکستان ہی نہیں۔۔۔ بلکہ پوری دنیائے اسلام سے قراء حضرات اس مقابلہ میں شرکت کرنے کے لئے آئے تھے گویا وہ مقابلہ بین الاقوامی مقابلہ حسن قرأت تھا۔ آپ نے اس مقابلہ میں شرکت فرمائی اور وہاں جانے سے پہلے اپنے استاد محترم قبلہ قاری محمد الدین نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اسلام آباد سے آ کر مقابلہ میں شرکت کرنے کی اجازت طلب کی۔۔۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت فرمائی اور کہا کہ اللہ تجھے

Scanned with CamScanner

کامیاب کرے گا جب قاری علی اکبر نعیمی بانی نعیمیہ انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی مقابلہ میں شرکت کرنے کے لئے انڈیا گئے تو آپ نے اس عالمی مقابلہ حسن قرأت میں پوری دنیا تیسری پوزیشن حاصل کر لی۔۔۔اس کامیابی کی اتنی خوشی ہوئی کہ انڈیا سے واپسی سیدھے اپنے استاد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوئے چنانچہ قاری صاحب نے استاد محترم کو یہ خبر ٹیلی فون کے ذریعے دینا ہی کافی نہ سمجھا بلکہ قاری علی اکبر نعیمی صاحب اپنے گھر جانے کی بجائے انڈیا سے پہلے سیدھے جہاز پر کراچی پہنچے اور پھر وہاں سے جہاز کے ذریعے فیصل آباد اور اپنے استاد محترم قاری محمد الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے تحائف خریدے اور سیدھے اپنے استاد محترم کے پاس پہنچے اپنے استاد محترم کے ہاتھ چومے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے شاگرد کو آپ کی دعاؤں کی برکت سے کامیاب کر دیا۔۔۔یہ سن کر استاد محترم بڑے خوش ہوئے۔۔۔اور ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی کھایا۔۔۔اور پھر قاری محمد الدین نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تم نے گھر والوں کو کیوں نہ بتایا کہ میں کامیاب ہو گیا ہوں آپ کہنے لگے میں آپ اپنے تمام گھر والوں سے زیادہ محبت کرتا ہوں کیونکہ آپ کی وجہ سے ہی یہ عزت و مقام حاصل ہوا اس لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ میں پہلے اپنے استاد محترم کے پاس ہی جاؤں گا اور خوشخبری سناؤں گا۔۔۔پھر حضرت قاری علی اکبر نعیمی اپنے گاؤں آزاد کشمیر گئے اور وہاں جا کر بھی اپنے گھر والوں کو یہ خوشخبری سنائی وہ سب بہت خوش ہوئے۔۔۔اور استاد محترم کے لئے دعائیں مانگیں۔

سامعین محترم میں یہ ایک بات آپ کو اس موقع پر بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض قراء حضرات اپنے نام کے ساتھ عالمی ایوارڈ یافتہ قاری کا لقب لکھتے

ہیں حقیقت میں وہ عالمی ایوارڈ یافتہ قاری نہیں ہیں۔۔۔بس اپنی شہرت کی بناء پر یہ اپنے نام کے ساتھ لکھ لیتے ہیں۔۔۔لیکن اصل میں عالمی ایوارڈ یافتہ قاری وہی ہوگا جس نے کسی بین الاقوامی مقابلہ میں شرکت کی ہوگی۔۔۔اور صرف شرکت سے ہی نہیں بلکہ کوئی پوزیشن حاصل کرے تو پھر عالمی ایوارڈ یافتہ قاری بن سکتا ہے۔۔۔بہر حال عالمی ایوارڈ یافتہ قاری حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص قاری علی اکبر نعیمی ہیں۔۔۔جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بخش دیا۔۔۔اور خطباء حضرات میں آپ کے سینکڑوں شاگرد ہیں۔۔۔جو مسجدوں میں محفلوں میں جاتے ہیں۔۔۔اور اپنا نورانی وعظ فرماتے ہیں۔۔۔یہ بھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیض جاری ہے۔۔۔اور اکثر خطباء آپ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور واعظ کرتے ہیں۔۔۔ساتھ ساتھ آپ کو دعائیں بھی دیتے ہیں۔

سامعین محترم اللہ تعالیٰ کا حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر بڑا ہی خاص فضل و کرم تھا۔۔۔آپ نے ساری زندگی عشق مصطفےٰ میں گزاری آؤ مل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سب دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے اور اُن کی قبر مبارک پر اپنی خاص رحمت و کرم نازل فرمائے۔۔۔اللہ تعالیٰ اُن کی قبر کو ٹھنڈی کرے۔۔۔اللہ تعالیٰ اُن کو جنت میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور اُن کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے۔(آمین)

وَ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔

Scanned with CamScanner